

PdfStuff.blogspot.com

واپسی

عمیرہ احمد

فہرست

9	1- واپسی
173	2- سودا
251	3- لباس

پیش لفظ

”واپسی“ میری تین ٹیلی فلمز کا مجموعہ ہے..... واپسی، سودا اور لباس۔

اس مجموعے میں شامل پہلی ٹیلی فلم واپسی یا سرشاہ کے انگلش ناول Shrine سے ماخوذ ہے۔ میں پاکستانی اُردو یا انگلش ادب پڑھنے کی شوقین نہیں ہوں مگر یا سرشاہ کا یہ ناول مجھے پچھلے سال screen adaptation کے لئے دیا گیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ اپنی چھوٹی بڑی خامیوں کے باوجود Shrine پچھلے چند سالوں میں کسی بھی پاکستانی رائٹر کا لکھا جانے والا میرا سب سے پسندیدہ ناول رہا۔ اسے اس کتاب میں آپ تک پہنچانے کا مقصد آپ لوگوں کو Shrine میں اٹھائے جانے والے ایٹوز سے آگاہ کرنا ہے۔ ایٹوز نئے نہ سہی مگر انہیں پیش کرنے کا طریقہ بہت نیا اور دلچسپ ہے۔

”سودا“ آپ کو حیران کر دے گی کیونکہ یہ میرے مزاج اور میرے سائل کی کہانی نہیں ہے۔ اور آپ اسے پڑھتے ہوئے کبھی بھی یہ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اسے میں نے لکھا ہے اور اسی لئے مجھے اس پر بہت محنت کرنا پڑی مگر میں نے بہت کم سکرپٹس کو لکھتے ہوئے اتنا انجوائے کیا جتنا میں نے سودا کو لکھتے ہوئے کیا۔

”لباس“ ایک بہت مشکل اور حساس موضوع پر لکھی جانے والی تحریر ہے۔ میں مشکل اور حساس کے الفاظ کیوں استعمال کر رہی ہوں۔ اس کا اندازہ آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔

تینوں ٹیلی فلمز میں ایک theme مشترک ہے اور وہ واپسی ہے..... یہ آپ طے کریں کہ یہ کتاب واپسی ہے یا سمجھوتہ

واپسی

یا سرشاہ کے

انگلش ناول Shrine

سے ماخوذ شدہ

کردار

ثانوی

- 1- افتخار (اظہر کا بیٹا)
- 2- اسلم (35,30 سال کا آدمی)
- 3- چاندنی (25 سالہ لڑکی)
- 4- گرد (65,60 سالہ آدمی)
- 5- گلابو (50,60 سالہ آدمی)
- 6- حجام (45,40 سالہ)
- 7- گارڈ
- 8- قال والا
- 9- میاں ولایت حسین (65,60 سالہ)
- 10- جمیلہ (40,35 سالہ)
- 11- دوسری عورت
- 12- مرد (45,40 سالہ)
- 13- پتہ بتانے والا
- 14- چاندنی کا عاشق (45,40 سالہ)
- 15- اُستاد جی (45,40 سالہ)
- 16- پائل کا ننھا بچہ
- 17- پائل کا جوان بیٹا (25,20 سالہ)
- 18- پولیس والا
- 19- حجام کا گاہک

مرکزی

- 1- ماجو (20 سال کا لڑکا)
- 2- نوشی (35 سال کا آدمی)
- 3- پائل (20 سال کی لڑکی)
- 4- جہاں آرا (60 سال کی عورت)
- 5- اظہر درانی (60 سال کا آدمی)
- 6- کاکو (60,50 سالہ آدمی)

لوکیشن

منظر: 1

وقت : رات
جگہ : پائل کا کوٹھا
کردار : پائل

کیمرا کوٹھے کے فرش پر گھنگھرو باندھے بڑی مہارت کے ساتھ تھرکتے قدموں کو فوکس کئے ہوئے ہے۔
گھنگھروں کی آواز ایک خاص لے میں آ رہی ہے۔ پاؤں زور سے بار بار فرش پر اٹھ اور پڑ رہے ہیں۔
پاؤں ہلکی ہلکی نیم تاریکی میں ہیں یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے وہ رات ہے اور رقص کرنے والا تاریکی میں ہے۔ پاؤں بہت خوبصورت اور پائل نے چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیا ہوا ہے۔
کیمرا پائل کا چہرہ جسم یا اس پاس کی جگہ نہیں دکھاتا صرف تھرکتے پاؤں میں بجتے گھنگھروں کو فوکس کئے رہتا ہے۔
(گھنگھروں کی آواز فلم میں کئی جگہ پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

- 1 پائل کا کمر
- 2 فوشی کا کمر
- 3 اظہار کا اپارٹمنٹ
- 4 مزار
- 5 میاں ولایت حسین کا کمر
- 6 ساحل سمندر
- 7 جہان کی دکان
- 8 فٹ پاتھ
- 9 پارک
- 10 قبرستان
- 11 پائل اور اسلم کا کمر
- 12 چائے خانہ
- 13 ٹرکوں کا اڈہ
- 14 گلی
- 15 پارکنگ

منظر: 3

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : نوشی

کیمرہ ہیچروڈ کے انداز میں تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ جو نوشی کے ہاتھ ہیں۔ نوشی سڑک پر چل رہا ہے اور چلتے ہوئے تالیاں پیٹ رہا ہے۔
کیمرہ نوشی کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف تالی بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔
جو بھڑے ہیں اور اُن پر نیل پالش لگی ہے۔ ہاتھوں میں انگوٹھیاں اور چوڑیاں بھی ہیں
(خاص انداز میں بجائی جانے والی تالیوں کی یہ آواز فلم میں کئی جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگی)

// Cut //

منظر: 2

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : ماجو

کیمرہ تیل کی اُن بوتلوں والے بیگ کو فوکس کرتا ہے۔ جو ماجو کے ہاتھ میں ہے۔ ماجو سڑک پر چل رہا ہے۔ اور اُس کے اٹھتے قدموں کے ساتھ ساتھ بوتلیں کھڑکھڑاہی ہیں۔
کیمرہ ماجو کا چہرہ یا جسم نہیں دکھاتا صرف چلتے ہوئے آدمی کے ہاتھ میں اُس شینڈل کو فوکس کرتا ہے جن کے اندر بوتلیں قدموں کی حرکت کے ساتھ کھڑکھڑاہی ہیں اور اُن کی کھڑکھڑاہٹ عجیب سا شور پیدا کر رہی ہے..... (کھڑکھڑاہٹ نما یہ شور پوری فلم میں کئی بار اہم جگہوں پر بیک گراؤنڈ میوزک کے طور پر استعمال ہوگا)

// Cut //

گاڑی تب تک غائب ہو چکی ہے۔

بہت صبح کا وقت ہے اور ابھی سڑکوں پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر ہے۔
ماجو اپنا چہرہ صاف کرنے کے بعد نمیش پر سے بھی کچھ صاف کرنے کی کوشش
کرتا ہے مگر اس کوشش میں وہ کچھڑ کو کپڑوں پر مزید پھیلا دیتا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں کو بھی
آلودہ کر لیتا ہے۔

سر رکھتے ہوئے وہ ایک بار پھر فٹ پاتھ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔
مگر آنکھیں فوری طور پر بند کرنے کی بجائے وہ سر کے پاس پڑی بوتلوں والے
اسٹینڈ کو گھورنے لگتا ہے۔ وہ ایک تک اُن بوتلوں کے اندر موجود تیل پر نظریں جمائے ہوئے
ہے۔

تبھی وہ گاڑی ایک بار پھر سڑک پر نمودار ہوتی ہے اور اسی تیز رفتاری سے سڑک
پر گزرتے ہوئے ایک بار پھر پانی کے اس گڑھے سے ماجو پر چھینے اڑاتی ہوئی گزرتی ہے۔
ماجو کرنٹ کھا کر غصے میں اٹھتا ہے۔ اور اس بار بلند آواز میں گاڑی کے عقب میں آواز
لگاتا ہے۔

ماجو: حرام زادے.....

گاڑی تب تک کچھ فاصلے پر نظر

آنے والے ایک گھر کے کھلے گیٹ سے اندر جا رہی ہوتی ہے۔ چونکدار گیٹ بند کر رہا ہے
جبکہ ماجو ایک بار پھر اپنی آستینوں اور ہاتھوں کے ساتھ ٹیش کے عالم میں فٹ پاتھ پر بیٹھا
کچھڑ صاف کر رہا ہوتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ کچھ بڑبڑا بھی رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 4

وقت : دن
جگہ : فٹ پاتھ
کردار : ماجو، افتخار

ماجو فٹ پاتھ پر اپنی بوتلیں اپنے سر کے پاس رکھے گہری نیند سو رہا تھا نظر رہا

ہے۔

بوتلوں والے اسٹینڈ میں ایک پتلی سی سی بندھی نظر آ رہی ہے جو اُس کی لائی
کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔

اُس کے کپڑے میلے بوسیدہ اور پیوند زدہ ہیں۔

کیمرہ اس کے جسم اور بوتلوں کو دکھاتے دکھاتے اُس کے چہرے کو فوکس لیتا
ہے۔ اور یک دم اُس کے چہرے اور جسم پر بہت زیادہ کچھڑ نما پانی آ کر گرتا ہے۔

ماجو ہڑبڑا کر اٹھتا ہے اور اپنے کپڑوں پر پڑے اُن کچھڑ کے دھبوں کو دیکھتا
ہے۔ پھر سڑک پر دور جاتی ہوئی اُس شاندار کار کو دیکھتا ہے۔ جو اُس کے قریب فٹ پاتھ
سے کچھ فاصلے پر موجود پانی کے ایک گڑھے سے تیزی سے گزرتے ہوئے اُس پر چھبے اڑا
کر گئی ہے۔

اُس کے ماتھے پر یک دم بل نمودار ہوتے ہیں چہرے سے کچھڑ پونچھتا ہوا اُس
سمت چہرہ کر کے زیر لب کچھ گالیاں نکالتا ہے جس طرف وہ گاڑی گئی ہے۔

منظر: 6

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر (محن)
کردار : نوشی

نوشی محن میں تل کے پاس بچوں کے بل بیٹھا اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مار رہا ہے۔ پانی اپنے ساتھ اُس کے چہرے کا پاؤڈر اور غازہ اُتار رہا ہے اُس کا کاجل اور بھیل رہا ہے وہ چہرے کو زور زور سے رگڑ رہا ہے۔ پھر پانی کا ایک اور چھپاکہ مار کر نیچے فرش پر بہتے اور تالی میں جاتے ہوئے پانی کو دیکھتا ہے۔
کیمرہ تالی کے پانی کو فوکس کرتا ہے۔

// Cut //

منظر: 5

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر
کردار : نوشی

کیمرہ نوشی کے چہرے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔ نوشی سو رہا ہے مگر اُس کا چہرہ میک اپ سے لتھڑا ہوا ہے۔
ایک دم الارم کی آواز پر نوشی بڑبڑا کر اٹھتا ہے اور چارپائی کے سرہانے پڑی تپائی پر رکھا الارم بند کرتا ہے۔
پھر نیم تاریک کمرے میں نظر ڈالتا ہے۔
نوشی الارم بند کر کے چارپائی پر بیٹھا بیٹھا جمائی لیتا ہے اور سرہانے پڑا دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتا ہوا چارپائی سے ٹانگیں نیچے کرتا ہے اور جوتا ڈھونڈنے لگتا ہے۔

// Cut //

اوندھے سیدھے پڑے ہیں ایک پلیٹ میں چند ٹھنڈے سج کباب نظر آ رہے ہیں۔
 وہ آئینے سے کمرے کو دیکھتے ہوئے یک دم اپنے لمبے گیلے بالوں کو جوڑے کی
 شکل میں لپٹتی ہے اور اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔
 (گھنگھروں کی آواز)

// Cut //

منظر: 7

وقت : دن
 جگہ : پائل کا گھر
 کردار : پائل

کیرہ فرش پر گرتے پانی کے قطروں کو فوکس کرتا ہے جو آئستہ آئستہ فرش پر پانی
 کو پھیلا رہے ہیں۔
 پھر کیرہ فرش سے آئستہ آئستہ اوپر جھولتی ہوئی لٹوں کو دکھاتا ہے جن سے گرنے
 والا پانی فرش کو گیلیا کر رہا ہے۔
 پائل اپنے ڈرائنگ ٹیبل کے سامنے سٹول پر بیٹھی شیشے میں کچھ عجیب سے انداز
 میں پلکیں جھپکائے بغیر اپنا چہرہ دیکھ رہی ہے۔
 وہ ابھی ابھی نہا کر باہر نکلی ہے اور صرف اُس کے بالوں سے ہی پانی نہیں نچڑ رہا
 بلکہ اس کے چہرے پر بھی پانی کے قطرے ہیں وہ شیشے میں سے کمرے کے نظر آنے والے
 عکس کو دیکھتی ہے۔ گردن موڑے بغیر صرف آنکھوں کو حرکت دیتے ہوئے..... کمرے میں
 پڑے ڈبل بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر شراب کی بوتل اور گلاس نظر آ رہے ہیں۔ بیڈ سائیڈ ٹیبل پر
 موہجے کے کچھ گجرے اور کچھ ٹوٹے پھوٹے ہار بھی پڑے ہیں۔ بیڈ کی چادر تقریباً ایک طرف
 سے فرش پر لٹکی ہوئی ہے تکیے بے ترتیب ہیں اور بیڈ پر سلوٹیں ہیں۔
 کمرے کے ایک طرف پڑے صوفے کے سامنے ٹیبل پر کھانے کے کچھ برتن

منظر: 9

(خیال)

وقت : دن
جگہ : باتھ روم
کردار : ماجو

.....

ماجو ایک شاندار سے باتھ روم کے اندر شاور کے نیچے کھڑا ہے اور شاور کی بھرپور دھار اُس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ وہ مسکرا رہا ہے یوں جیسے سر پر گرتے پانی سے محفوظ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 8

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو

.....

ایک گندے اور تنگ سے حمام کے اندر ماجو ٹوٹے پھوٹے شاور کے نیچے کھڑا ہے۔ نکلا گھماتے ہوئے وہ شاور کھولتا ہے۔ پانی کی تپسی سی دھار اُس کے چہرے پر گرتی ہے۔ اور کچھڑ کو دھولے جاتی ہے۔ وہ آنکھیں بند کیے اپنے سر پر پانی گرنے دیتا ہے۔ یوں لگتا ہے وہ اس وقت کہیں اور پہنچا ہوا ہے۔

// Intercut //

منظر: 10

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو، حجام، گاہک

ماجو حجام کی دکان میں لگے شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں تیل لگا رہا ہے حجام پاس پڑی کرسی پر بیٹھے گاہک کی شیو بنانے میں مصروف ہے۔

ماجو بالوں میں تیل لگانے کے بعد سامنے شیشے کے پاس پڑی ایک اخبار اٹھا کر اپنے ہاتھ رگڑتا ہے وہ ہاتھوں میں لگا تیل صاف کر رہا ہے۔ اخبار انگلش ہے اور اُس پر ایڈز کے بارے میں ایک بڑا سا اشتہار چھپا ہوا ہے مگر ماجو ہاتھ صاف کر کے اخبار ایک طرف پھینک دیتا ہے اور جیب سے ایک کنگھی نکال کر بالوں میں پھیرنے لگتا ہے

حجام اسے مخاطب کرتا : حجام: افضل کا خط آیا ہے۔
ہے تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔

بے اختیار مسرور ہو کر : ماجو: کویت سے؟

حجام: ہاں کویت سے۔۔۔۔۔

ماجو: کیا کام مل گیا اسے؟

حجام: ہاں عیش کر رہا ہے

بس بے توجہ بیٹھے بٹھائے دن

منظر: 8

وقت : دن
جگہ : حجام کی دکان
کردار : ماجو

ماجو شاور کے نیچے کھڑا ایک دم آنکھیں کھول دیتا ہے اور کچھ حیرانگی سے اوپر شاور کو دیکھتا ہے جس میں اب پانی کی دھار بہت تپلی ہو گئی ہے۔ وہ چند لمحوں تک سر اوپر کئے شاور سے ٹپکتے پانی کو دیکھتا رہتا ہے جواب اُس کے ماتھے پر گر رہا ہے۔
(بوتلوں کی کھڑکھڑاہٹ)

// Cut //

منظر: 11

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : پائل

پائل ایک سیاہ لمبی چادر سے خود کو سرتا پیر چھپائے ہوئے ہے۔ وہ اپنے گھر کے
چھوٹے گیٹ کو کھول کر باہر آتی نظر آتی ہے۔ پھر سڑک پر آ جاتی ہے۔

// Cut //

پھر گئے..... نہ وہ سینھ اُسے
ملا..... نہ اسے باہر لے جاتا..... تو وہ
آج تمہاری طرح پھر کسی کی مالش کے
لئے ہی جا رہا ہوتا..... اسی کو دن
پھرنا کہتے ہیں..... اللہ چھپر پھاڑ کر
دیتا ہے جب دینے پر آئے۔
ماجو کا چہرہ کچھ پھیکا پڑتا ہے۔ وہ آئینے میں اپنے بالوں میں کسی سوچ میں ڈوبا کنگھی کرتا رہتا
ہے۔

// Cut //

منظر: 13

وقت : دن
جگہ : مزار کی سیر حیاں
کردار : پائل، نوشی، ماجو

کیمروہ سیر حیاں چڑھتے پائل کے پیروں کو فوکس کرتا ہے پاؤں اسی طرح مہندی سے سجے خوبصورت ہیں مگر اب اس میں گھٹکر و نہیں ہیں۔ اور جوتے بھی نہیں ہیں۔
پائل سیاہ چادر میں خود کو اچھی طرح چھپائے سیر حیاں چڑھ رہی ہے۔
کیمروہ اُس سے کچھ پیچھے تالیاں بجاتے ہاتھوں کو فوکس کرتا ہے۔ نوشی اب بھی تالیاں بجا رہا ہے مگر اب وہ بھی پائل کے پیچھے سیر حیاں چڑھتا نظر آ رہا ہے۔
(بیک گراؤنڈ میں گھٹکروں کی آواز تالیوں کی آواز میں مدغم ہوتی سنائی دے رہی ہے۔)

کیمروہ اب عورتوں کا لباس پہنے سجے سنورے نوشی سے ہوتا ہوا اُس کے پیچھے سیر حیاں چڑھتے ماجو پر فوکس ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں پکڑی بوتلوں والے سینیڈر پر.....
پھر ماجو کے چہرے پر۔
(کمز کھڑائی بوتلوں کی آواز اب گھٹکروں اور تالیوں کی آواز میں مدغم ہو گئی ہے)

اور تینوں آوازیں مل کر ایک عجیب سی لے پنش کر رہی ہیں۔

تینوں دوست آگے پیچھے مزار کی سیر حیاں چڑھتے نظر آ رہے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں گھٹکروں اور تالیوں کا شور سنائی دے رہا ہے۔)

// Cut //

منظر: 12

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : کاکو، پائل

پائل سڑک پر چل رہی ہے کیمروہ اُس کے اوپر والے حصے کو فوکس کئے ہوئے ہے۔
وہ چلتے چلتے ایک دم ہولے سے مسکراتی ہے
پھر بولنے لگتی ہے اور پائل : دنیا ادھر سے ادھر ہو
ساتھ اسی طرح چلتی رہتی جائے..... تجھے اس وقت
نیند نہیں آئے گی.....
تو ملی کی طرح جاگتا
ہی رہے گا..... یہ
کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی
گھر میں آئے یا گھر سے
جائے اور کاکو کو پتہ
نہ چلے۔

وہ اس جیلے پر چلتے چلتے رکتی ہے۔ پھر مڑ کر پیچھے دیکھتی ہے۔ اُس کے بالکل عقب میں اُس کی سیدھ میں چند قدم پیچھے ایک چھوٹے قد کا ادھیڑ عمر آدمی چلا آ رہا ہے۔

// Cut //

لے نوشی..... زودیا کو مرنا
 تھا مرغی..... تو جیتے جی
 کیوں زندہ درگور کر رہی
 ہے اپنے آپ کو
 تجھے کیا ہوا ہے ماجو؟
 مجھے تو لگتا ہے انہیں گاڑیوں
 میں سے کسی نے نکر مار دی
 ہے اسے جن کی تصویریں
 اکٹھی کرتا پھرتا ہے۔
 کیوں رے ماجو.....؟
 شکل دیکھو اور شوق دیکھو
 20 لاکھ سے کم کی گاڑی
 پر تو نظر نکلتی نہیں ہے اس
 کی..... کیوں بے ہوتا
 کیوں نہیں ہے آج؟
 کیا بولوں؟
 کچھ بول..... پر بول تو سہی
 افضل کو کویت میں بڑی
 اچھی نوکری مل گئی ہے۔
 وہ تیرا مایا یا؟
 ہاں آج صادق حجام نے
 بتایا مجھے..... اس نے خط
 لکھا تھا اُسے..... قسمت دیکھو
 سالے کی..... وہ میری جگہ

بات بدل کر
 مذاق اڑانے
 والے انداز میں

ایک سگریٹ سلگاتے
 ہوئے

منظر: 14

وقت : دن
 جگہ : مزار کے قریب میدان
 کردار : ماجو، پائل، نوشی

تینوں ایک درخت کے نیچے بیٹھے چائے کے کپوں میں rusk ڈبو ڈبو کر کھا رہے
 ہیں۔ پائل باری باری دونوں کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہتی
 ہے۔ پائل: تم دونوں آج پھر اُداس ہو
 کیا ہوا ماجو؟..... اور
 نوشی اب کب تک زودیا
 کے لئے منہ لٹکائے پھرے
 گی۔
 نوشی: میرے سے مذاق نہ کر
 پائل میرا جی اچھا نہیں
 ہے۔
 پائل: اور کتنے دن اپنا جی اس
 طرح بُرا کر کے پھرے گی
 کچھ ہوش کے ناخن

انداز میں

خراب ہے..... ایک میں ہی

ہوں بھاگ بھری..... اپنا تو

گھر بھی ہے..... گرد بھی ہے

سکھی سہیلیاں بھی ہیں.....

ساری دنیا ہی اپنی ہے

بس ایک خاندان نہیں ہے

اپنا بھی گھر ہو جائے گا جب

میں اور اسلم.....

.....

.....

.....

کیوں کیا تکلیف ہونے لگی ہے

تم دونوں کو اسلم اور میرے

نام پر..... تم دونوں کو برداشت

نہیں ہوتا کہ مجھے ایک سچا پیار

کرنے والا مل گیا ہے۔

سچا پیار کرنے والا؟.....

ہوش کے ناخن لے پائل.....

ہم لوگوں کی زندگی میں جھوٹا

سچا کوئی پیار نہیں ہوتا.....

صرف کاروبار ہوتا ہے..... دہی

کاروبار جس کے لئے ہم سڑک پر

افردگی سے عجیب

سی مسکراہٹ کے

ساتھ

چائے پیتے پیتے نوشی

کو بے اختیار لہجہ

لگتا ہے۔ پائل بات

ادھوری چھوڑ کر غصے

میں نوشی کو دیکھتی

ہے

بیٹھا تھا اُس رات مالش کا

سامان لے کر..... میں

تم لوگوں کے پاس بیٹھا رہا

اور وہ سینھ اُسے لے اڑا

کوس..... پھر جی بھر کے

کوس ہمیں..... گالیاں

دے..... ہماری وجہ سے

تمہیں اُس رات دیر نہ ہوتی

تو اب تو عربوں کی مالش

کر رہا ہوتا۔

تم لوگوں کو کیا کوسوں.....

اپنی تو قسمت ہی خراب ہے

..... سڑک پر بیٹھے ہیں.....

سڑک پر ہی مرجائیں گے

لوگوں کی ماشیں کرتے

کرتے..... تم دونوں تو پھر

بھی اچھے ہو..... گھر ہے

تم دونوں کا..... میرا کیا ہے

سڑک پر کھڑی ہر چھت گھر نہیں ہوتی

ماجو..... تو سڑک پر ہے پر

آزاد تو ہے نا..... اپنی مرضی

سے توجی رہا ہے..... میری طرح

قید میں تو نہیں ہے۔

آئے ہائے..... تم دونوں کی قسمت

مذاق اڑانے والے

انداز میں

رنجیدہ ہو کر

ماجو:

اُس کا کندھا

تھکتے ہوئے

پائل:

مذاق اڑانے والے

نوشی:

.....اسلم غریب ہے مگر اُس
کا خاندان ہے۔ اُس کی ماں
بہنیں ہیں وہ ایک بازار کی
عورت کو اسلم کی بیوی بن
کر اس گھر میں آنے دیں گی؟
ایک ایسی عورت کو جس کے
نہ آگے کوئی ہے نہ پیچھے.....
تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی کہ وہ
تجھ سے محبت نہیں کرتا صرف
تجھے استعمال کر رہا ہے۔

پائل اپنی آنکھوں میں آنے
والے آنسوؤں کو روکنے
کی کوشش کرتے ہوئے
ایک دم ہاتھ میں پکڑا
خالی کپ زور سے زمین
پر مارتے ہوئے اٹھ
کر تیزی سے وہاں سے
چلی جاتی ہے۔

نوٹی: پائل..... پائل.....

.....

تجھے کیا ضرورت تھی اُس
سے ایسی باتیں کرنے کی.....
خواخواہ دل دکھا دیا اُس

ہیں اور تم بازار میں.....
نوٹی: تو سچا پیارا ہے کہتی ہے جیسے
پان چھالیہ کی بات کر رہی
ہو۔

پائل: تو چپ رہ تو نہ مرد نہ عورت
تجھے کیا پڑ محبت کا

نوٹی: بیخود بول رہی ہے مجھے؟

پائل: میں نے کیا کہا؟

ماجو: تو چپ کر نوٹی مجھے سمجھانے

دے اسے

پائل: کوئی مجھے کچھ نہ سمجھائے.....

اسلم میری زندگی میں آنے والا
پہلا اور آخری مرد ہے جس کے
ساتھ میں شادی کا سوچتی

ہوں

نوٹی: اور پھر ساری عمر ماتھے پر ہاتھ

رکھ کر روؤں گی

پائل: جب میں اسلم کے ساتھ شادی

کے بعد اس مزار پر سلام

کرنے آیا کروں گی تو تم لوگوں

کو پتہ چل جائے گا کہ میری

ادر اُس کی محبت سچی ہے۔

ماجو: تو ہے کیا پائل؟..... ایک

طوائف..... تا پنے والی عورت

غصے میں آ کر
مدافعا نہ انداز میں

بڑبڑاتا ہے۔

بات کاٹ کر
غصے سے

منظر: 15

دن : وقت
ہجڑوں کا قبرستان : جگہ
نوشی : کردار

.....

نوشی بچوں کے بل ایک قبر کے پاس بیٹھا اُسے دیکھ رہا ہے۔ اُس کے چہرے پر
ملال اور یاسیت ہے قبر پر کچھ تازہ پھول پڑے ہیں
نوشی قبر کو دیکھتے ہوئے تھوڑے میں کھو جاتا ہے۔

// Intercut //

کا.....

ماجو: بات تو ٹوٹنے شروع کی
تھی

نوشی: میں نے بازاری عورت کہا
تھا اُسے؟

ماجو: اب اپنا غصہ میرے پر مت
نکل..... کہا نا دوبارہ آئے گی
تو مانگ لوں گا معافی۔

ناراضگی سے

// Cut //

زویا:

نہیں مجھے اس لئے موت
سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اگلی زندگی
میں بھی میں بیجوہ نہ ہوں.....

نوٹی یک دم گردن
موڑ کر زویا کا چہرہ
دیکھتا ہے جو اسی
طرح چھت کو دیکھتے
ہوئے کہہ رہا ہے۔

ایک زندگی کی تو کوئی بات نہیں
مگر بار بار بیجوہ بن کر جیتا.....
نہ ری یہ مجھ سے نہیں ہوگا.....
..... میں چاہتی ہوں جب میری
روح میرے جسم سے نکلے تو یہ
جسم یہیں..... ادھر اس دنیا میں
ہی ختم ہو جائے..... یہ اگلی دنیا
میں میرے ساتھ نہ جائے.....
بے جنس جسم کس کام کا؟.....
اگلی دنیا میں عورت بنوں چاہے
مرد..... مگر انہیں دونوں میں سے
کچھ بنوں میں..... بیجوہ بن کر تماشا
نہ بنوں میں

// Cut //

منظر: 16 (ماضی)

وقت : رات
جگہ : نوٹی کا گھر
کردار : نوٹی، زویا

نوٹی اور زویا ایک چارپائی پر چت لیٹے ہوئے ہیں۔ وہ دونوں چھت کو دیکھ رہے
ہیں کمرے میں نیم تاریکی ہے۔

چھت کو دیکھتے ہوئے زویا: تجھے پتہ ہے نوٹی مجھے
سب سے زیادہ کس چیز
سے ڈر لگتا ہے؟
نوٹی: کس چیز سے؟
زویا: موت سے
نوٹی: کیوں ری موت سے
کیوں؟..... اس زندگی
سے تو اچھی ہی ہوگی
موت.....

نکلے نکلے کے لئے سڑکوں پر ناچنا تو
نہیں پڑے گا

منظر: 17

وقت : دن
جگہ : پائل کا گھر (بڑا ہال)
کردار : کا کو، جہاں آرا بیگم

کیمرو فرش پر گلاب اور موتی کے مسلے ہوئے پھولوں کو فوکس کرتا ہے۔ جنہیں
کا کو جھاڑو کے ساتھ اکٹھے کر رہا ہے۔
تبھی جہاں آرا بیگم ایک پان منہ میں رکھتے ہوئے اندر داخل ہوتی ہے اور کا کو کو

دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔ جہاں آرا: تیرا کام ابھی تک

ختم نہیں ہوا کا کو؟

کا کو: بس ہو گیا بی جان

جہاں آرا بیگم پان چباتے ہوئے
ایک طرف رکھے تخت پر بیٹھتی

ہے۔ جہاں آرا: تو بھی بوڑھا ہوتا

جار ہا ہے کا کو.....

ہاتھ چیر ڈھیلے پڑنے

لگے ہیں تیرے.....

منظر: 15

وقت : دن
جگہ : ہیروں کا قبرستان
کردار : نوشی

نوشی قبر پر نظریں گاڑے بیٹھا ہے اُس کے گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ قبر پر
پڑے چند پھول ہوا کے ایک جھونکے کے ساتھ قبر کے اوپر سے لڑھک کر کچھ دور جاتے
ہیں۔

// Cut //

کوئی ایک بھی اُس کی کلاس
کی نہیں ہے..... وہ تو ایک
عی تھی اپنے نام کی
..... ہائے میری گوریا کیسے
بے رحمی سے مارا ظالم نے۔

جیسے اپنے آپ سے باتوں
میں مصروف ہے۔

سینے پر دونوں ہاتھ رکھنے
ہوئے آہ بھرتے ہوئے

کا کوٹو کری اور جھاڑو
اٹھا کر کھڑا ہوتا ہے۔
اور دروازے کی طرف
جاتا ہے۔

// Cut //

ایک زمانہ تھا جب
پھر کی طرح گھومتا

تھا تو..... آہ ہاہ.....

کیا زمانہ تھا وہ.....

جب گوریا زندہ تھی

تب تو اس کو ٹھے کو

بھاگ لگے ہوئے تھے

..... اے دن رات

میں فرق کرنا مشکل ہو

جاتا تھا اتنے لوگ ہوتے

تھے یہاں..... یاد ہے۔

نا تجھے کا کو؟

جی بی جان کا کو:

جہاں آرا: کیا ٹھاٹھ تھے تب..... یہ لمبی

گاڑیاں..... اور یہ گاڑیوں

کی لمبی قطاریں..... پوری

سڑک بھری ہوتی تھی۔ کئی

بار تو گاڑی نکالتے لوگوں کے

ایکسٹنٹ ہوئے..... پھر منسٹر

صاحب کو کہہ کر یہاں ٹریفک

پولیس والا کھڑا کروایا.....

سب گوریا کی وجہ سے تھا وہ

قتل کیا ہوئی میرا تو کوٹھا اُجڑ

مکيا..... یہ پائل، چنچل، چاندی

بات کرتے کرتے گہری سانس لیتی
ہے جیسے اُسے کچھ یاد آتا ہے۔
کا کو اپنے کام میں مصروف
اپنے کوڑے کو کوڑے دان
میں ڈالنے میں مصروف
ہے۔

پوچھتی ہے۔

بے اختیار nostalgic انداز

میں ہنسی ہے۔ پھر کچھ

یاسیت بھرے انداز میں

کہتی ہے۔ جہاں آرا اب

منظر: 19

وقت : دن
جگہ : پائل کا کچن
کردار : پائل، جہاں آرا، کاکو

پائل کچن کے ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف ہے اور کاکو کچن میں برتن دھونے میں مصروف ہے۔ جب جہاں آرا اندر داخل ہوتی ہے اور کاکو سے کہتی ہے۔ جہاں آرا: چائے کا ایک کپ بنا کر دے کاکو

..... درد سے سر پھٹا

وہ کہتی ہوئی پائل کے پاس دوسری کرسی کھینچ کر بیٹھتی

ہے اور ایک اُبلّا ہوا انڈہ پھیلنے لگتی ہے۔

انڈہ پھیلتے ہوئے وہ پائل سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: اگلی شوٹنگ کب ہے تیری؟

پائل: پرسوں

جہاں آرا: کس کی شوٹنگ ہے؟

منظر: 18

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : ماجو

ماجو فٹ پاتھ پر چل رہا ہے جب اُسے فٹ پاتھ پر ایک اخبار گرا ہوا ملتا ہے۔ وہ لپک کر اُسے اٹھاتا ہے۔ اور اُلٹ پلٹ کر دیکھتا ہے۔ پھر ایک جگہ اُس کی نظر ٹھہر جاتی ہے وہ تیل کی بوتلیں فٹ پاتھ پر رکھتے ہوئے خود بھی نیچے بیٹھ جاتا ہے اور بڑی احتیاط کے ساتھ اخبار میں ایک گاڑی کی تصویر کو پھاڑ لیتا ہے۔

پھر اپنی جیب سے اخبارات کے کچھ دوسرے تراشے نکالتا ہے اور اُس تراشے کو بھی اُن تراشوں کے ساتھ تہہ کر کے رکھ دیتا ہے پھر دوبارہ اُنہیں جیب میں ڈال لیتا ہے۔

// Cut //

کہ تیرے کہنے پر چلوں اور تیرے
کہنے پر رُک جاؤں محبت
کرتی ہوں میں اُس سے اور
ہمیشہ کرتی رہوں گی۔

جہاں آرا: طوائفوں کی زندگی میں محبت
نام کی کوئی شے نہیں ہوتی
نہ ہونی چاہیے سارے مرد
کتے ہوتے ہیں اور ساری طوائفیں
ہڈیاں وہ ہڈی کو چوستے
ہیں، بھنبھوڑتے ہیں اور دل
بھر جانے پر بچوں سے زہن کھود
کردفن کر دیتے ہیں بس
..... وہ کبھی ہڈی کو گلے کا ہار
یا سر کا تاج بنا کر نہیں پھرتے۔

پائل: میں اسی لئے طوائف بننا
نہیں چاہتی۔

جہاں آرا: طوائفیں بنتی نہیں ہوتی

ہیں جیزی ماں اور اُس

کی پیچھے سے سات نسلیں

طوائفیں ہیں پھر تو اپنے آپ

کو کیا سمجھے بیٹھی ہے۔

پائل: پھر میری نسل میں آگے کوئی طوائف

نہیں آئے گی۔ میں اسلم سے شادی

کروں گی۔ عزت سے گھر بساؤں

پائل: جہانگیر بھٹی کی
جہاں آرا: تو پھر تو وہ حرام زادہ
اسلم بھی ہو گا وہاں۔

پائل: اماں اب دوبارہ گالی
مت دینا اُسے
میں نہیں سنوں گی

جہاں آرا: دیکھ پائل میں ماں

ہوں تیری دشمن نہیں ہوں
میں سب تیرے فائدے کے لئے
کہہ رہی ہوں۔ اسلم دو ٹکے کا
ایک کمرہ مین ہے اور کمرہ مین
سے طوائفیں عشق نہیں لڑاتی۔

پائل: تو نے ہی کہا تھا کہ اُس سے
چکر چلاؤں تاکہ وہ میرے اچھے
شائس لے شوٹنگ میں
اور مجھے اور قلمیں مل جائیں۔
جہاں آرا: چکر چلانے کو کہا تھا عشق
لڑانے کو نہیں۔

پائل: میں انسان ہوں روباوٹ نہیں

پائل سلاؤں کھاتے کھاتے
رُک جاتی ہے اور ناراضگی
سے ماں کو دیکھتی ہے۔
بے حد درشتی سے کہتی
ہے۔

جہاں آرا یک دم اپنی
ٹون بدلتے ہوئے کچھ
نرم آواز میں کہتی
ہے۔

آواز میں چینی

ہے۔

جہاں آرا: دیکھا اس کتیا کو..... کس طرح

زبان چلاتی ہے ماں سے

..... ارے کا کو خیر دار

یہ آئندہ کہیں اسلم سے

ملی..... ہر جگہ ساتھ جانا

اس کے..... اور اس حرام

زادے کو میں نے نہ پٹوایا تو میرا

جہاں آرا چہرے پر دھمکی

بھی نام جہاں آرا نہیں۔

دینے والے انداز میں

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہوئے اُٹھ کر کچن سے باہر نکل جاتی ہے۔

کا کو چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے کا پکڑے رہ جاتا ہے۔

// Cut //

گی۔

جہاں آرا: محبت اور عزت..... بھول گئی

گوریا کو..... تیرے سامنے کوٹھے

پر آ کر دن دھاڑے مار گیا

تھا اُس کا عاشق..... وہ

بھی اسی طرح اُس کا دم بھرتا

تھا جیسے آج اسلم تیرا۔

پائل: اسلم ایسا نہیں ہے۔

جہاں آرا: وہ مرد نہیں ہے نا اس لئے۔

پائل: مجھے تمہیں اپنی ماں کہتے شرم

آتی ہے..... مائیں بیٹیوں کو

طوائفیں بنا کر اپنی جیبیں بھرتی

ہیں؟

جہاں آرا: مجھے بھی تمہیں بیٹی کہتے ہوئے

شرم آتی ہے..... اے

تجھ سے چاندنی اچھی ہے وہ

اس کوٹھے کی واحد لڑکی ہے

جو گوریا کے آس پاس کہیں بٹھائی

جاسکے..... مرد تلوے چاٹتے ہیں

اُس کے۔

پائل: تو پھر جاؤ نچاؤ چاندنی کو جو

تمہاری طرح کمینہ ہے..... میری

جان چھوڑو

غصے میں اُٹھ کر

کچن سے نکل

جاتی ہے۔

جہاں آرا بلند

مبارک ہونے سے کیا
ہوتا ہے؟..... کچھ اور بتا
فال والا: آج تو کسی نچی سے
نکرائے گا
ماجو: نکرا چکا صبح سویرے
..... اُس کی گاڑی
کچھڑ کا لیپ کر کے گئی
میرے منہ پر سب
..... دن پھرنے
والے ہیں..... نچی سے
نکرائے گا..... یہ ہے
میری قسمت کا حال۔
تاراضگی کے عالم میں
بڑبڑاتے ہوئے اُٹھ
کھڑا ہوتا ہے اور اپنا
تیل کی بوتلوں والا سٹینڈ
بھی اٹھا لیتا ہے۔ فال والا دوبارہ کارڈ لفافے کے اندر ڈال کر رکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 20

وقت : دن
جگہ : فٹ پاتھ
کردار : ماجو، فال والا

فٹ پاتھ پر ایک فال والا اپنا طوطا لئے بیٹھا ہے۔ ماجو اُس طوطے والے کے پاس بیٹھا ہے۔

طوطا سامنے پڑے لفافوں سے ایک لفافہ اٹھا کر فال والے ہاتھ میں دیتا ہے۔ ماجو کہتا ہے۔

ماجو: ہاں کیا کہتا ہے تیرا

طوطا آج؟

کارڈ پڑھتے ہوئے فال والا: تیرے دن پھرنے والے

ہیں ماجو

ماجو: اچھا؟

کسی دلچسپی کے بغیر

فال والا: آج کا دن بڑا مبارک

ثابت ہونے والا ہے تیرے

لئے۔

ماجو: سال کے 365 دنوں

میں سے ایک دن کے

منظر: 22

وقت : دن
جگہ : نوشی کا گھر
کردار : نوشی، گرو

گرو ایک چارپائی پر بیٹھے کا سہارا لئے ہوئے نیم دراز ہے نوشی اندر آتا ہے۔ گرو غصے میں کہتا ہے۔
گرو: کہاں مر گئی تھی..... آوازیں
دے دے کر حلق خشک
ہو گیا میرا۔
نوشی: کبوتروں کو دانہ ڈال رہی تھی
گرو: کبوتروں کی اتنی خدمت
نہ کر..... گرو کی خدمت
کر کے دعائیں لے میری
..... تاکہ تیری زندگی
سنور جائے..... چل پانی پلا مجھے۔
نوشی: زندگی ہوگی تو سنورے
گی۔
گرو: اس کا بھی دماغ ہی

منظر: 21

وقت : دن
جگہ : چھت
کردار : نوشی

نوشی چھوٹی سی چھت پر ایک ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا ہے۔ وہ ڈائجسٹ پڑھنے کے ساتھ ساتھ وقفے وقفے سے چھت پر کچھ دور دانہ چھتے کبوتروں کے سامنے اپنے پاس پیالے میں پڑا دانہ بھی پھینک رہا ہے۔ تبھی نیچے سے گرو کی آواز
آتی ہے۔
گرو: نوشی..... اے نوشی.....
کم بخت نیچے آئے گی
یا میں اوپر آؤں.....
نوشی..... اے نوشی
..... مر گئی کیا؟
نوشی ڈائجسٹ بند کر کے
ڈھیلے انداز میں گہرا سانس لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

خراب ہو گیا ہے.....

اسے زود یا تو کیوں مر گئی

نوشی دوبارہ پانی کا گلاس لے کر اندر آتا ہے اور گرد کو دیتا ہے گرد پانی پکڑتے ہوئے

کہتا ہے۔ گرد: چل ٹانگیں دبا میری

نوشی چار پائی پر بیٹھ کر گرد کی ٹانگیں گود میں رکھتا ہے اور انہیں دبانے لگتا ہے۔

گرد پانی پینے کے بعد گلاس نیچے فرش پر رکھتا ہے۔

پھر نوشی سے کہتا ہے۔ گرد: اور کتنے دن سوگ چلے

گا تیرا..... زود یا تو مر

گئی اور بس گئی اب تو

کتنے دن یہ روتی صورت

لے کر پھرے گی۔

نوشی: کیا سوگ گرد جی.....

مجھ جیسی کا کیا سوگ.....

میرا تو بس کلیجہ منہ کو

آتا ہے جب میں سو جیتی

ہوں کہ ظالموں نے کتنی بے

رحمی سے اُسے مار کر سڑک

پر پھینکا تھا..... ارے اس

بے چاری نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔

گرد: پر اب تو اُس کے لئے کتنے

دن ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے

گی..... ایسے نہیں گزرتی

زندگی میری جان..... اے

زود یا میری بیٹی تھی مجھے

دکھ نہیں ہے کیا اُس کا

..... مگر کیا کریں..... یہاں

تو اتنے بڑے بڑے لوگ دن

دیہاڑے قتل ہو جاتے

ہیں اور کوئی پکڑنے والا نہیں

ہوتا پھر ایک بیڑے کی

موت پر کون سا طوفان آئے گا۔

نوشی: آج زود یا ماری گئی کل

میں پھر.....

گرد: ارے میری بیٹی کیوں سو جیتی

ہے ایسے..... ارے کام میں دل

لگا..... کچھ نہیں ہو گا تجھے..... گرد

کی دعا ہے تیرے ساتھ۔

نوشی: تو کیا زود یا کے ساتھ تمہاری

دعا نہیں تھی؟

بات کاٹ کر

گرد ناراضگی سے ایک

ٹانگ اُسے دے مارتا

ہے۔

گرد: ارے گرد سے سوال کرتی ہے

..... گرد کو طعنہ دیتی ہے۔

نوشی: غلطی ہو گئی گرد جی۔

گرد: کام پر جانا شروع کرو یوں

گھر بٹھا کر گرد تجھے کہاں

سے کھلائے گا تو بیوی ہے

میری کیا؟

چار پائی سے اٹھتے

ہوئے

طلبہ سننے نہیں آتے
 وہ سننا ہو تو اُستاد
 کو گھر بلوا لیا کریں
 کندھے سیدھے کر جسم میں
 لوج لا یوں مُردوں کی
 طرح مت ناچ

پائل اُس کی ہدایات کے مطابق رقص کے انداز میں تبدیلیاں لاتی ہے مگر اُس کے چہرے پر
 بیزاری صاف نمایاں ہے۔ مگر اُس کے پاؤں کی حرکت اب بہتر ہو گئی ہے جہاں آرا اب
 کچھ مطمئن نظر آ رہی ہے مگر اُس کی نظریں اب بھی بڑی باریک بینی سے پائل کے پیروں کی
 حرکت پر جمی ہے۔ وہ انہیں دیکھتے دیکھتے گہری آہ بھرتی ہے اور اُستاد جی سے
 کہتی ہے۔ جہاں آرا: یہاں گوریا ہوتی تو

اس تال پر اس ہال
 میں آگ لگا دیتی۔

اُستاد جی سر ہلاتے
 ہوئے کہتا ہے۔

اُستاد جی: بے شک بے شک
 جہاں آرا: یوں بجلی کی طرح تھرکتے

تھے اُس کے پیر
 کہ پل میں یہاں ہوتی

..... تو پل میں وہاں

..... آپ کو یاد

ہے اُستاد جی پہلی فلم

میں پہلے ڈانس کے

پہلے ہی منظر پر کیا

Clap ملی تھی اُسے سینما میں

منظر: 23

وقت : دن
 جگہ : پائل کا کوشا
 کردار : پائل، اُستاد جی، جہاں آرا

پائل فرش پر جہاں آرا اور اُستاد جی کے سامنے دوپٹہ کمر سے باندھے ڈانس کی
 پریکٹس کر رہی ہے وہ پاؤں میں گھنگھر و باندھے ہوئے ہے۔

اُستاد جی طلبہ بجا رہا ہے وہ ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے اور پان چبارہا ہے۔ جہاں
 آرا بھی پان چبارہی ہے اور اُستاد جی کے پاس بیٹھی نیکی سے ٹیک لگائے اپنے گھٹنے پر ہاتھ
 سے طلبہ کی تال کے ساتھ تال دے رہی ہے۔

وہ اس وقت پائل کو ناراضگی سے دیکھ رہی ہے۔ جو اُس کی مرضی کے مطابق ناچ
 نہیں پارہی۔

جہاں آرا غصے میں

کہتی ہے۔ جہاں آرا: ایزھی پہلے کم بخت

..... ایزھی پہلے

گھنگھروں کی آواز طلبہ

کی آواز میں دینی نہیں

چاہیے لوگ یہاں

چاہیے ہو تو گھروں میں
بیویاں نہیں ہیں کیا۔

گلدان پائل کے
پیروں پر دے مارتی
ہے۔ پائل پھرتی سے
خود کو بچاتی ہے۔

اور ناراضگی کے ساتھ مگر اس بار دماغ کو کچھ زیادہ حاضر رکھتے ہوئے جسم میں چلک لاتے
ہوئے دوبارہ رقص شروع کرتی ہے۔
جہاں آرا اسے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر تالی بجاتے ہوئے طبلے کے ساتھ
تال دے رہی ہے اور پائل کے پیروں پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

// Cut //

..... وہ ناچتی نہیں نچو ادیتی
تھی مردوں کو

بات کرتے کرتے گہری
آہ بھرتی ہے۔
پائل اُس کی
باتیں سنتے ہوئے
تھرکتی رہتی ہے
اُستاد جی کہتا ہے

اُستاد جی: یہ بھی اچھی ہے بی جان
..... اور اچھی ہو جائے
گی کچھ وقت گزرتے ہی
..... رقص محنت مانگتا
ہے..... ریاض مانگتا ہے۔

جہاں آرا: نہ اُستاد جی گوریا کے
برابر تو اس کو ٹھٹھے کی
کوئی لڑکی کھڑی نہیں ہو
سکتی..... وہ تو سیکھی
سکھائی تھی..... پانچ
سال کی عمر میں گھنگھرو
باندھ کر یوں پیر مارتی
تھی کہ کوٹھا نہیں دل
ہلا دیتی تھی..... اور
ایک یہ ہے..... کمر
میں لوچ لا کینی.....
ادائیں دیکھنے آتے ہیں مرد
یہاں..... در نہ صرف عورت

بات کھٹ کر
اُستاد سے بات کرتے
کرتے یک دم پائل سے
تقریباً چلاتے ہوئے
غصے میں کہتی ہے۔
اور سامنے پڑا

منظر: 25

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : ماجو، ڈرائیور، ڈبہ پھینکنے والا بچہ

ماجو سڑک کے کنارے ایک فٹ ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ وہ سڑک پر گزرنے والی رنگ برنگی گاڑیوں کو دیکھ رہا ہے۔ گاڑیوں کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھے بعض لوگ فاسٹ فوڈ کھا رہے ہیں۔

ماجو پاس سے گزرتی گاڑیوں میں بیٹھے لوگوں کی جھلک دیکھتا ہے پھر اپنا تیل سے چپڑا ہوا سر کھجاتا ہے۔

اس کے پاس سڑک سے گزرنے والی ایک گاڑی کی کھڑکی سے ایک بچہ سو فٹ ڈریک کا سڑا والا ایک بند گلاس اور برگر کا ایک ڈبہ باہر پھینکتا ہے۔

ماجو کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے کچھ فاصلے پر گری ان دونوں چیزوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ پھر اپنے دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اپنے سر کو ایک بار پھر کھجاتا ہے۔

پھر اٹھ کر فٹ ہاتھ کے قریب پڑے اُس گلاس کے پاس جاتا ہے اور سڑا منہ میں لئے ہوئے اندر موجود تھوڑی بہت سو فٹ ڈریک پینے کی کوشش کرتا ہے۔

اس میں ناکام رہنے کے بعد وہ ہاتھ سے ٹٹولتے ہوئے گلاس کا ڈھکن اتار دیتا ہے اور پھر گلاس کو میز پر ہا کر کے سڑا کے ساتھ اٹھ طرح اکٹھی ہونے والی سو فٹ ڈریک کو پیتا

منظر: 24

وقت : دن
جگہ : نوشی کا کمرہ
کردار : نوشی

نوشی اپنے کمرے میں چار پائی پر جیولری کا ایک ڈبہ لے کر بیٹھا ہے۔ وہ چار پائی پر چوڑی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے سر ہانے پر ایک شیشہ دھرا ہوا ہے۔

نوشی جیولری کے ڈبے میں ہاتھ مارتے ہوئے رنگ برنگی سستی جیولری کو باری باری ہاتھ پر رکھ کر دیکھتا ہے یوں جیسے وہ یہ طے نہ کر پا رہا ہو کہ اسے کون سی جیولری پہننی ہے۔

پھر ایک دم وہ جیولری چھوڑ کر بستر پر پڑی فاؤنڈیشن کی بوتل سے فاؤنڈیشن نکال کر ہاتھوں پر مل کر چہرے پر رگڑنے لگتا ہے۔ وہ ساتھ ساتھ آئینے میں اپنا عکس بھی دیکھ رہا ہے۔

آدھے چہرے پر بے ڈھنگے طریقے سے فاؤنڈیشن لگا کر وہ ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے لگتا ہے۔ مگر اُس کا ذہن کہیں اور الجھا ہوا ہے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے اُس کا دل

اس کام میں نہیں لگ رہا۔

ایک دم وہ لپ اسٹک پھینکنے والے انداز میں چار پائی پر پڑے ڈبے میں پھینکتا ہے اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

منظر: 26

وقت : دن
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : چاندنی، پائل

چاندنی بیڈ پر بیٹھی اپنے پیروں کے ناخن پر نیل پالش لگا رہی ہے سرخ رنگ کی کیمرہ اس کے خوبصورت پیروں کو فوکس کرتا ہے۔
تبھی پائل اندر داخل ہوتی ہے۔ وہ کچھ ناراضگی سے چاندنی کو دیکھتی ہے جو خود بھی بڑے طنزیہ انداز میں پائل کو دیکھتی ہے۔
پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے اور ایک سرخ لپ اسٹک اٹھا کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔
چاندنی نیل پالش لگاتے ہوئے نکھیوں سے اُسے دیکھی ہے۔
پائل الماری کی طرف جاتی ہے اور اُسے کھول کر اندر سے ایک سیاہ چادر نکالتی ہے اور اوڑھنے لگتی ہے۔ تبھی چاندنی کے موبائل پر کال آنے لگتی ہے۔
وہ بیڈ پر پڑا موبائل اٹھا کر بڑے انداز سے کہتی ہے
چاندنی: ہائے جان کیسے ہو؟
..... میں تمہارے ہی
بارے میں سوچ رہی تھی

ہے پھر برگر کا ڈبہ اٹھا کر کھولتا ہے۔
اندر چند ہڈیاں اور کچپ کے چند کھلے ہوئے پیکٹ اور نیپکن ہیں۔
ماجوان ہڈیوں کو منہ میں ڈالتے ہوئے اُن پر لگا ہوا بچا کھچا مواد کھانے کی کوشش کرتا ہے۔ ساتھ ساتھ وہ کیچپ کے کھلے ہوئے پیکٹ کو چوستا ہے۔ اور نیپکن کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیتا ہے۔
پھر دوبارہ وہ ہڈیوں کو چونے میں مصروف ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 27

وقت : دن
جگہ : پارک
کردار : ماجو، پولیس والا

ایک پولیس والا پارک میں ایک درخت کے نیچے لکڑی کی بیچ پر بیٹھا ہے۔
ماجو اُس کے عقب میں بیچ کی دوسری طرف کھڑا اُس کے بالوں میں تیل کی
مالش کر رہا ہے۔
پولیس والے کی آنکھیں بند ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ ماجو سے اسی طرح آنکھیں
موندے کہتا ہے۔
پولیس والا: چل اب میرے پیروں
کی بھی مالش کر۔

ماجو کچھ کہے بغیر تیل
کی بوتل اٹھا کر پولیس
والے کے سامنے آ کر
زمین پر بیٹھ جاتا ہے
اور اُس کے بوٹ
اور جرابیں اُتار

پائل اُس کے اس جملے
پر نفرت بھری نظر
سے چاندنی کو دیکھتی
ہے۔ چاندنی بھی
اُسے دیکھتی ہے مگر
اُس کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ ہے اور
وہ بات جاری رکھتی
ہے۔ پائل اب جوتا
بدلتا رہی ہے۔
بلکہ ابھی تمہاری تصویر
دیکھ رہی تھی.....
قسم سے..... کیا
ہوا؟..... تمہاری بیوی
بھی پاگل ہے..... چھوڑو
جانے دوا سے..... تم
کیوں پریشان ہوتے ہو
ڈارلنگ..... میں
ہاں..... ہاں کیوں نہیں چلوں
گی..... تم ملو مجھ سے میں
بس تیار ہوتی ہوں
..... ہاں ایک گھنٹہ میں
لے لینا مجھے..... ہائے
I love you too.
تنبہ لگا کر ہنستی ہے
پائل کہتی ہے اور فون
رکھتی ہے۔

پائل تب تک جوتا پہن کر کمرے سے نکل جاتی ہے چاندنی کچھ پر سوچ انداز میں
نیل پالش کی بوتل کو اوپر نیچے ہلاتے ہوئے جاتی ہوئی پائل کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

..... آج کی رات کیا

تھانے گزارنے کا ارادہ

ہے؟

پلٹ کر جاتا ہے۔

ماجو کے چہرے پر غصے اور بے بسی کے تاثرات ہیں وہ اسی طرح کھڑا پولیس والے کو دور جاتے دیکھتا رہتا ہے۔

جب پولیس والا کافی دور چلا جاتا ہے تو وہ اسے کچھ بلند آواز

میں گالی دیتا ہے: ماجو: تو حرام زادہ تیرا باپ

..... تیرا سارا خاندان

ہے۔ پھر غصے میں

تیل کی بوتلیں سینڈ

خنی آج مجھ سے نکرائے

گا..... یہ تھا خنی.....

میں رکھتے ہوئے بڑبڑاتا

ہے۔

// Cut //

کر اُس کے پاؤں

گود میں رکھتا ہے

اور انہیں تیل لگاتے

ہوئے اُن کی ماش

شروع کرتا ہے۔

پولیس والا بڑے

آرام سے پاؤں

پارے بیٹھا ہے پھر

یک دم وہ گھڑی

دیکھتے ہوئے جیسے ہڑبڑاتا

ہے۔

پولیس والا: مجھے تو تھانے پہنچنا ہے

..... دیر ہو گئی..... چل

جلدی جرائیں چڑھا

اور جوتے پہنا

ماجو: جی اچھا

تا بعد اری سے جرائیں چڑھا کر بوٹ پہناتا ہے۔ پولیس والا اتنی دیر میں جیب سے ایک کنگھی نکال کر اپنے بال سنوارتا ہے اور جھک کر ماجو کے کندھے پر رکھے کپڑے سے ہاتھ صاف کرتا ہے اور پھر ٹوپی بیلٹ میں اڑس لیتا ہے۔ ماجو تب تک جوتے پہنا چکا ہے۔ پولیس والا اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور جانے لگتا ہے جب ماجو اُسے آواز دے کر روکتے ہوئے اٹھتا

ماجو: صاحب میرے پیسے

ہے۔

پولیس والا درخشکی سے

پولیس والا: کیسے پیسے..... حرام زادے

..... تو نے وردی نہیں دیکھی

کہ پیسے مانگ رہا ہے

ہوٹل کھول کر پینے لگا
ہے۔ نوشی پاس بیٹھا اُسے
دیکھتا رہتا ہے۔

منظر: 28

وقت : دن
جگہ : ٹرکوں کا اڈہ
کردار : نوشی، گلابو

نوشی ہاتھ میں ایک شاہر پکڑے سڑکوں کے ایک اڈے پر ٹرکوں کے نیچے جھانکنا
پھر رہا ہے پھر ایک ٹرک کے نیچے جھانکتے ہی وہ رک جاتا ہے اور بچوں کے بل بیٹھ کر آواز
دیتے ہوئے ٹرک کے نیچے سوئے گلابو کو کندھے سے جھنجھوڑتے
ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: گلابو..... اے گلابو

گلابو

کون کم بخت ہے؟
..... تو پھر آ گئی۔

کسماتے ہوئے آنکھیں کھول
کر اور پھر جھنجھلاتے ہوئے
اُٹھ کر ٹرک کے نیچے
سے نکلتا ہے اور کچھ مزید
کہے بغیر نوشی کے ہاتھ
سے شاہر تقریباً چھینٹے ہوئے
اُس کے اندر سے سو فٹ
ڈرنک کی ایک ڈسپوزیبل

نوشی: کیسی ہے تو؟
گلابو: اب بہت اچھی ہوں
..... کام پر جانا شروع کیا
تو نے؟
نوشی: نہیں۔
گلابو: زویا کا ماتم ابھی بھی
چل رہا ہے؟
نوشی: بس میرے دماغ سے نہیں
جاتی وہ۔
گلابو: دماغ کب سے ہونے لگا
تیرا..... جب میں تم لوگوں
کے ساتھ رہتی تھی تب تو
نہیں ہوتا تھا.....

ہیجڑوں کی آنکھیں ہوتی ہیں
کان ہوتے ہیں چہرہ ہوتا
ہے..... ناکمیل جسم بھی ہوتا
ہے..... مگر دماغ نہیں ہوتا
ہمارا..... نہ دل ہوتا ہے نہ
دماغ۔

نوشی: میں بھی ساری عمر یہی سمجھتی
رہی..... پر زویا کی موت

سلا کر اُسے دیتا ہے
پھر دوسرا سگریٹ سلا
کر اپنے ہونٹوں سے
لگاتے ہوئے کش لگاتا
ہے۔ گلابو بھی کش لیتے
ہوئے کہتا ہے۔

گلابو: تیرے بڑے احسان ہیں مجھ
پر نوشی..... سچ میں
اگر تو نہ ہوتی تو میں
تو دو سال میں کب
کی بھوکوں مر گئی ہوتی۔
تیرا بڑا احسان ہے مجھ
پر۔

نوشی: پھر آج تیرا احسان لینے
آئی ہوں میں۔

گلابو: کیا مطلب؟
نوشی: گرد کے علاوہ صرف تو

ہے جو جانتی ہے کہ مجھے
کہاں سے لائے تھے تم
لوگ..... گرد مجھے نہیں
بتائے گا..... مگر تو تو بتا
سکتی ہے تجھ پر تو بڑے
احسان ہیں میرے۔

گلابو: کیا کرے گی جان کر؟
نوشی: میرے کو واپس جانا

ہے گلابو..... اپنے خاندان

سگریٹ تپے چین انداز
میں دور پھینکتا ہے۔

کے بعد پتہ چلا کہ میرا دل
بھی ہے اور دماغ بھی۔

گلابو: دو سال پہلے جب میں
نے اُس اخبار والی کو

انٹرویو دیا تھا اُس زمانے
میں مجھے بھی یہی بیماری ہوئی
تھی دل اور دماغ والی

..... پر اس انٹرویو کے بعد
گرد نے دھکے دے کر مجھے

گھر سے نکالا اور سب
نے میرا بایکٹ کر دیا

تو میں نے دل اور دماغ
دونوں کو نکال دیا.....

..... اور دیکھ ٹھٹ سے
جی رہی ہوں۔

مسکراتے ہوئے

نوشی اُس کے گندے

کپڑوں اور آس

پاس کی گندگی کو

دیکھتا ہے۔ گلابو

اُس کی نظروں

کا تعاقب کرتے ہوئے ہنس پڑتا

ہے۔ پھر چہس کا لفافہ دور

پھینکتے ہوئے سوٹ ڈرنک

حلق میں اغڑیلتا ہے اور

ساتھ ہی نوشی کے سامنے

باتھ پھیلاتا ہے۔
نوشی ایک سگریٹ

گلابو: سگریٹ

دالوں کے پاس اپنے

گھر میں زویا کی

طرح کسی رات کسی سڑک پر لاش

کی صورت میں پھینکا جانا نہیں چاہتی۔

خاندان گھر مرد کا ہوتا

ہے یا عورت کا بیجڑے

کا نہیں ہوتا۔

نوشی: خون کا رشتہ ٹوٹ نہیں سکتا

گلابو: بیجڑے سے کوئی خون کا رشتہ

نہیں رکھتا

نوشی: جو بھی ہو گلابو ایک بار

مجھے اپنی قسمت آزما لینے دے

..... مجھے جانے دے اپنے گھر

ہو سکتا ہے رکھ لیں مجھے وہ

..... ہاتھ پکڑ لیں دامن

میں چھپا لیں واپس ہی

نہ آنے دیں

دو کمروں کے ایک گھر میں

جہاں چودہ لوگ دن رات

پیٹ کا دوزخ بھرنے اور تن

کو ڈھاپنے کے لئے جدوجہد

کرتے ہوں وہاں تیرا ہاتھ

پکڑنے کے لیے کون اُٹھے

گا۔ پتہ نہیں تیرے لئے کوئی

رویا بھی ہو گا یا پھر گھر میں

تمسخر اڑاتے ہوئے

ترکی بہ ترکی

لباغت سے

حسرت بھرے انداز میں

آنکھوں میں آنسو

لیے تھرائی آواز میں

نوشی بات کاٹ کر

کہتا ہے۔

نوشی:

یہ سب مت کہہ گلابو ایک

بار مجھے جانے دے مجھے

سب کے چہرے دیکھ لینے دے

..... دیکھ میں تو گرو اور

تم سے کوئی گلہ بھی نہیں کر

رہی کہ تم لوگوں نے مجھے اس

طرح اُٹھالیا میں تو

بس بھیک مانگ رہی ہوں

کہ ایک بار مجھے اپنے گھر

جانے دے وہاں جہاں میں پیدا

ہوئی تھی یا پھر پیدا ہوا تھا۔

گلابو: اور اگر کسی نے تیرا ہاتھ نہ پکڑا

تو

مدھم آواز میں

نوشی اُس کی

بات پر چپ

چاپ پلکیں جھپکائے

اُسے دیکھتا رہتا ہے

پھر یک دم ایک

اور سگریٹ سلگا

کر اُس سے کہتا

ہے۔

نوشی: لے سگریٹ پی

منظر: 30

وقت : دن
جگہ : کلی
کردار : نوشی، آدمی، عورت

نوشی مردانہ شلوار قمیض میں ملبوس ہے اور اُس کا چہرہ میک اپ سے پاک ہے مگر اس کے باوجود اُس کی چال ڈھال اور انداز سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ وہ ایک بیچرہ ہے۔ وہ ایک تنگ کلی میں دروازوں پر نمبر اور نام پڑھتے ہوئے گزر رہا ہے۔ وہ عجیب سی مسرت اور خوشی کا شکار ہو رہا ہے۔ تبھی وہ ایک گزرنے والے آدمی سے پوچھتا ہے۔

نوشی: میاں ولایت حسین کا گھر کہاں ہے؟

آدمی اُس کی آواز پر اُسے غور سے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے پھر اُس کے لبوں پر ایک مسکراہٹ آتی ہے اور وہ کلی کے ایک دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے۔

آدمی: وہ سامنے والا گھر ہے۔

نوشی اُس کی مسکراہٹ سے کچھ نزوس ہو جاتا ہے یوں جیسے اُس کی چوری پکڑی گئی ہو۔ پھر اپنا لباس ٹھیک کرتے ہوئے مردوں کی طرح کچھ اکڑ کر آگے بڑھتا ہے اور اُس دروازے کی

منظر: 29

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کاکو، اسلم

پائل مزار کے قریب ایک چائے خانے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کاکو اُس کے پیچھے چل رہا ہے۔ اسلم چائے خانے کے باہر کھڑا پائل کو دور سے ہی نظر آ جاتا ہے۔ وہ بھی پائل کو دیکھ لیتا ہے۔

پائل کے قریب پہنچنے پر دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں پھر اسلم پائل کو لے کر چائے خانے کے اندر چلا جاتا ہے۔ کاکو باہر ہی ایک تھڑے پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 31

وقت : دن
جگہ : چائے خانہ
کردار : اسلم، پائل

اسلم اور پائل فیملی کیمین میں داخل ہو کر بیٹھتے ہیں۔ پائل اپنی چادر سر سے اتارتی

ہے۔

اسلم اٹھتے ہوئے کہتا

ہے۔ اسلم: میں ایک منٹ میں

آتا ہوں۔

وہ پردہ ہٹا کر باہر نکل جاتا ہے۔ جبکہ پائل میز پر پڑے ایک کارڈ سے خود کو پنکھا جھلنے لگتی

ہے۔ تبھی اسلم دوبارہ اندر آتا ہے اُس کے ہاتھ میں سوفا ڈرنک کی دو بوتلیں ہیں وہ انہیں

میز پر رکھتے ہوئے پائل کے پاس بیٹھ جاتا

ہے۔ اسلم: میں چائے والے کو کہہ آیا

ہوں کہ کا کو کو بھی چائے

پلا دے..... تم پیو

بہت گرمی ہے۔

پائل ایک بوتل اٹھاتے

پر جا کر دستک دیتا ہے۔

ایک دم ہی وہ بہت زیادہ نروس اور پریشان نظر آنے لگتا ہے۔ وہ اپنے ہونٹ

بھینچتا اور کانٹا ہے۔

تبھی اندر سے کسی عورت کی آواز آتی

ہے۔ عورت: کون؟

نروس ہو کر گلا صاف

کرتے ہوئے کہتا ہے۔

نوشی: میاں ولایت حسین

گھر پر ہیں؟

کچھ دیر بعد دروازہ کھلتا ہے اور عورت گردن نکال کر منہ کھول کر کچھ پوچھتے پوچھتے رکتی ہے۔

نوشی دوبارہ

کہتا ہے۔

نوشی: مجھے میاں ولایت

حسین سے ملنا ہے۔

عورت کے لبوں پر مسکراہٹ

آتی ہے اور وہ دروازہ

کھول کر کہتی ہے۔

عورت: آؤ اندر آ جاؤ.....

تم لوگ بھی.....

عورت مڑ کر اندر جاتے

ہوئے دروازہ کھول دیتی

ہے۔

مگر خود چلتی جاتی ہے۔ نوشی کچھ گھبرائے اور اُنھے ہوئے انداز میں چوکھٹ پر کھڑا کچھ سوچتا

ہے پھر قدم اندر دھرتا ہے۔

// Cut //

آنے سے پہلے میں اپنی
ماں سے لڑکے آیا ہوں
وہ کہہ رہی تھی کہ ایک
بازاری عورت اُس کے
مرنے کے بعد ہی میری بیوی
بن کر اس گھر میں آئے
گی۔

پاکل کی آنکھوں میں اُس کی
بات پر آنسو آ جاتے ہیں۔
پاکل: میں جانتی تھی یہی ہوگا
تم اسی طرح مجھے بچ منجھدار
میں چھوڑ کر چلے جاؤ گے
میں نے آنکھیں بند
کر کے تم سے محبت کی..... تم
پر اعتبار کیا اور تمہارے پاس مجھے
بتانے کے لئے صرف یہی ہے کہ
تمہاری ماں ایک بازاری عورت
کو اپنی بہو کے طور پر کبھی قبول
نہیں کرے گی۔

وہ یک دم پھوٹ پھوٹ
کر رونے لگتی ہے۔
اسلم: کچھ گھبرا کر اُس
کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔

اسلم: میں نے یہ کب کہا کہ میں تمہیں
ماں کے کہنے پر چھوڑ دوں
گا..... رونا بند کرو پاکل.....
..... میں تم سے اتنی ہی محبت

ہوئے سڑا منہ سے لگاتے
ہوئے کہتی ہے۔

پاکل: یہ اچھا کیا تم نے.....
اس دنیا میں واحد
کا کو بھی ہے جس پر
میں آنکھیں بند کر کے
اعتبار کر سکتی ہوں۔

پاکل ایک سب لیتی ہے پھر بڑی نزاکت سے نٹو کے ساتھ اپنے اوپر والے ہونٹ کے اوپر
نمودار ہونے والے سپینے کے قطرے صاف کرتی ہے۔ اسلم بھی بوتل سے چند
گھونٹ لیتے ہوئے کہتا ہے۔ اسلم: آج پھر کچھ ہوا کیا؟
پاکل: کون سا دن جاتا ہے
جب کچھ نہیں ہوتا.....
میں برداشت نہیں کر
سکتی کہ میرے سامنے
کوئی تمہیں بُرا بھلا کہے
اور وہ بھی میری اپنی
ماں..... صبح ماجو
اور نوٹھی تمہیں دھوکہ
باز اور فراڈیا کہہ رہے
تھے اور اب میری ماں۔
اسلم: صرف تمہاری ماں مجھے
بُرا بھلا نہیں کہتی۔ میری
اپنی ماں اور بہنیں بھی
تمہیں اسی طرح گالیاں
دیتی ہیں..... یہاں

ٹھنڈا سانس لیتے
ہوئے
پاکل سو فٹ ڈرک
پیتے پیتے رُک جاتی
ہے۔

تو.....

پائل: میں رہ سکتی ہوں اور رہ لوں گی..... میں تمہارے ساتھ ہر جگہ رہ لوں گی۔

اسلم: ٹھیک ہے پھر میں رات کو ایک بچے اپنے ویسپا پر تمہارے گھر کی سڑک پر آؤں گا۔ تم کا کو سے کہنا کہ وہ سڑک دیکھتا رہے جیسے ہی میں وہاں آؤں وہ تمہیں اطلاع دے اور تم اپنا بیگ لے کر باہر آ جانا ہم وہاں سے سیدھے اسٹیشن جائیں گے اور اگلے دن لاہور پہنچ جائیں گے۔

پائل کپکپاتے ہونٹوں سے سر ہلاتے ہوئے اُس کی باتیں سنتی رہتی ہے۔ اُس کی آنکھوں میں ابھی بھی آنسو گرہونٹوں پر مسکراہٹ ہے۔

// Cut //

کرتا ہوں جتنی تم مجھ سے..... پھر تمہیں اعتبار کیوں نہیں ہے کہ میں تم سے شادی نہیں کروں گا۔

پائل: پر کب.....؟ کب تک میں یہی سنوں گی کہ..... اسلم: تم چاہو تو ہم آج رات ہی شادی کر لیتے ہیں

پائل: آج رات؟ اسلم: ہاں..... اگر میرے گھر والے

میری بات پر رضا مند نہیں ہوتے تو مجھے پرواہ نہیں ہے ہم دونوں یہ شہر چھوڑ کر

لاہور چلے جاتے ہیں.....

وہاں میرا ایک دوست فلم

انڈسٹری میں کام کرتا ہے

میں اُس سے کہہ کر وہاں

کوئی کام ڈھونڈ لوں گا

..... مگر تم یہ سوچ لو کہ میں

تمہیں وہ سب کچھ نہیں دے

سکتا جواب تمہارے پاس ہے.....

اگر تم آسائشوں کے بغیر رہ سکتی ہو

روتے ہوئے

بات کاٹ کر

پائل یک دم رونا

بھول کر بے یقینی

سے اُسے دیکھتی

ہے۔

منظر: 33

وقت : دن
جگہ : ولایت حسین کا صحن
کردار : نوشی، عورت، ولایت حسین، مرد

نوشی گھر کے چھوٹے صحن میں داخل ہوتا ہے اور رک جاتا ہے۔ صحن میں کوئی نہیں۔ اندر کمروں میں ہلچل نظر آ رہی ہے اس سے پہلے کہ وہ قدم بڑھائے اندر سے وہی عورت گود میں چند دن کا ایک بچہ لاکر نوشی کے بازوؤں میں پکڑا دیتی ہے۔
عورت : میاں ولایت حسین کا پہلا پوتا ہے یہ اس سے پہلے اُن کے سارے بیٹوں کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی رہیں..... لو اب ناچو اسے لے کر۔

نوشی بچہ پکڑ کر شا کڈ انداز میں عورت کو دیکھتا ہے پھر اٹھتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کرتا ہے۔

نوشی : مگر میں..... میں.....

منظر: 32

وقت : دن
جگہ : فٹ پاتھ
کردار : ماجو، لڑکا

ماجو فٹ پاتھ پر بیٹھے ہوئے اسی صبح کچھ اڑانے والی گاڑی کو ایک بار پھر سڑک پر تیزی سے بھاگتے دیکھتا ہے۔ گاڑی ایک ٹین ایجر چلا رہا ہے اور اُس نے گلاسز لگائے ہوئے ہیں۔ گاڑی ماجو کے پاس سے گزرتی ہے تو اس کے اندر سے تیز انگلش میوزک کی آواز آتی ہے۔
ماجو اُس گاڑی کا دور تک تعاقب کرتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں رشک ہے۔
پھر وہ اپنی جیب سے اخبار کے کچھ تراشے نکالتا ہے جو مزے مزے ہیں۔
اخبار کے اُس پہلے تراشے پر ویسی ہی ایک گاڑی کی تصویر ہے جو ابھی ماجو کے سامنے سے گزر کر گئی ہے ماجو سائنسی انداز میں گاڑی کی تصویر پر ہاتھ پھیرتا ہے۔

// Cut //

عورت اُس کی بات
پر توجہ نہ دیتے ہوئے
پنٹ کرا آواز لگاتی
ہے۔

عورت: ابا..... آ بھی جائیں باہر
..... بچوے آئے ہیں
..... ہاں شروع
کرو۔

بات کرتے مڑ کر نوشی
سے کہتی ہے۔

نوشی منہ کھولتا بند کرتا ہے یوں جیسے سمجھ نہ پا رہا ہو پھر ہاتھوں میں پڑے بچے کو دیکھتا ہے۔
پھر اندرونی کمروں کے دروازوں سے نکلنے والے لوگوں کو، وہاں سے چند بچے عورتیں، ایک
بوڑھا آدمی اور ایک مرد باہر صحن میں آ کر اُس کے گرد کھڑے ہوتے ہیں۔
اندر سے آنے والی عورت

ایک دوسری عورت: ارے یہ کیسا بچہ

کہتی ہے۔

ہے..... نہ وہ کپڑے

نہ سرخی پاؤڈر.....

نہ کوئی زیور..... جلیلہ

تو کس کو پکڑ لائی ہے

اندر؟

پہلی عورت: میں نہیں لائی..... خود

آیا ہے..... ان

لوگوں پر تو جیسے وحی

نازل ہوتی ہے بچوں

کی پیدائش کی.....

کپڑے وہ نہ پہنے ہوں

مگر بچہ تو بچہ ہی ہوتا

جلیلہ دوسری عورت

سے کہتے ہوئے نوشی

کو دیکھتی ہے جو

صحن میں تخت

پر بیٹھے میاں

ولانت حسین

کے بوڑھے چہرے

کو بھیگی آنکھوں

کے ساتھ دیکھ

رہا ہے۔

تجھی ساتھ والے

گھروں کی چھتوں پر

بھی عورتیں چڑھ

جاتی ہیں اور بچے

بھی

نوشی اُس مرد کے چہرے

کو دیکھتا ہے۔ اُس کے چہرے

پر بے بسی ہے وہ منہ

کھولتا ہے پر تجھی میاں

ولانت حسین قدرے ناراضگی

سے تخت پر بیٹھے بیٹھے کہتے

ہیں۔

ولانت: اب گانا شروع بھی

کر..... لمبی عمر کی دعا

دے میاں ولانت حسین

کے پہلے پوتے کو.....

نسل بڑھانے والا

آیا ہے ہمارے خاندان

میں۔

نوشی کی پکپاتے لبوں کے

ساتھ ہاتھوں میں پڑے

بچے کو دیکھتا ہے پھر

منظر: 34

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : پائل، کاکو

پائل کاکو کے ساتھ فٹ پاتھ پر چل رہی ہے اور وہ چلتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

پائل: کاکو مجھے تیری مدد کی ضرورت

ہے۔

کاکو: کیسی مدد پائل بی بی؟

پائل کچھ دیر چلتے ہوئے

اپنے برابر میں اُس

کا چہرہ دیکھتی ہے

پھر دو ٹوک انداز

میں اُس سے کہتی

ہے۔

پائل: میں آج اسلم کے ساتھ

اس گھر سے بھاگ رہی

ہوں۔۔۔۔۔

کاکو: پائل بی بی

بے یقینی سے

ہجڑوں کے مخصوص

انداز میں اُسے بازوؤں

میں جھلاتے ہوئے رقص

کے انداز میں صحن

کے وسط میں ایک

چکر کاٹتا ہے۔ پھر منہ

کھول کر بھرائی ہوئی آواز

میں گانے لگتا ہے

صحن میں قہقہے ابھرتے

ہیں۔ تالیاں گونجتی

ہیں۔

نوشی آنکھوں میں نمی لئے بھڑی آواز میں جوتا اتار کر صحن میں بچے لے کر رقص کر

رہا ہے۔ آس پاس کی چھتوں پر کھڑی عورتیں اور بچے بھی محظوظ ہوتے ہوئے ہنس رہے ہیں

میاں ولایت حسین مسکرا رہا ہے۔

ایک عورت آگے بڑھ کر دس کا ایک نوٹ بچے کے سر پر رکھتی ہے۔ نوشی گاتے

ہوئے اُس نوٹ کو پکڑ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر: 35

دقت : دن
جگہ : ولایت حسین کا صحن
کردار : نوشی، عورت، ولایت حسین، بچہ، مرد، جمیلہ

نوشی صحن میں بچہ عورت کو پکڑا رہا ہے۔ بچہ نوشی کی آستین کو پکڑے ہوئے ہے۔
اور عورت کی گود میں جانے کے بعد بھی اُس کی آستین اپنی منہی میں لئے ہوئے ہے۔
نوشی گیلی آنکھوں سے اپنی آستین اُس کی منہی سے چھڑاتا ہے پھر دونوں ہاتھ
اُس کے سر پر وار کر اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر بلا میں لینے والے انداز میں بھیجتا ہے۔
پھر تخت پر بیٹھے میاں ولایت حسین کی طرف جاتا ہے اور ایک دم اُس کے سامنے
بچوں کے بل بیٹھ کر اُن کے گھٹنے اور پاؤں چھوتا ہے۔ پھر سر جھکائے بھڑائی
ہوئی آواز میں کہتا ہے نوشی : میاں جی پیار دیں مجھے۔

ولایت حسین نہ سمجھنے والے انداز میں اُلجھتے ہوئے اپنے خاندان کے افراد کے چہرے دیکھتے
ہوئے نوشی کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہیں نوشی اُن کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں لے کر چومتا ہے۔
پھر تیزی سے اُنھ کے صحن سے نکل جاتا ہے۔
میاں ولایت حسین اُلجھے انداز میں اُسے دیکھتے رہتے ہیں صحن میں کھڑا مرد عورت
سے بچہ لیتے ہوئے کہتا

بات کاٹ کر : ہائل : دیکھ کا کو مجھے سمجھانے کی
کوشش مت کرنا
میں فیصلہ کر چکی ہوں
..... تو اگر یہ نہیں چاہتا
کہ میرا حال بھی گوریا
والا ہو تو پھر آج رات
مجھے اس گھر سے نکل
جانے دے
مدد کرے گا نا میری؟

بے اختیار سر ہلاتے ہوئے : ہائل : بے اختیار مسکراتی
ہے۔

// Cut //

منظر: 36

دن : وقت
نوٹی کا گھر : جگہ
نوٹی، نوری، گرو : کردار

یہ ایک چھوٹے سے گھر کا چھوٹا سا صحن ہے۔ نوری نامی ایک بیجزہ بنا سنورا اندرونی کمرے سے نکل رہا ہے صحن میں جب اچانک بیرونی دروازہ کھول کر نوٹی اندر داخل ہوتا ہے وہ تھکا ہوا نظر آ رہا ہے۔ نوری اُسے مردانہ کپڑوں اور حلیے میں دیکھ کر بے اختیار دونوں ہاتھ سینے پر رکھ

نوری: ارے یہ کون مردو! ہے
جو مجھ اکیلی کو گھر میں دیکھ
کریوں دن دھاڑے اندر
چلا آ رہا ہے..... گرو
جی..... گرو جی.....

نوٹی نوری کی طرف دیکھے
بغیر صحن میں پڑے ایک
تخت پر آ کر بیٹھ جاتا ہے
وہ سر جھکائے ہوئے ہے۔
ارے..... ارے یہاں
کہاں بیٹھ رہا ہے خالہ
جی کا گھر سمجھ رکھا ہے کیا؟

مرد: عجیب ہی بیجزہ تھا۔
عورت: ہاں عجیب تھا مگر

ناچا اچھا..... اور بڑا
دل لگا کر ناچا۔

جیلہ: ارے یہ ابا کے پیروں
کے پاس کیا پڑا ہے؟
تجبی دوسری عورت کی
نظر تخت کے نیچے میاں
ولایت حسین کے پیروں
کے پاس جاتی ہے۔

میاں ولایت حسین بھی جھک کر دیکھتے ہیں۔ وہاں دس پانچ کے بہت سے نوٹ
اور سکے پڑے ہیں۔ نوٹی ویلوں کے سارے روپے وہیں رکھ گیا
ہے۔ میاں ولایت حسین: یہ بیجزہ پیسے ادھر
ہی بھول گیا.....
ارے کسی کو بھیجیو پیچھے۔
مرد صحن کا دروازہ کھول کر ایک لمحے کے لئے باہر جاتا ہے۔ پھر اندر آ کر
کہتا ہے۔ مرد: گلی میں کہیں نہیں ہے
وہ۔

میاں ولایت حسین روپے
اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں
اور بڑبڑانے والے انداز
میں..... وہ بیجزہ کہتے
کہتے رک جاتے ہیں اور
کہتے ہیں۔

ولایت: عجیب بیجزہ.....

عجیب آدمی تھا.....

ہاتھ میں لیتے ہوئے
اُس کی پشت
پر دو ہتھ مارتا
ہے۔

نوری بھی منک منک
کر چلتا ہوا آ کر نوشی
کے سامنے کھڑا ہو
جاتا ہے۔

نوشی نوری کے
کیونکس لگے بھدے
سانولے پیر دیکھتا ہے
پھر آستہ آستہ پیروں سے
اوپر اُس کے چہرے
تک اُسے غور سے
دیکھتا ہے۔

نوری اُسے اپنے
آپ کو غور سے دیکھتے
ہوئے مصنوعی انداز
میں شرماتا ہے اور
دوپٹہ کا کونہ منہ میں
ڈال کر بل کھانے لگتا
ہے۔

گرو: جواب دے اے نوشی.....
میں پوچھ رہی ہوں کہاں

گرو: جی ہائے.....
گھر میں ڈاکہ پڑ گیا ہے
نوری اندرونی کمرے کی طرف منہ
کر کے کہتا ہے
گرو اندر سے دوڑتا ہوا

آتا ہے اور ساتھ میں بول
بھی رہا ہے وہ گھبرایا ہوا
ہے اور جوتا گھسیٹ
رہا ہے اور دوپٹہ سنبھالتے
ہوئے گلے میں ڈال
رہا ہے۔

نوشی کو دیکھتے ہی گرو بھی
دونوں ہاتھ سینے پر رکھ
کر بے اختیار چیخ مارتا
ہے۔

گرو: ہائے میرے اللہ..... یہ تو
نوشی ہے.....

نوری: ہاہ..... نوشی ہے کیا؟
..... اپنی نوشی..... نہ گرو
جی..... دھیان سے دیکھیں۔

گرو: اے نوشی..... کہاں مری
ہوئی تھی تو... اور یہ
کیا حلیہ بنا کر آئی ہے
..... یہ کپڑے..... اور
بال کہاں ہیں تیرے

نوشی کی طرف
جاتے ہوئے

اُس کے پاس
بیٹھے ہوئے اُس
کی قمیض جھٹکتا ہے
اور پھر اُس کے بال

صبح کا بھولا ہودہ شام کو
گھر آ جائے تو اُسے بھولا
نہیں کہتے..... ہے نا گرو جی۔

نوشی: ہاں اُسے بھولا نہیں کہتے.....
..... آج مزار پر جانا تھا.....
آئے ہائے میں تو بھول ہی گئی
جمعرات تھی آج.....

نوشی: نوشی ج سنور کر نکلے گی تو تیرے
جیسیاں اٹھلیاں کاٹ کر رہ
جائیں گی۔

گرو: پر یہ مردوؤں جیسے کپڑے کیوں
چڑھائے پھر رہی ہے..... تاک
کنڈا دے گی کیا اپنے گرو کی؟
نوشی: ہائے تو بہ گرو..... میری ایسی
مجال کہاں۔

ایک دم بڑبڑاتی
ہے اور پھر اُن دونوں
کے کچھ کہنے سے پہلے
مُجھڑوں والے انداز
میں تالی مار کر
اٹھ کھڑی ہوتی
ہے۔ پھر نوری کو آنکھ
مارتے ہوئے کہتی ہے

دونوں کانوں اور گالوں
کو پینٹے ہوئے پھر یک
دم بدلے ہوئے لہجے
میں مدہم آواز میں
کہتی ہے پھر یک
دم پھر اپنا لہجہ اور
آواز بدل کر پر جوش

تھی تو؟

نوشی: میں.....؟.....
میں.....

میں آج..... آج راستہ
بھول گئی۔

گرو: ہائے میرے اللہ..... اس
عمر میں راستہ بھول گئی تو
نوشی۔

نوشی: گھر کا راستہ بھول گئی؟
گرو: آئے ہائے..... گلوڑ ماری
تجھے اپنے ہی گھر کا راستہ
بھول گیا؟

نوشی: ہاں..... اپنے ہی گھر کا
..... اپنے ہی گھر کا راستہ
بھولتا ہے گرو..... اپنے
ہی گھر کا بھولتا ہے.....

گرو: چل پہنچ تو گئی..... واپس
تو آ گئی۔

نوشی: واپس تو آنا ہی پڑتا ہے
..... واپس ہی تو آنا پڑتا
ہے.....

نوری: وہ کیا کہتے ہیں گرو جی جو

نوری کا چہرہ دیکھتے ہوئے
بے اختیار بڑبڑاتا ہے
پھر مسکراتا ہے پھر یک
دم قہقہہ لگا کر ہنستا
ہے اور ہنستا ہی جاتا
ہے
دونوں ہاتھ سینے پر
رکتے ہوئے

اُسی طرح ہنستے ہوئے
حیرت سے

اُسی طرح قہقہہ لگاتے
ہوئے

اُس کی پشت تھکتے
ہوئے

آواز میں گوری سے
کہتی ہے اور پھر
منگتے ہوئے اندر
کمرے میں چلی جاتی
ہے۔

گرو اُس کی
بلائیں لیتے ہوئے
ماتھے پر ہاتھ رکھتا
ہے۔

گرو: بڑے دن کے بعد نوشی
کو اس موڈ میں دیکھ
رہی ہوں..... اے اللہ
کا شکر ہے زویا کے چکر
سے تو نکلی یہ.....

// Cut //

منظر: 36

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، چاندنی

پائل اپنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے بالوں میں گجرے سجا رہی ہے۔ وہ
بے حد خوبصورت نظر آ رہی ہے اور اُس کے چہرے پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ بھی
ہے۔ تبھی چاندنی ہاتھ روم سے ساڑھی پہنے برآمد ہوتی ہے اور پائل پر ایک نظر ڈالتے ہوئے
ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ کر کھڑی ہو کر برش بالوں میں پھیرتے ہوئے کہتی
ہے۔ چاندنی: آج بہت جگ سنور رہی

ہو..... خیر تو ہے؟
پائل: ہاں آج تمہارے عاشق
کو پھانسنے کا ارادہ ہے
میرا۔

چاندنی: اُمانائے بغیر
نہیں کر پائل سے کہتی

چاندنی: کیوں اُس اسلم سے
دل بھر گیا..... وہ محبت
..... عزت بھری زندگی

ساتھ گزارتے ہیں..... تو
کس بھاؤ بکتا ہے یہ عورت پن؟

رکھتی ہے اور پھر
ہونٹوں کو ایک
دوسرے پر رگڑتے
ہوئے لپ اسٹک
ہموار کرتی ہے۔
پائل اُس کے
جیلے پر کچھ لا جواب
ہو کر اُسے دیکھتی
ہے۔ چاندنی کچھ دیر
چپ رہ کر اطمینان
سے اپنی لپ اسٹک
ٹھیک کرتی ہے۔
شیشے میں دیکھتے ہوئے
پائل سے کہتی ہے۔

چاندنی: اور جب تم اپنے اندر
سے طوائف پن نکال
کر صرف عورت پن
لے آؤ گی تو تمہارے
میاں اسلم تمہاری
بجائے کسی اور طوائف
کے پیچھے ٹختے کی طرح
ذم ہلاتے پھر رہے ہوں
گے۔

کہتے ہوئے کمرے سے
نکلتی ہے۔ پائل غصے میں اُسے جاتا دیکھتی ہے۔

اپنا گھر..... وغیرہ
وغیرہ۔

پائل: تمہیں کیوں تکلیف ہے؟
چاندنی: مجھے کیوں تکلیف ہوگی؟
مجھے تو صرف دلچسپی ہے.....
اس 21 صدی کے ایک
اور فلمی رو مانس میں.....

پائل: تم اپنی دلچسپی اپنے پاس
رکھو اور اپنے گنجے عاشق
کو سنبھالو۔
چاندنی: وہ سر سے خالی ہے..... مگر
جیب بھری ہوئی ہے اس
کی..... تمہارے عاشق کی
طرح مالی امداد نہیں مانگتا
مجھ سے۔

پائل: تم اندر سے باہر اور
اوپر سے نیچے تک ایک
طوائف ہی ہو..... عورت
پن نہیں ہے تم میں۔

چاندنی: جن میں اندر سے باہر اور
اوپر سے نیچے تک عورت
پن ہے ان کے مرد
راتیں طوائفوں کے
کوٹھوں یا طوائفوں کے

اب لپ اسٹک اٹھاتے
ہوئے

کاٹ کھانے والے
انداز میں

طزیہ انداز میں

حقارت سے

عجیب سی مسکراہٹ
کے ساتھ لپ اسٹک
لگا کر تقریباً پھینکنے
والے انداز میں اسے
ڈریسنگ ٹیبل پر

منظر: 38

وقت : رات
جگہ : پائل کے گھر کا ہال
کردار : پائل، کچھ مرد، جہاں آرا، استاد جی، کا کو، افتخار

ہال میں چاند نیاں بچھی ہوئی ہیں اور کچھ مرد بکیوں کے سہارے بیٹھے ہیں۔
جہاں آرا اور استاد جی ایک طرف بیٹھے ہیں۔ کا کو مردوں کے سامنے پان پیش کر
رہا ہے اور ہال کے وسط میں پائل تھکر رہی ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھ کر بہت خوش نظر آ رہی ہے۔ مرد پائل پر نوٹ نچاؤ کر رہے
ہیں اور پائل پوری جان سے ناچ رہی ہے مگر اُس کے ذہن میں اسلم کی آواز گونج رہی
ہے۔ اسلم: ہم یہاں سے بہت

دور چلے جائیں گے

پائل مسکراتے ہوئے چکر کاٹتی

ہے۔

میں تمہیں اس گندگی

وہ تیزی سے فرش پر

سے نکال دوں گا۔

پاؤں کو حرکت دیتی

ہے۔

منظر: 37

وقت : رات
جگہ : فٹ پاتھ
کردار : ماجو، اظہر ورائی

ماجورات کے وقت فٹ پاتھ پر سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں اپنی بوتلیں رکھے بیٹھا ہے۔
وہ ساتھ ایک سگریٹ بھی سلگائے ہوئے ہے۔ سڑکوں پر اب ٹریفک نہ ہونے
کے برابر ہے۔

دفعتاً صبح والی کار سڑک پر نمودار ہوتی ہے۔ مگر اس بار اس کی رفتار بہت کم ہے۔
ماجو کچھ چونک کر کار پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔

کار کے اندر ایک ادھیڑ عمر آدمی ہے۔ کار آستہ رفتار سے سڑک کے ایک سرے
سے دوسرے سرے تک جاتی ہے۔ ماجو کے سامنے سے گزرتے ہوئے اندر بیٹھا آدمی گردن
موڑ کر ماجو کو دیکھتا ہے۔ ماجو بھی اُس کی نظر سے نظر ملاتا ہے۔

کار ایک چکر کاٹنے کے بعد دوبارہ ماجو کی طرف آتی ہے۔ مگر اس بار کار آگے
گزر جانے کی بجائے ماجو کے سامنے رُک جاتی ہے۔

کار میں بیٹھا ہوا آدمی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ماجو کو انگلی کے اشارے سے
ہلاتا ہے۔

ماجو چند لمحوں ساکت بیٹھا رہتا ہے پھر ایک دم اپنی بوتلوں والا بیگر اٹھائے ہوئے
پر جوش انداز میں کھڑا ہوتا ہے۔

ہے۔

نوٹ ہوا میں اڑتے ہوئے اُس کے وجود سے مس ہوتے ہوئے اُس کے

قدموں میں

گرتے ہیں۔ اسلم کی آواز: ہمارے بچے ہوں گے

اور کوئی انہیں طوائف

کی اولاد نہیں کہہ سکے

گا اُن کے پاس باپ

کا نام ہوگا۔

پائل کی سرشاری

بڑھتی ہے وہ ایک

اور چکر کاٹتی ہے۔

اور لہراتی ہے۔

اسلم کی آواز: ہم بڑھا پاپائے بچوں کے

بچوں کو کھیلنے کھاتے دیکھتے اکٹھے

گزاریں گے..... عزت

سے.....

پائل ایک اور چکر

لگاتی ہے۔ چند اور مردوں کی گندیاں ہوا میں اُچھالتے ہیں فضا میں نوٹ ہی نوٹ اڑتے

نظر آتے ہیں۔ پائل چکر پر چکر کاٹ رہی ہے اُس کے کانوں میں ایک ہی

آواز آ رہی ہے۔ اسلم کی آواز: عزت سے.....

عزت سے.....

عزت سے.....

جہاں آرا بلاؤں پر بلائیں لئے جارہی ہے۔ کا کو ایک کونے میں کھڑا پان کی ٹھٹھری ہاتھ میں

لئے ناجتی پائل کو دیکھ رہا ہے۔ پائل تیز قدموں کے ساتھ جیسے ایک مستی میں ناچ رہی ہے۔

ہم دونوں شادی

کر لیں گے۔

اُس کی مسکراہٹ جیسے قہقہے

میں تبدیل ہوتی ہے اور

وجود میں سرشاری آتی

ہے۔

جہاں آرا اُسے دیکھتے

ہوئے اُس کی بلائیں لیتے

ہوئے کپنیوں پر دونوں

منھیاں لگاتی ہے پھر

تھوڑا سا جھک کر استاد

جی سے کہتی ہے۔

جہاں آرا: دیکھا استاد جی آج

کیا لوچ ہے پائل

کے جسم میں..... گوریا

یاد آ رہی ہے۔

پائل اب بھی ناچ رہی

ہے اُس کے کانوں

میں اسلم کی آواز گونج

رہی ہے۔

اسلم: ہم دونوں کا ایک گھر

ہوگا..... چھوٹا ہی سہی

مگر ہمارا اپنا گھر ہوگا۔

پائل بازو پھیلاتے ہوئے

سرشاری میں چکر کاٹتی

ہے۔ ایک مرد اٹھ کر

نوٹوں کی ایک گڈی

منھی میں رگڑتے ہوئے

اُس پر نچھاور کرتا

یہ گاڑی..... اور یہ آدمی.....

..... اور اب یہ آدمی مجھ سے

کیا چاہتا ہے صرف مالش

یا کچھ اور.....؟

آدمی ابھی گاڑی میں لگا کارسٹیریو میں ایک بٹن دباتا ہے۔ سٹیریو آن ہوتا ہے اور وہ دونوں
یک دم اچھل پڑتے ہیں کار میں بے حد بلند راک میوزک گونجتا ہے۔ آدمی تیزی سے ولیم
کم کرتے ہوئے

کہتا ہے۔ آدمی: یہ میرے بیٹے کی گاڑی ہے

وہی اس طرح کا میوزک

بات جاری رکھتا ہے۔ سنتا ہے..... میں عام طور

پر یہ گاڑی ڈرائیو نہیں کرتا.....

..... صرف اس طرح کے کاموں

کے لئے..... جب مجھے اپنی شناخت

چھپانی ہو۔

بات سنتے ہوئے: ماجو: (خیال) تو اب یہ تو صاف

ہو گیا کہ اسے مجھ سے کیا کام ہے۔

آدمی: میری اپنی گاڑی رات کے

اس وقت بھی یہاں پہچان

لی جائے گی اور میں یہ خطرہ

بات بدلتے ہوئے: مول نہیں لے سکتا.....

ہم بس پہنچنے ہی والے ہیں

ماجو چونک کر اس

پارکنگ کو دیکھنے لگتا ہے جس میں آدمی داخل

ہو رہا ہے وہ ایک کئی منزلہ بلڈنگ ہے۔

منظر: 39

وقت : رات

جگہ : سڑک

کردار : ماجو، آدمی

.....

آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ ماجو کی بوتلیں اس کے پیروں کے
پاس پڑی ہیں۔ وہ مرعوب انداز میں اپنی آرام دہ سیٹ میں سمٹ کر بیٹھا ہے۔ اور اس نے
ٹیک نہیں لگا رکھی۔ وہ ونڈ سکرین سے باہر سڑک کو دیکھ رہا ہے۔

گاڑی میں مکمل خاموشی ہے۔ آدمی خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ونڈ
سکرین سے باہر دیکھ رہا ہے۔

ماجو کچھ دیر اسی طرح ونڈ سکرین سے باہر دیکھتے رہنے کے بعد گردن ہلکی سی
ترجھی کر کے آدمی کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ سفید کاشن کا کرتہ پہنے ہوئے ہے اور اس کی کلائی
میں ایک قیمتی سنہری گھڑی ہے۔ اس کی شخصیت بہت زیادہ بارعب ہے۔

ماجو مزید مرعوب ہو کر گردن سیدھی کر کے ایک بار پھر سڑک کو دیکھنے لگتا ہے۔

وہ ساتھ ہی ساتھ اپنے ذہن میں سوچ بھی

رہا ہے: ماجو: (خیال) فال والے نے ٹھیک

کہا تھا آج واقعی میرا واسطہ

ایک تہی سے پڑ گیا ہے.....

ہے جو نوٹ تھامتے
ہوئے پائل کو دیکھتا
ہے دونوں کی نظریں
ملتی ہیں پھر دونوں
نظریں چراتے ہیں۔
پائل: میں نے بلایا تھا مجھے کام
تھا۔

کا کو تب تک باہر جاتا

ہے۔

پائل پھر تھمتے داتا رہے
لگتی ہے

جہاں آرا: اس طرح جی لگاتے ہیں

کام میں..... اس طرح

ناچتی تھی گوریہ۔

..... آج پہلی دفعہ گوریہ

کی بہن اور جہاں آرا

کی بیٹی لگی ہے تو۔

پائل: اماں تھک گئی ہوں میں۔

جہاں آرا: چل میری جان آرام کر.....

میں کا کو سے کہہ کر جوں بھواتی

ہوں تیرے لئے.....

جھنجھلاتے ہوئے

پیاد سے کہتے ہوئے

کمرے سے جاتی ہے۔

پائل نخوت

سے کہتی ہے۔

پائل: گوریہ کی بہن جہاں آرا

کی بیٹی.....

// Cut //

منظر: 40

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، جہاں آرا، کا کو

پائل ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو کر بیڈ پر بیٹھ کر تھمتے رہی رہی ہے جب
جہاں آرا ایک دم کمرے میں داخل ہوتی ہے اور لپکتے ہوئے پائل کے پاس جا کر اس کا ماتھا
چومتے ہوئے

کہتی ہے۔

جہاں آرا: جی خوش کر دیا..... میری

جان..... آج تو مجھے

ڈر تھا کہ نظر نہ لگ

جائے..... لا میں

تیری نظر اُتاروں۔

کہتے ہوئے ہزار کا ایک

نوٹ پائل کے سر سے

دارتی ہے۔ پھر کا کو کو

آواز دیتی ہے۔

کا کو اندر آتا ہے

نوٹ کا کو کو دیتی

جہاں آرا: کا کو..... کا کو

کا کو: جی بی جان

جہاں آرا: یہ لے پائل بی بی

منظر: 41

وقت : رات
جگہ : پارکنگ
کردار : ماجو، آدمی، گارڈ

منظر: 42

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کاکو

ماجو اور آدمی اب گاڑی سے نکل رہے ہیں۔ آدمی گاڑی سے نکلنے کے بعد پارکنگ کے گاڑی کی طرف جاتا ہے۔ ماجو اُس کا تعاقب کرتا ہے۔
گارڈ آدمی کو سلام کرتا ہے۔ آدمی سو کا ایک نوٹ گارڈ کے ہاتھ میں دبا کر آگے جاتا ہے۔

گارڈ ماجو کے پاس سے گزرنے پر عجیب سی نظروں سے اُسے دیکھتا ہے۔ جبکہ ماجو کی نظریں اُس کی منہی میں دبے نوٹ پر ہے۔

// Cut //

پائل تھکی ہوئی مگر تیز رفتار قدموں سے اپنے کمرے میں آتی ہے کاکو اُس کے پیچھے ہے۔

پائل وارڈ روپ کھول کر اُس میں سے ایک سفری بیگ نکالتی ہے اور کاکو کو دے دیتی ہے۔

پائل: یہ لے کاکو..... اور جا کر

دیکھ کر آ کہ اسلم آ گیا

یا نہیں..... اور جیسے ہی

وہ آئے مجھے آ کر بتا

میں انتظار کر رہی ہوں۔

کاکو: جی اچھا پائل بی بی

پائل: خیر د کاکو.....

کاکو: جی.....

پائل: میں نے پہلے یہ کبھی تم سے

منظر: 43

وقت : رات
جگہ : ایلیوٹر
کردار : آدمی، ماجو

آدمی اور ماجو آگے پیچھے ایلیوٹر میں داخل ہونے کے بعد کھڑے ہوتے ہیں
آدمی ایلیوٹر کا ٹن دباتا ہے۔ ماجو اپنی بوتلیں لئے کھڑا ہے۔ آدمی پہلی بار اُسے گہری نظروں
سے دیکھتا ہے پھر سیٹی پر کوئی ٹیون بجانا شروع ہو جاتا ہے۔
پھر یک دم وہ ماجو

سے کہتا ہے۔ آدمی: تمہارا نام کیا ہے؟

ماجو: ماجو

آدمی: ماجو..... hmmm

وہ کہتے ہوئے ایک بار
پھر سیٹی بجانے لگتا ہے۔

// Cut //

کہا نہیں مگر کا کو تم اس
گھر میں میرے واحد دوست
تھے..... تمہارے علاوہ
اس گھر میں میں کبھی کسی
پر اعتبار نہیں کر سکتی تھی
اور کا کو دیکھنا ایک دفعہ
میری اور اسلم کی شادی
ہو جائے پھر میں تمہیں بھی لاہور بلا لوں گی۔
تم ہمارے ساتھ رہنا۔

جگہ سے مسکرا دیتا ہے۔ کا کو: اس کی ضرورت نہیں پائل
بی بی..... میں اس کو ٹھے
پر پیدا ہوا اور کو ٹھے پر ہی
مروں گا..... اس عمر میں
لوگ نیا گھر نہیں بناتے..... آپ
بس اپنا خیال رکھنا اور اسلم کے
ساتھ خوش رہنا..... میرے لئے یہی
کافی ہے۔

مزرکر کمرے سے نکل جاتا ہے۔
پائل کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آ جاتی ہے۔

// Cut //

ہوئی ہے جہاں آرا
تعارف کرواتی ہے

جہاں آرا: یہ ہے پائل جس کا آپ

پوچھ رہے تھے اور
پائل یہ افتخار صاحب
ہیں..... ابھی امریکہ جانے
والے ہیں پڑھنے کے لئے
..... بڑے باپ کے بیٹے
ہیں مگر غرور نام کو نہیں
..... تم سے ملنا چاہ رہے
تھے..... میں لے آئی۔

پائل اُس لڑکے کو ڈانس کے
دوران ہال میں بھی دیکھ چکی
ہے۔

پائل: اماں اس وقت میری
طبیعت بہت خراب ہے
میں سونا چاہتی ہوں
..... میں پھر کبھی افتخار
صاحب سے مل لوں گی۔
جہاں آرا: ارے کچھ دیر ہی تو بیٹھنا
چاہتے ہیں یہ تمہارے.....
افتخار: نہیں کوئی بات نہیں.....
اگر ان کی طبیعت ٹھیک
نہیں تو آپ انہیں آرام
کرنے دیں.....
سوری میں نے آپ

جہاں آرا کی بات کاٹ
کر

پائل چپ سنتی ہے۔

منظر: 44

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، جہاں آرا، افتخار

پائل ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی اپنے گجرے اتار رہی ہے اور اپنی جیولری بھی
پھر وہ کمرے میں ٹہلنے لگتی ہے۔
تبھی ایک دم دروازہ کھول کر جہاں آرا بیگم اندر آتی ہے اُس کے ساتھ 19 سال
کا ایک نوجوان بھی ہے۔
پائل ٹھٹھک کر رُک جاتی
ہے۔ جہاں آرا افتخار
سے کہہ رہی ہے۔

جہاں آرا: آئیں آئیں افتخار صاحب
اندر آئیں..... رُک کیوں
گئے ہیں..... آپ کا اپنا
ہی گھر ہے۔

افتخار دروازے سے اندر
کمرے میں آ جاتا ہے اس
کی نظریں مسلسل پائل پر
ہیں اور پائل بے حد ابھی

کو ڈسٹرب کیا۔

جانے لگتا ہے۔
جہاں آرا پائل پر ایک
تیز نظر ڈال کر افتخار
کے پیچھے لپکتی ہے۔

ہاں آئیں افتخار صاحب

دہیں ہال میں چلتے ہیں

..... آپ نے ابھی پارو

کو ناچتے نہیں دیکھا۔

..... اسے دیکھ کر آپ

پائل کو بھی بھول جائیں

گے۔

کہتی ہوئی کمرے سے نکل
جاتی ہے۔ پائل کے
لبوں پر ایک زہریلی
مسکراہٹ آتی ہے

اور وہ بڑبڑاتے ہوئے

کمرے کا

دروازہ بند کرتی ہے

پائل کو تو اب واقعی بھول

بائیں گے سب..... وہ

ن دو کوڑی کے لوگوں

کے سامنے ناچتی نہیں رہے

گی ساری عمر۔

// Cut //

منظر: 45

وقت : رات
جگہ : اپارٹمنٹ
کردار : ماجو، آدمی

اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلتا ہے اور آدمی اندر داخل ہوتا ہے ماجو اس کے پیچھے ہے وہ
اندر آتے ہی مرعوب نظروں سے اپارٹمنٹ اور وہاں موجود چیزوں پر نظریں دوڑاتا ہے۔
آدمی آگے چلتا ہوا ایک بیڈروم کا دروازہ کھولتا ہے
اور ماجو سے کہتا ہے
آدمی: ماجو تم بیٹھو..... میں
ماجو اندر داخل ہوتا ہے آدمی
ماجو کے پیچھے دروازہ بند کر دیتا ہے۔ ماجو اب بیڈروم میں اکیلا ہے اور اُسے یوں محسوس ہو
رہا ہے جیسے وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے۔
کمرے کے وسط میں کھڑا وہ بوتلیں ہاتھ میں لئے کمرزدہ انداز میں کمرے پر
نظریں دوڑا رہا ہے۔ وہ پتھر کے بت کی طرح ساکت ہے۔

// Cut //

آتے ہوئے آ گیا ہو

کہتے ہوئے کرے سے کا کو: جی پائل بی بی

نکل جاتا ہے۔ پائل

کرے میں لگے وال کلاک کو دیکھتی ہے جس پر ڈیڑھ بج رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 46

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : کا کو، پائل

پائل بیڈ پر بیٹھی ہے جب یک دم کا کو اندر آتا ہے وہ بے تابی سے اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل : آ گیا؟

کا کو: نہیں پائل بی بی ابھی

بھی نہیں..... میں وہاں

سڑک پر کھڑا ہو کر انتظار

کر کے آیا ہوں۔

پائل : سڑک کے دوسرے

موز پر دیکھتے۔

کا کو: ادھر بھی دیکھ کر آیا

ہوں..... اسلم نہیں

ہے وہاں۔

پائل : پھر جاؤ دیکھو ہو

سکتا ہے تمہارے واپس

منظر: 47

وقت : رات
جگہ : اپارٹمنٹ
کردار : ماجو، آدی

آدی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور گلاس ہیں۔ ماجو چونک کر گردن موڑ کر دیکھتا ہے۔
آدی کہتا ہوا صوفے کی طرف بڑھتا ہے اور آدی: تم ابھی تک کھڑے ہو..... بیٹھو.....
خود بیٹھ جاتا ہے۔ وہ شراب کی بوتل اور گلاس بھی میز پر رکھ دیتا ہے ماجو صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھتا ہے اور بوتلیں میز پر رکھ دیتا ہے۔ آدی سگریٹ کا پیک اور لائٹر جیب سے نکالتے ہوئے بوتلوں والے اُس شینڈ کو دیکھتا ہے۔ اُس کے لبوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ آتی ہے۔
ماجو کو خود شیشے کی ٹاپ والی اُس میز پر وہ بوتلیں اتنی مری لگتی ہیں کہ وہ انہیں اٹھانے لگتا ہے۔ آدی سگریٹ پیک سے نکالتے ہوئے اُسے نوکتا ہے۔
آدی: کیسے رہنے دو.....
ماجو رُک جاتا ہے۔

آدی سگریٹ سلگا کر ایک کش لیتا ہے اور بوتلوں کی طرف لائٹر سے اشارہ کرتے ہوئے پوچھتا ہے
اور لائٹر کو ٹیبل پر رکھتے ہوئے شراب کی بوتل کھولنے لگتا ہے۔ آدی ایک گلاس میں تھوڑی سی شراب انڈیلتا ہے اور سگریٹ ہونٹوں سے انگلیوں میں منتقل کرتے ہوئے شراب کا ایک سپ لیتا ہے۔

آدی: کتنے پیسے کما لیتے ہو سارا دن ماش سے؟

ماجو: سو..... ڈیڑھ سو.....

آدی: اور اس دوسرے کام سے؟
ماجو کا چہرہ سرخ ہوتا ہے اس سے پہلے پیو گے؟
کہ وہ جواب دے آدی ساتھ ہی اس سے دوسرا سوال کرتا ہے اور پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر اپنا گلاس رکھتے ہوئے دوسرے گلاس میں بھی کچھ شراب انڈیلتا ہے اور ماجو کی طرف بڑھاتا ہے۔
ماجو جھجھکے ہوئے گلاس پکڑتا ہے اور اُس میں نظر آنے والے جھاگ کو دیکھتا ہے آدی اپنا گلاس اٹھا کر دوبارہ شراب کا سپ لیتا ہے۔

// Cut //

منظر: 48

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، کا کو

پائل کمرے میں بے تابی سے ٹہل رہی ہے جب کا کو اندر داخل ہوتا ہے۔ پائل اُسے دیکھتے ہی کہتی ہے۔

کہتے ہوئے الماری کی طرف پائل : ٹھہر جاؤ..... مجھے چادر جانی ہے۔

کا کو : پر پائل بی بی..... اسلم

تو ابھی بھی نہیں آیا۔
پائل : کیا کہہ رہا ہے تو

..... دو بج گئے ہیں

اتنی دیر وہ کیوں

کرے گا؟

کا کو : مجھے نہیں پتہ مگر سڑک

پر کوئی نہیں ہے۔

پائل : اس کا دیسا خراب ہو

گیا ہو گا یا پھر اُس
کا ناز پنچر ہو گیا ہو
گا..... پہلے بھی ہمیشہ
یہی ہوتا تھا جب بھی
وہ مجھ سے ملنے لیٹ آتا
تھا..... کتنی بار اُس
سے کہا تھا اس دیسا سے
جان چھڑاؤ..... مگر.....
تم جاؤ جا کر دیکھو اُسے۔

کا کو : جی پائل بی بی

کہتے ہوئے باہر جاتا ہے
پائل سردنوں ہاتھوں
سے پکڑے ہوئے بستر پر
بیٹھتی ہے۔

// Cut //

ہوئے اُس کا چہرہ دیکھتا
ہے۔ آدی اپنے گلاس
میں موجود شراب کے آخری
دو گھونٹ بھرتا ہے۔ اور
پھر ماجو پر ایک نظر
ڈالتے ہوئے کہتا ہے۔

آدی: تم پہلے نہالو..... میں اپنا
ایک سوٹ نکال دیتا
ہوں تمہارے لئے.....
تمہیں پورا تو نہیں آئے گا
..... مگر چلے گا۔

وہ کہتا ہوا اٹھتا ہے
اور ڈریسنگ روم
کی وارڈ روب کھول
دیتا ہے۔

ماجو کی نظر اب بھی نیبل پر پڑے چمکتے لائٹر پر ہے۔

// Cut //

منظر: 49

وقت : رات
جگہ : اپارٹمنٹ
کردار : ماجو، آدی

آدی اور ماجو صوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ماجو شراب کا پہلا سپ لیتا ہے اور اُس کا
حلق جلنے لگتا ہے وہ بے اختیار گلاس نیبل پر رکھ دیتا ہے۔ آدی غور سے اُسے دیکھتے ہوئے
مسکراتا ہے اور پوچھتا

ہے۔ آدی: سگریٹ؟

ماجو ہاں میں سر ہلاتا ہے۔

آدی پیکٹ کھول کر ایک سگریٹ اُس کی طرف بڑھاتا ہے۔ ماجو سگریٹ ہونٹوں میں دباتا
ہے۔ آدی لائٹر جلا کر سگریٹ سلگاتا ہے۔ ماجو کی نظریں ستائشی انداز میں لائٹر پر ہیں۔ آدی
لائٹر نیبل پر رکھتے ہوئے اپنا گلاس

دوبارہ اٹھاتا ہے اور کہتا ہے۔

آدی: میں اس اپارٹمنٹ میں

رہتا نہیں..... صرف

اس کام کے لئے کبھی

کبھار آتا ہوں۔

ماجو سگریٹ کے کش لگاتے

منظر: 51

وقت : دن
جگہ : ایک چھوٹا سا گھر
کردار : پائل، اسلم

اسلم اور پائل ایک چھوٹے سے گھر میں چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہیں پائل روٹی کے لقمے اسلم کے منہ میں ڈال رہی ہے اور اسلم محبت بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 50

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل

پائل اپنے بیڈ پر نیم دراز ایک میگزین لئے بیٹھی ہے اور میگزین کے صفحات الٹ پلٹ رہی ہے مگر اُس کا ذہن کہیں اور ہے۔
وہ اسلم کے بارے میں سوچ رہی ہے۔ اسلم کے ساتھ اپنے مستقبل کے بارے میں۔

میگزین کے صفحات پلٹتے پلٹتے وہ تصور میں کھو جاتی ہے۔ بہت سے منظر Flashes کی صورت میں اُس کے سامنے آتے ہیں۔

// Intercut //

منظر: 53

وقت : دن
جگہ : گھر
کردار : پائل

پائل صحن میں جھاڑو دے رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 52

وقت : دن
جگہ : گھر
کردار : پائل

پائل صحن میں اسلم کے کپڑے دھونے کے بعد صحن کی تار پر پھیلا رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 55

وقت : دن
جگہ : کمرہ
کردار : پائل، بچہ، اسلم

پائل پانچ چھ سال کے ایک بچے کے بالوں میں کنگھی کر رہی ہے۔ بچہ یونیفارم پہنے ہوئے ہے۔ اسلم اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے آتا ہے اور بچے کی انگلی پکڑ کر باہر لے جاتا ہے۔
پائل پیچھے اُس کا بیک لے جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 54

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : پائل، اسلم

اسلم ویسپا پر بیٹھا ہے پائل اُس کے پیچھے بیٹھی ہے۔ وہ ویسپا چلا رہا ہے۔ دونوں ہستے ہوئے باتیں کر رہے ہیں پائل کی لٹیں تیز ہوا سے اُڑ رہی ہیں۔

// Cut //

منظر: 50

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل

.....

پائل میگزین پر سر رکھے آنکھیں بند کئے یک دم ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتی ہے پھر اپنی آنکھوں کو مسلتی ہے اور آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ پھر یک دم اٹھ کر بیٹھ کر وال کلاک کو دیکھتی ہے۔ وال کلاک تین بج رہا ہے۔ وہ بے اختیار اپنے سینے پر ہاتھ رکھتی ہے اور اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

پائل: تین بج گئے اور کا کو نے مجھے

اٹھایا نہیں..... ارے تین

بجے تو ٹرین نے لاہور

کے لئے روانہ ہو جانا

وہ جوتا پہنتے ہوئے بڑبڑاتی تھا۔

ہے اور پھر تیزی سے کمرے سے نکل جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 56

وقت : دن
جگہ : صحن
کردار : اسلم، ایک نوجوان، پائل

.....

پائل اور اسلم صحن میں کھڑے ہیں وہ اب ادھیڑ عمر ہیں۔ اُن کے سامنے سفید اور آل پہنے اُن کا بیٹا کھڑا ہے اور پائل اُسے گلے سے لگانے کے بعد اُس کا ماتھا چومتی ہے۔

// Cut //

ٹوٹ جاتا ہے وہ ہاتھ میں پکڑی بوتل کو دیکھتا ہے۔ پھر ہاتھ روم میں چاروں طرف نظریں دوڑاتا ہے اور پھر اُس کے چہرے پر مسرت اور خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے۔ وہ بوتل کو بیسن کے پاس رکھتے ہوئے بڑے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ پھر بوتلوں کے ڈھیر کو دیکھتا ہے پھر شاور کو اور پھر سوچتا

ہے۔ (خیال!) یہ صاحب بہت اچھا آدمی

ہے..... میں اس سے کہوں

گا کہ وہ مجھے اس گھر کی

دیکھ بھال اور چوکیداری

کے لئے رکھ لے.....

اسے اس گھر اور یہاں

کی چیزوں کی حفاظت

کے لئے کسی نہ کسی آدمی

کی تو ضرورت ہوگی

میں اس سے کہوں گا

وہ مجھے رکھ لے.....

پھر میں..... میں اس

غسل خانے میں روز نہا

سکوں گا جتنی دیر دل

چاہے..... جتنا مرضی

پانی لگا کے۔

وہ سوچتے ہوئے اپنی

قمیض اتارنے کے لئے اٹھانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر: 57

وقت : رات
جگہ : ہاتھ روم
کردار : ماجو، آدمی

ایک شاندار ہاتھ روم کا دروازہ کھلتا ہے اور ماجو اور آدمی اندر داخل ہوتے ہیں۔ ماجو کو ہاتھ روم میں نظر ڈالتے ہی جیسے سکتہ ہو جاتا ہے۔ وہ ویسا ہی ہاتھ روم ہے جیسا وہ اکثر اپنے تصور میں حمام میں نہاتے ہوئے دیکھتا ہے۔

آدمی ہاتھ روم میں کپڑے لٹکاتے ہوئے اس کو مختلف taps پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُن کا فنکشن بتاتا

ہے۔ آدمی : یہاں سے ٹھنڈا پانی

آئے گا..... یہاں سے

گرم.....

پھر وہ وہاں پڑی جھوٹی

بڑی بوتلوں کے ایک ڈھیر سے ایک بوتل الگ کر کے اُس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے

کہتا ہے۔ یہ شیمپو ہے..... اگر صابن

لگانا چاہو تو وہ سامنے

پڑا ہے۔

آدمی کہتا ہوا ہاتھ روم کا دروازہ بند کر کے باہر نکل جاتا ہے۔ ماجو کا سکتہ جیسے

منظر: 59

وقت : رات
جگہ : باتھ روم
کردار : ماجو

ماجو شور کے نیچے کھڑا ہے۔ اور پانی سے جیسے محفوظ ہوتے ہوئے آنکھیں بند کیے وہاں پر کھڑا ہے۔
آنکھیں بند کرتے ہی اُس کے تصور میں حمام کا غسل خانہ آ جاتا ہے۔ وہ جیسے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتا ہے اور پھر اپنے آپ کو اس غسل خانے میں پا کر مسکراتا ہے۔ پھر گرتے پانی سے اپنے کندھوں اور بازوؤں کو ملنا شروع ہو جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 58

وقت : رات
جگہ : پائل کا گھر
کردار : پائل، مغنیہ

پائل تیزی سے نیزھیاں اُترتی ہوئی نیچے آتی ہے اور کا کو کو آواز دیتی ہے۔
پائل : کا کو..... کا کو
پھر وہ ہال کمرے کے سامنے سے تیزی سے گزرتی ہے ہال کمرے کے اندر سے ابھی بھی طبلے اور گھنگھروں کی آواز آرہی ہے۔ اندر سے ساتھ گانے کی بھی آواز آرہی ہے۔

مغنیہ : ہم بھول گئے ہر بات
مگر تیرا پیار نہیں بھولے
کیا کیا ہوا دل کے ساتھ
مگر تیرا پیار نہیں بھولے

پائل بھاگتے ہوئے بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔

// Cut //

منظر: 60

وقت : رات
جگہ : برآمدہ
کردار : کاکو، پائل، چاندنی، عاشق

پائل دروازہ کھول کر برآمدے میں نکلتی ہے اور تبھی وہ بیرونی گیٹ کی طرف سے کاکو کو آتے دیکھتی ہے کاکو پاس آتا ہے تو وہ اُس سے کہتی ہے۔
پائل : بیک دے آئے اُسے
..... اور مجھے بتانا
بھول گئے چلو اب
جلدی کرو آج
کی ٹرین تو نکل گئی
اب کسی اور ٹرین کا
انتظار کرنا پڑے گا۔
کاکو : پائل بی بی اسلم ابھی
بھی نہیں آیا میں
ہر دس منٹ کے بعد
باہر چکر لگا رہا ہوں

مگر وہ کہیں نہیں ہے۔
پائل : تمہارا دماغ تو ٹھیک
ہے کاکو؟

کاکو : آپ میرے ساتھ آئیں
اور خود دیکھ لیں سڑک
پر کوئی نہیں۔

پائل : پر تین بج رہے ہیں اور
ہمیں تین بجے کی ٹرین
سے لاہور جانا تھا۔

کاکو : جھجک کر
بی بی کیا آپ کو یقین
ہے کہ

پائل : بات کاٹ کر
اب یہ مت پوچھنا مجھ سے

کہ اسلم واقعی مجھ سے محبت

کرتا ہے یا نہیں اور

مجھے واقعی اس گھر سے لینے آئے گا

یا نہیں؟

کاکو : نہیں پائل بی بی میں تو صرف

یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ کو

واقعی یقین ہے کہ انہیں آج

رات کو ہی آنا تھا؟

دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہتے ہیں پھر پائل کی آنکھوں میں آنسو آنے

لگتے ہیں اور

وہ کہتی ہے۔ پائل : وہ آج رات نہیں آئے گا تو

اُس کے گالوں پر پھر کبھی نہیں آئے گا کاکو

آنسو بہہ رہے ہیں

..... اُس کو آ جانا چاہیے.....

پائل نے دل دیا ہے اُسے.....

کیا اُسے اس کا احساس ہی نہیں

ہے۔

اُس کے آنسوؤں کا کو: میں ایک بار پھر دیکھتا ہوں۔

سے گھبرا کر پلٹتا ہے اور تبھی کھلے گیٹ سے چاندنی ایک مرد کے ساتھ ایک گاڑی میں آتی نظر آتی ہے۔ پائل یک دم پلٹ کر بھاگتے ہوئے اندر چلی جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 61

دقت : رات
جگہ : بیڈ روم
کردار : ماجو، آدی

آدی بیڈ روم کے صوفے پر بیٹھا اُسی طرح شراب اور سگریٹ پی رہا ہے جب ماجو اپنے سائز سے بڑے شلوار قمیض میں باہر نکلتا ہے۔ اُس نے شلوار کی لمبائی کو کم کرنے کے لئے اُسے نیفے میں اڑسا ہوا ہے۔

اور قمیض کی آستینوں کو بھی فولڈ کیا ہوا ہے۔
آدی اُسے دیکھ کر مسکراتا ہے پھر انگلش میں

کہتا ہے۔ آدی: Much better

ماجو آکر آدی کے

پاس بیٹھ جاتا ہے اور
کہتا ہے۔ آدی ایک بار
پھر ایک سگریٹ ماجو کی
طرف بڑھاتا ہے اور
پھر لائٹر اٹھانے لگتا ہے
جب ماجو کے جیلے پر

ماجو: میں نے آپ کے بیٹے
کو دیکھا ہے

وہ جیسے کرنٹ کھا کر دیکھتا ہے۔

آدی: کیا مطلب؟

اس گاڑی میں ایک
لڑکے کو کئی بار میں
نے دیکھا ہے۔

آدی: اوہ..... اچھا..... ہاں

وہ میرا بیٹا ہی ہو
گا..... تمہاری عمر کا ہی
ہے..... اکلوتا بیٹا ہے میرا.....
اگلے ہفتے وہ پڑھنے کے
لئے امریکہ چلا جائے گا۔

ماجو: کیوں؟

آدی: ہمارے خاندان میں سب
پڑھنے کے لئے باہر جاتے ہیں۔

..... آج اپنے دوستوں کے

ساتھ اس وقت ایک

پارٹی میں گیا ہوا ہے وہ۔

..... میں بہت miss کروں

گا اُسے جب وہ باہر چلا جائے

گا.....

تم اس کام کے لئے کتنے پیسے

لیتے ہو؟

لائسنس سے ماجو کے ہونٹوں
میں دبا سگریٹ سلگانے
لگتا ہے اور کچھ مطمئن ہو
کر اُسے بتاتا ہے۔

ہلکی سی مسکراہٹ
کے ساتھ

ایک دم بات بدلتے
ہوئے سگریٹ الیش
ٹربے میں ملتے ہوئے
آدی پوچھتا ہے۔

ماجو کچھ کہنے کے لئے
منہ کھولتا ہے پھر ایک
دم منہ بند کر لیتا ہے۔

آدی: ایک ہزار ٹھیک رہے
گا؟

ماجو: روپے؟

آدی: اور کیا پیسے؟.....

بے یقینی سے بے اختیار
ہنس کر والٹ سے
ایک نوٹ نکال
کر اُس کی طرف
بڑھاتے ہوئے
ماجو کا بچہ ہاتھوں
سے نوٹ پکڑ لیتا ہے۔

آدی اُس کی کیفیت

سے جیسے محفوظ ہو رہا

ہے۔ ماجو بے یقینی

سے ہزار کے نوٹ

کو دیکھتے ہوئے فال

والے کی بات یاد

کرتا ہے۔

کھڑا ہوتے ہوئے بیڈ کی

طرف اشارہ کرتے ہوئے

کیمرہ بیڈ کو فوکس

کرتا ہے۔

فال والا: تیرے دن پھرنے والے

ہیں ماجو.....

آدی: آؤ وہاں چلیں

پائل پر ڈال کر سیڑھیاں
چڑھتی جاتی ہے۔
پائل دونوں ہاتھوں
سے چہرہ چھپائے بیٹھی
ہے۔

لے جائیں مجھ کو مال غنیمت
کے ساتھ عدو
تم نے تو ڈال
دی ہے پر
تم کو اس سے کیا

تم نے تو تھک کے دشت
میں خیمے لگا لئے
تنہا کئے کسی کا سفر
تم کو اس سے کیا

// Cut //

منظر: 62

وقت : رات
جگہ : پائل کا گھر
کردار : پائل، چاندنی، مغنیہ

پائل لاؤنج میں صوفہ پر جا کر
بیٹھ جاتی ہے، ہال کمرے
سے مغنیہ کے گانے کی
آواز آرہی ہے۔

مغنیہ: ٹوٹی ہے میری نیند مگر

تم کو اس سے کیا

بچتے رہے ہواؤں سے در

تم کو اس سے کیا

پائل کی آنکھوں سے آنسو

اور تیز رفتاری سے

بننے لگتے ہیں اور وہ

اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں

سے چھپا لیتی ہے۔

اوروں کا ہاتھ تھامو

انہیں راستہ دکھاؤ

میں بھول جاؤں

اپنا ہی گھر

تم کو اس سے کیا

چاندنی تب اندر آتی

ہے اور سرسری سی نظر

فریب اور جھوٹ.....

مجھے نفرت ہے ان پارٹیز

سے۔

ماجو: اگر آپ کو اتنی نفرت ہے

تو آپ وہاں جاتے کیوں

ہیں؟

آدی: کیونکہ میری بیوی کو

جاننا پسند ہے وہاں.....

ابھی بھی اسے وہیں

چھوڑ آیا ہوں۔

کیوں؟

ماجو: کیونکہ وہ ابھی اور رہنا چاہتی

تھی وہاں۔

ماجو: وہ واپس کیسے آئے گی؟

آدی: ڈرائیور کو واپس بھیج

دیا تھا میں نے۔

ماجو: وہ جب گھر آئے گی اور

آپ گھر پر نہیں ہوں گے

تو وہ آپ کو تلاش نہیں

کرے گی؟

آدی: نہیں..... بڑے گھروں میں

کوئی کسی کو تلاش نہیں کرتا

..... وہ آئے گی..... کلیننگ

ملک سے اپنا چہرہ صاف

بے اختیار قہقہہ لگا کر

منظر: 63

وقت : رات

جگہ : بیڈروم

کردار : ماجو، آدی

ماجو اور آدی ڈبل بیڈ پر ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر چت لیٹے ہیں۔ آدی سائڈ ٹیبل سے پھر سگریٹ پیک سے سگریٹ نکالتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھتا ہے اور لائٹر سے سگریٹ سلگاتے

ہوئے کہتا ہے۔ آدی: میں خود بھی کچھ دیر پہلے

ایک پارٹی سے آیا ہوں۔

ماجو: کس پارٹی سے؟

آدی ایک اور سگریٹ سلگاتے

ہوئے اُسے ماجو کی طرف

بڑھاتا ہے۔ ماجو بھی

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے سگریٹ

پکڑ لیتا ہے۔

آدی: تھی ایک پارٹی سندھ

کلب میں..... وہی

ناچ گانا، نمائش قہقہے

ہو گیا اسے غور سے دیکھا نہیں۔
ماجو: اس کو پتہ ہے کہ آپ یہاں
اس گھر میں.....

آدمی: نہیں..... اُس کو نہیں پتہ
..... یا کم از کم وہ یہ ظاہر
کرتی ہے کہ اُسے نہیں پتہ
جیسے میں اسے کسی دوسرے
مرد کے ساتھ کہیں دیکھ
کر یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں
کچھ نہیں جانتا.....

بات کرتے ہوئے رُک
جاتا ہے۔ آدمی غور
سے اُس کا چہرہ دیکھ
کر ایک کش لگاتا
ہے۔

ہلکی سی ہنسی کے ساتھ
تبھی بیڈ سائیڈ ٹیبل
پر بڑا موبائل بجنے
لگتا ہے۔

آدمی چونک کر موبائل اٹھاتا ہے۔

// Cut //

بات کرتے کرتے عجیب سے انداز
میں رُک کر ماجو کو دیکھتے
ہوئے مساج کا ترجمہ
کرتا ہے۔ ماجو نہ سمجھنے والے
انداز میں مسکراتا ہے۔ آدمی
بات جاری رکھتا ہے۔

ماجو: کیوں؟..... آپ کو اچھی
نہیں لگتی وہ؟
آدمی: نہیں۔

دو ٹوک انداز
میں

ماجو: پھر آپ نے اُس سے
شادی کیوں کی؟
آدمی: شادی ایک چیز ہوتی ہے۔
..... پسند ایک اور چیز
ہوتی ہے..... کر لیتے ہیں
ہم لوگ اس طرح کی خاندانی
عورتوں سے شادیاں.....

عجیب سی
مسکراہٹ کے
ساتھ کش لیتے
ہوئے

آدمی: وہ سارا دن شاپنگ
کرتی ہے..... رات کو پارٹیز
اٹینڈ کرتی ہے۔

ماجو: خوبصورت ہے؟
آدمی: پتہ نہیں..... لوگ کہتے ہیں
ہے..... میں نے بہت عرصہ

دیکھنا یہ ہے کہ کل تجھ سے ملاقات کے بعد
 رجب اُمید کھلے گا کہ بکھر جائے گا
 وقت پرواز کرے گا کہ ٹھہر جائے گا
 جیت ہوگی یا کھیل بگڑ جائے گا
 خواب کا شہر رہے گا کہ اُڑ جائے گا

آج کی شب تو کسی طور گزر جائے گی

// Cut //

منظر: 64

وقت : رات
 جگہ : پائل کا کمرہ
 کردار : پائل، چاندنی

کمرے کا دروازہ آہ آہ سے کھلتا ہے اور پائل تقریباً دوڑتی ہوئی آتی ہے اور ادھر ادھر دیکھے بغیر اوندھے منہ بڈ پر لیٹ کر رونے لگتی ہے بلند آواز میں ہچکیوں سے وہ روتی جاتی ہے، دیر کے لئے اور تبھی اُسے احساس ہوتا ہے کہ کمرے میں کسی اور کی بھی ہچکیوں کی آواز ہے وہ یک دم خاموش ہو کر سیدھی ہوتی ہوئی اٹھتی ہے اور ساکت ہو جاتی ہے۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی چاندنی بھی زار و قطار رو رہی ہے۔ وہ دونوں آئینے میں اپنے آنسوؤں سے بھیکے چہروں کا عکس دیکھتی ہیں۔ پھر یک دم چاندنی اپنی جگہ سے اٹھتی ہے اور پائل کے پاس بیٹھ کر اُس کے کندھے پر سر رکھ کر بلند آواز میں رونے لگتی ہے۔ پائل بھی بے اختیار اُس کے گرد اپنے بازو حائل کرتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتی ہے۔ بیک گراؤنڈ میں مغنیہ کے گانے کی آواز آرہی ہے۔

مغنیہ: آج کی شب تو بہت کچھ ہے مگر کل کیلئے
 ایک اندیشہ بے نام ہے اور کچھ بھی نہیں

.....don't worry

.....آفسر کو اپنا

تعارف کر دیا ہے تم نے؟

Alright

Just calm down

میں پہنچتا ہوں۔

ماجو: کیا ہوا؟

آدی: تم اپنی چیزیں لو، ہمیں

ابھی یہاں سے نکلنا ہے۔

میرے بیٹے کی گاڑی

کے نیچے آ کر کوئی مر گیا۔

ماجو: میں کپڑے بدل

آدی: ضرورت نہیں تم رکھو یہ

کپڑے بس اندر سے

اپنے کپڑے اٹھا لو۔

// Cut //

وہ موبائل بند کرتا ہے۔

ماجو اُس سے پوچھتا ہے

آدی اب کار کی چابیاں

اُٹھاتے ہوئے اپنی شرٹ

کے بٹن بند کر رہا ہے۔

ماجو اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔

آدی تیزی سے بات

کاشا ہے۔

ماجو ہاتھ روم کی طرف جاتا ہے۔

منظر: 65

وقت : رات

جگہ : بیڈ روم

کردار : ماجو، آدی

ماجو بیڈ پر بیٹھا سگریٹ پی رہا ہے۔ آدی موبائل کان سے لگائے کہتا ہے۔

.....Hello ! آدی:

What ?

وہ ہیلو کہتے ہوئے دوسری طرف

سے بات سنتا اور پھر اضطراب

کے عالم میں اُٹھ کر کھڑا ہو جاتا

ہے۔ ماجو کش لیتے لیتے ٹھسٹھس

ہے۔

کیسے ہوا یہ سب کچھ؟

.....تمہاری گاڑی تو میرے

پاس ہے پھر تمہارے

پاس کون سی گاڑی

.....تھی؟

.....My God

.....میں آ رہا ہوں

تھی اُس طرح یہاں کی
کوئی دوسری لڑکی نہیں
پھر سکتی تھی مجھے بعض
دفعہ لگتا تھا مرد تمہارے
سامنے گھبرا جاتے ہیں
..... تمہارے سامنے گھٹنوں کے
بل بیٹھے نظر آتے ہیں۔

چاندنی:

اُسی انداز میں

ہائی سوسائٹی! ہم
کچھ بھی کر لیں پائل اپنے
اوپر سے طوائف کا لیل
ہم نہیں اتار سکتیں کوئی
نہ کوئی چیز یہ چغلی کھاتی
ہے کہ ہم اس بازار سے ہیں
..... کہ ہم وہ عورتیں نہیں ہیں
جو پہلے صاحب حیثیت مردوں
کی بیٹیاں ہوتی ہیں پھر
پھر بہنیں اور پھر صاحب
حیثیت مردوں کی بیویاں
ہوتی ہیں ہمیں دیکھتے ہی
سب کو پتہ چل جاتا ہے کہ ہم
ہم بس سیدھی طوائفیں ہی
پیدا ہوئی تھیں۔

پائل اُلٹے لپٹے اُس کا کندھا
تھپکتی ہے مگر چاندنی عجیب
سے اشتعال میں اُٹھ کر

منظر: 66

وقت : رات
جگہ : پائل کا کمرہ
کردار : پائل، چاندنی

پائل اور چاندنی بیڈ پر برابر میں چت لیتی ہیں۔

پائل: مجھے لگتا تھا تم مجھ سے نفرت کرتی
تھی۔

چاندنی: نہیں میں تم پر رشک کرتی

تھی ہم سب کو لگتا تھا تمہیں

واقعی سچی محبت مل گئی

ہے اور تم یہاں سے نکل کر

وہ سب کچھ پالو گی جس کے

ہم سب خواب دیکھتے ہیں۔

پائل: اور میں تم پر رشک کرتی

تھی تم میں اعتماد تھا تم

جس طرح مردوں کے ساتھ

ہائی سوسائٹی میں پھرتی

اُسی انداز میں

پارٹی میں بہت بڑا انڈسٹریلٹ
ہے مجھے کہنے لگی میں اظہر
سے کہوں گی وہ کسی ماشیے کے
ساتھ سو جائے مگر کسی طوائف
کے ساتھ نہیں پتہ نہیں کون
کون سی بیماریاں پھیلاتی ہیں
یہ عورتیں میرا دل چاہا
میں سینڈل اتار کر اُس عورت
کے منہ پر دے ماروں خود
پورے شہر میں کہانیاں مشہور
ہیں اس کی اور مجھے کہہ رہی
ہے کہ ہم بیماریاں پھیلاتے ہیں۔

پائل: دینا پتہ اُس کے شوہر کا.....

میں ماجو سے کہوں گی وہ
سوئے اُس کے شوہر کے
ساتھ تاکہ شوق تو پورا
ہو اُس کی بیوی کا۔

چاندنی: تمہیں پتہ ہے اُس کا شوہر

پہلے ہی ماشیوں کے ساتھ
سوتا پھر رہا ہے۔

ہنس پڑتی ہے۔ پھر دونوں کو جیسے ہنسنے کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ
دیکھ کر پیٹ پکڑ کر ہنستی ہیں۔

چاندنی: کیا ہے جو یہ بڑے خاندانوں

کی بیٹیاں اور بڑے آدمیوں
کی بیویاں نہیں کرتیں.....

اگر ہم جسم دکھاتی ہیں تو یہ
ہم سے بھی کم کپڑے پہن کر

غیر مردوں میں پھر رہی

ہوتی ہیں ہم شراب پیتی

ہیں یہ بھی پیتی ہیں ہم

نخس باتیں کرتی ہیں یہ بھی

کرتی ہیں ہم مردوں کے

ساتھ چکر چلاتی ہیں یہ بھی

غیر مردوں کے ساتھ افیئر چلاتی

ہیں ہم مردوں سے تحفے

لیتی ہیں یہ بھی لیتی ہیں.....

پھر فرق کیا ہے دونوں میں؟

ضرورت اور شوق کا..... ہم

سب کچھ ضرورتاً کرتی ہیں.....

وہ سب کچھ شوقیہ..... جسم

فروش ہمارا پیٹ بھرتی ہے

اور اُن کا دل بھلاتی ہے۔

اُٹھ کر بیٹھتے ہوئے

پائل:

چاندنی ایک دم ڈھیلی

پڑ جاتی ہے۔

چاندنی: ہاں ضرورت اور شوق کا

ہی فرق ہے۔

پائل: آج کچھ ہوا کیا؟

چاندنی: ہاں اظہر درانی کی بیوی تھی

منظر: 68

وقت : رات
جگہ : لاؤنج
کردار : پائل، کاکو

پائل مطمئن انداز میں کچھ گنگناتے ہوئے سیزہیاں اتر رہی ہے اُس کے پیروں
میں ایک بار پھر تھنگر و بندھے ہوئے ہیں۔
تبھی کاکو اندر آ کر اُس کے قریب اُس سے
کہتا ہے۔ کاکو: میں ابھی پھر باہر دیکھ
کر.....

پائل اُس کی بات کاٹ
دیتی ہے۔ پائل: اب اس کی ضرورت
نہیں ہے۔ میرا بیگ
لا کر میرے کمرے
میں رکھ دے..... مجھے
اب کہیں نہیں جانا

کاکو حیرانگی سے اُسے دیکھتا
رہتا ہے۔ وہ بڑے ناز اور انداز سے چلتی ہوئی ہال کمرے کی طرف جا رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 67

وقت : رات
جگہ : * باتھ روم
کردار : ماجو

ماجو باتھ روم میں اپنے کپڑے لپیٹے اپنی بغل میں دبائے بڑی حسرت سے باتھ
روم کو دیکھ رہا ہے تبھی باہر سے آدی کی آواز آتی ہے۔
آدی: جلدی آؤ..... مجھے دیر
ہو رہی ہے۔
ماجو ہڑبڑا کر ایک آخری نظر باتھ روم پر ڈالتے ہوئے ٹشو کے ڈبے سے چند ٹشو تیزی سے
لے کر اپنی جیب میں اڑستا ہے اور باتھ روم سے نکل جاتا ہے۔

// Cut //

منظر: 70

وقت : دن
جگہ : لاؤنج
کردار : کاکو، جہاں آرا

کاکو لاؤنج کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ وہ بے حد شاکد اور ڈسٹربڈ نظر آ رہا ہے۔

جہاں آرا ہال کمرے سے نکلتے ہوئے جماعتی لیتی ہے پھر انگڑائی لیتی ہے کاکو کو دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔

جہاں آرا: میں سونے جا رہی ہوں
کاکو..... تو دروازے دیکھ
لے..... آج ساری رات
تو تجھے آوازیں دیتے ہوئے
ہی گزری..... پتہ نہیں
گھڑی گھڑی کہاں غائب
ہو جاتا تھا تو.....
کیا ہوا؟ تیرا رنگ کیوں
اُڑا ہوا ہے؟

منظر: 69

وقت : رات
جگہ : سڑک
کردار : ماجو، آدمی

ماجو آدمی کی گاڑی سے باہر نکلتا ہے اور آدمی زن سے گاڑی اُڑا کر لے جاتا ہے۔ ماجو تیل کی بوتلیں اور اپنے کپڑے حسرت سے دور جاتی گاڑی کی ٹیل لائنس کو دیکھتا ہے۔

گاڑی مونڈ مڑ کر غائب ہوتی ہے اور ماجو اپنے ارد گرد دیکھتا ہے۔ فٹ پاتھ پر کہیں کہیں اکا دکا لوگ سو رہے ہیں وہ ایک نظر اپنے صاف ستھرے لباس کو دیکھتا ہے پھر تیل کی بوتلوں کو پھر اپنے پہلے والے کپڑوں کی گھڑی کو پھر وہیں فٹ پاتھ پر بیٹھ جاتا ہے۔

// Cut //

کا کو: ایکسڈنٹ

جہاں آرا: کیا؟ کیا بک رہا ہے

کا کو: مزار کے قریب والی سڑک

پر ایک سکوڑ والے کو

ایک گاڑی والے نے ٹکر

مار دی۔

جہاں آرا: آئے ہائے تو اس سے ہمیں

کیا..... روز کئی ایکسڈنٹ

ہوتے ہیں کراچی میں۔

.....

کا کو: وہ جو افتخار صاحب رات

کو آئے تھے وہ اُن کی

گاڑی تھی۔

جہاں آرا: میرے اللہ..... وہ جو انیس

بیس سال کا لڑکا تھا جو

بار بار مجھ سے پائل کا پوچھ

رہا تھا؟

کا کو: ہاں

جہاں آرا: وہ ٹھیک تو ہے؟

کا کو: ہاں وہ ٹھیک ہے بس گاڑی

سکوڑ سے ٹکرانے کے

بعد سمجھے سے ٹکرائی اور ابھی

بھی وہیں کھڑی ہے مگر افتخار

کو پولیس لے گئی وہ ٹھیک

جیسے اُس کی نیند غائب

ہوتی ہے

بے اختیار سینے پر ہاتھ

رکھ کر

بے تاب سے

تھا۔

جہاں آرا: پولیس کی کوئی بات نہیں

اس کا باپ بڑا آدمی

ہے چھڑ والے گا اُسے۔

کا کو: مگر سکوڑ والا مر گیا۔

جہاں آرا: بے چارہ چلو اللہ اُس

کی مغفرت کرے۔

کا کو: وہ..... وہ اسلم تھا۔

جہاں آرا: اسلم؟..... وہ کیا کر رہا

تھارات کے اس وقت یہاں؟

کا کو: پتہ نہیں مگر وہ اسی کا دلپا

تھا..... وہ سڑک پر اسی وقت

مر گیا۔

اطمینان سے

ہکلاتے ہوئے

چونکتے ہوئے

جہاں آرا ایک دم گہرا

اطمینان کا سانس

لیتے ہوئے کہتی ہے۔

اپنے ہاتھ میں پکڑی

ایک پوٹلی سے ایک

نوٹ نکال کر اُس

جہاں آرا: اللہ کی قدرت ہے کبھی تو

بیٹھے بٹھائے دل کی مرادیں

پوری کرتا ہے..... پائل

کی جان چھوٹی اُس سے

..... اُس حرام زادے نے

راتوں کی نیندیں حرام کر

رکھی تھیں..... یہ لے یہ

پیسے اور مزار پر چادر چڑھا

کر آ..... میں نے منت مانی

تھی کہ اسلم سے پیچھا چھوٹے گا

منظر: 71

وقت : طلوع آفتاب
جگہ : سمندر کا کنارہ

سمندر کے کنارے پر طلوع آفتاب کا منظر ہے۔ ایک نئی صبح نکل رہی ہے۔
پرندے آسمان پر اڑ رہے ہیں ایک عجیب سی خاموشی ہر جانب ہے۔

// Cut //

تو مزار پر چادر چڑھاؤں
گی۔

کا کو کسی معمول کی طرح
نوٹ پکڑ لیتا ہے۔
جہاں آرا جانے کے
لئے پلٹی ہے مگر
پھر جیسے کچھ یاد آنے
پر مڑتی ہے۔

جہاں آرا: اور دیکھ خبردار پائل کو
اس حادثے کے بارے
میں کچھ پتہ چلا..... میں
تو اب سٹوڈیو بھی نہیں بھیج
رہی اُسے..... کراچی کی
کوئی فلم نہیں کرواؤں گی
اُسے..... اب لاہور میں
ہی کام کرواؤں گی.....
سنا کا کو تو نے..... یہ راز
تیرے اندر ہی رہنا چاہیے
مزار کے قریب سڑک
پر کس کا ایکسڈنٹ ہوا ہے
تو نہیں جانتا..... سمجھا؟

کا کو: سمجھ گیا۔

بے اختیار
جہاں آرا پلٹ کر جاتی ہے۔ کا کو ہاتھ میں پکڑے نوٹ کو دیکھتا رہتا ہے۔ اُس کی آنکھوں
اور چہرے پر افسردگی ہے۔

// Cut //

کا کو: نہیں پائل بی بی میں
خود چڑھاتا ہوں
پائل: ارے دے ادھر.....
میں نے کہا ناں میں
چڑھاتی ہوں..... مجھ
چادر اُس سے کھینچتے
ہوئے
کا کو افسردگی سے اُسے
دیکھتا ہے وہ اب بیڑھیاں چڑھ رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 72

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کا کو

پائل مزار کی بیڑھیاں اتر رہی ہے جب وہ کا کو کو ایک چادر ہاتھ میں پکڑے۔
بیڑھیاں چڑھتے دیکھتی ہے۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں۔ پائل اُس کو روک کر پوچھتی ہے۔
پائل: تو کہاں جا رہا ہے کا کو؟

کا کو: بی جان نے یہ چادر
چڑھانے کے لئے دی
ہے اس کو چڑھانے
آیا ہوں۔

پائل: میں نے سوچا پھر اماں
نے تجھے میرے پیچھے بھیج
مسکراتے ہوئے کہتی ہے

دیا ہے..... لا چادر
دے میں خود چڑھاتی
ہوں۔

پائل ہاتھ بڑھاتے ہوئے

منظر: 74

وقت : دن
جگہ : مزار کے پاس کوئی جگہ
کردار : نوشی، ماجو، پائل

ماجو کھانے پینے کی کچھ چیزیں لے کر ایک جگہ بیٹھا ہے جب سب سے پہلے نوشی نمودار ہوتا ہے۔ وہ زرق برق لباس میں فل میک اپ کے ساتھ ہے اور لہراتا آ رہا ہے۔ ماجو کے پاس آتے ہی وہ تالی بجاتا ہے۔

نوشی: آئے ہائے..... تو کون

ہے..... میں تو ماجو سے

تلنے آئی ہوں

ماجو: میں ماجو ہی ہوں

نوشی

ماجو کچھ شرماتا کر

مصنوعی حیرانگی سے سینے

پر ہاتھ رکھ کر نوشی

یک دم نیچے بیٹھ جاتا

ہے۔

نوشی: ہائے میرے اللہ..... یہ

شہزادہ چارلس یہاں

اُس کے کپڑوں کو چھوتے

منظر: 73

وقت : دن
جگہ : مزار
کردار : پائل، کاکو

پائل بڑے انتہاک اور عقیدت سے مزار پر چادر چڑھا رہی ہے۔ کاکو چپ چاپ اُس کا چہرہ دیکھ رہا ہے۔

// Cut //

ہوئے

کیسے آگیا

ماجو: بکواس مت کر نوشی

..... اور یہ حلوہ پوری

کھا

نوشی: حلوہ پوری..... اور

وہ بھی تو کھلا رہا ہے۔

دنیا والو آؤ مجھے

جگاؤ..... میں کوئی

خواب دیکھ رہی ہوں؟

آواز لگاتے ہوئے

ماجو غصے سے دانت

پیتا ہے

ماجو: اب اگر ایک لفظ اور

کہا تو میں گھونہ مار کر تیرے

دانت توڑ دوں گا بیجڑے۔

نوشی: بیجڑہ کس کو بول رہا ہے

مالیشیے..... میں بتاؤں

تجھے؟

وہ یک دم غصے

میں اُس کے

بال نوچنے لگتا

ہے۔

تبھی پائل

وہاں آتی ہے

اور بے حد ناراضگی

سے دونوں کو

جھڑکتی ہے۔

پائل: دونوں کتوں کی طرح صبح

ہی صبح لڑنا شروع ہو

جاتے ہو..... اور کچھ نہیں

تو ایک عورت کا ہی لحاظ

کر لیا کرو..... ارے

حلوہ پوری..... یہ کون لایا

ہے؟

کہتے ہوئے بیٹھ کر

حلوہ پوری کا

لفافہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور لقمہ لیتی ہے۔ ماجو اور نوشی الگ ہو جاتے ہیں اور خود بھی لقمے

لینے لگتے ہیں..... پائل

ماجو کو دیکھتی ہے۔

پائل: آج تو بڑا انگریز بنا ہوا

ہے ماجو..... نہ وہ تیل

..... اور کپڑے بھی نئے

وہ آگے بڑھ کر اُس

کے بالوں کو سونگھتی

ہے اور جیسے خوشبو

سے محفوظ ہوتی

ہے۔

بالوں میں

بھی کوئی امپورٹڈ شیمپو لگایا

ہے..... قصہ کیا ہے؟

ماجو: بتا دوں گا سارا قصہ تم پہلے یہ

حلوہ پوری تو کھاؤ..... میں کھلا

رہا ہوں..... اور ابھی چائے اور

سگریٹ بھی پلوؤں گا۔

نوشی: لگتا ہے رات کو کوئی اونچا

ہاتھ مارا ہے۔

ماجو: ایسا ہی سمجھو..... اور تیرا

سوگ ختم ہو گیا؟

..... صبح ہی صبح ٹخن ٹاش

ہو کر نکلا۔

معنی خیر انداز

میں

ماجو تو ملایا ہے۔

ماجو: رات پیری قسمت بدلتے بدلتے

رہ گئی

پائل: میری بھی

نوٹی: میری بھی.....

تینوں ہنستے ہیں

پھر ماجو ایک ٹھنڈا

سانس لیتے ہوئے

کہتا ہے۔

بے اختیار

ہلکی سی افرودگی کے ساتھ

تینوں اکٹھے کہتے ہیں بے اختیار

تینوں ایک دوسرے

کا چہرہ دیکھتے ہیں

اور پھر یک دم کھکھلا

کر ہنس پڑتے ہیں۔

(بیک گراؤنڈ میں

تالیوں بوتلوں

اور گھنگھروں کا

شور)

// Cut //

نوٹی:

ہاں ہو گیا ختم سوگ

..... جب زندگی خود

ہی ماتم ہے تو میں کس

کے لئے کتنا روؤں.....

..... آج فلم انڈسٹری میں

ہیروئن کے لئے آڈیشن دینے

جاری ہوں..... چار ہفتوں

میں پورے شہر میں پوسٹروں

پر میری ہی تصویریں دیکھو

گئے تم..... فلم انڈسٹری کی

بڑی بڑی ہیروئنوں کا

پتہ کاٹ دوں گی اور

بڑے بڑے ہیرو کے گھر تباہ

کر دوں گی..... بس چار

دن کی مہمان ہے نوٹی

تمہارے پاس۔

ماجو: تمہارے اسلم کا کیا حال

ہے؟

مر گیا حرام زادہ.....

آئندہ نام مت لینا اُس

کا میرے سامنے.....

نوٹی: مرد سارے کتے ہوتے ہیں

ماجو کے علاوہ

ماجو مرد کہاں ہے.....

مصنوعی سنجیدگی سے بات
بدلتے ہوئے آنکھیں گھماتے
ہوئے

پائل کی طرف متوجہ ہو کر

ہنستے ہوئے

پائل:

پائل:

سودا

کردار

- | مرکزی | ٹائوی |
|-----------------|-------------------------------------|
| 1- بکوبندر والا | 1- چھمکی کا باپ (60 سالہ آدمی) |
| 2- بانو | 2- منا (ریمو کا بیٹا) (دو سالہ بچہ) |
| 3- نیامت | 3- جنتے (40 سالہ عورت) |
| 4- ریمو | 4- جنتے کا بیٹا (ایک سالہ بچہ) |
| 5- چھمکی | 5- ایک مرد (20 سالہ لڑکی) |
| | 6- دوسرا مرد |
| | 7- تیسرا مرد |

لوکیشنز

- | | |
|---------------------|------------------|
| 1- بکوبندی جھونپڑی | 7- ہوٹل (کھوکھا) |
| 2- ریمو کی جھونپڑی | 8- میدان |
| 3- چھمکی کی جھونپڑی | 9- بستی |
| 4- سڑک | 10- سڑک |
| 5- ساحل سمندر | 11- پارکنگ لائٹ |
| 6- پارک | 12- سنگٹل |

منظر 1:

وقت : دن
جگہ : میدان
کردار : بک

۔۔۔ رسی گلے میں باندھے بندریا ڈگدگی کی آواز پر سرسبز ہاتھ رکھے ناچ رہی ہے۔
رسی کا سرا بلکوں کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے دوسرے ہاتھ میں ایک ڈگدگی ہے جسے وہ بجارہا
ہے۔ وہ خود پیروں کے بل زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک دائرے کی شکل میں چند بچے اور
لوگ اُس کے اور بندریا کے گرد کھڑے ہیں۔ بلکو کا حلیہ ملگجبا ہے اُس کی داڑھی اور بال
بڑے اور بکھرے ہوئے ہیں۔ بالوں میں سفیدی نمایاں ہے۔ گریبان کھلا ہوا ہوا ہے۔
دانت پیلے ہیں۔ اُس کے گلے میں تعویذ ہیں اور ہاتھ میں ایک کڑا۔ اس کی انگلیوں میں چند
انگوٹھیاں بھی نظر آ رہی ہیں بڑے بڑے نگینوں والی انگوٹھیاں۔ اُس کے ایک کان میں روئی
کا ایک پھاہار کھا ہوا ہے جسے وہ ہمیشہ اپنے کان میں ہی رکھتا ہے۔

بندریا کو بچاتے ہوئے وہ منہ سے مختلف آوازیں نکال رہا ہے۔ اور کچھ کہتا ہوا نظر آ رہا ہے مگر بیک گراؤنڈ میں صرف ڈگڈگی کی آواز گونج رہی ہے۔ کیمرا تماشائیوں اور بکوپر سے ہوتا ہوا ایک بار پھر بندریا پر آ کر مرکوز ہو جاتا ہے جو دائرے کے وسط میں سر پر ہاتھ رکھے ناچنے میں مصروف ہے۔ ڈگڈگی کی آواز تیز ہو رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 2

وقت : دن
جگہ : سڑک کے کنارے ایک کھوکھا نما ہوٹل
کردار : ریمو، چھمکی

ٹی وی سکرین پر ایک فلمی اداکارہ ایک گانے پر سٹیج پر ناجتی نظر آ رہی ہے۔ کیرہ اُسے فوکس کیے ہوئے ہے۔ بیک گراؤنڈ میں گانے کے بول گونج رہے ہیں۔

پھر کیرہ آہستہ آہستہ کلوز شاٹ سے لائگ شاٹ پر آ جاتا ہے۔ TV ہوٹل کے ایک کونے میں ایک اونچے چھجے پر رکھا ہے۔ ہوٹل میں بہت سے مزدور اور نچلے طبقے کے لوگ کھانا کھاتے ہوئے TV سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ اُن میں ریمو بھی ہے۔ وہ سامنے پڑی میز پر رکھی دال روٹی کھانے میں مصروف ہے مگر اُس کی نظریں ناجتی ہوئی اُس عورت پر ہیں جو سکرین پر نظر آ رہی ہے۔ وہ دیکھے بغیر کھانا کھا رہا ہے یوں جیسے اسے ڈر ہو کہ وہ سکرین سے نظر ہٹائے گا تو وہ عورت غائب ہو جائے گی۔ وہاں بیٹھے تمام مردوں کا تقریباً یہی حال ہے۔ تبھی چھمکی بڑے ناز وادا سے چلتی ہوئی ہوٹل میں داخل ہوتی ہے وہ TV سکرین کو دیکھتی ہے اور پھر وہاں بیٹھے مردوں کو..... ریمو پر کچھ دیر کے لئے اُس کی نظریں ٹھہر جاتی ہیں۔ جو سکرین کی طرف متوجہ ہے مگر وہ رکتی نہیں چلتے ہوئے تھڑے پر کھانے کے دیکھنے لگائے ہوئے ہوٹل کے مالک کے پاس چلی جاتی ہے اور اُس سے کھانا مانگتی ہے۔ ہوٹل کا مالک اُس سے مسکرا مسکرا کر باتیں کرتے ہوئے ایک لفافے میں اُسے سالن اور چاول ڈال کر دیتا ہے۔ ہوٹل میں بیٹھے ہوئے تمام مردوں کی نظریں اب TV کی

بجائے چھمکی پر جم گئی ہیں۔ ریمو بھی اُسے گھور رہا ہے۔ مگر چھمکی کھانا لے کر اُسی ناز و انداز سے لہراتے ہوئے مردوں کی میزوں کے درمیان سے گزرتی ہوئی باہر نکل جاتی ہے تمام مرد دوبارہ TV سکرین کو دیکھنے لگتے ہیں لیکن ریمو کی نظریں کھانا کھاتے ہوئے ہوٹل کے باہر سڑک پر دور جاتی ہوئی چھمکی پر جمی ہوئی ہیں۔ وہ ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ کھانا بھی کھا رہا ہے۔ ہوٹل میں اب بھی TV پر لگا ہوا گانا گونج رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 3

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : بانو

سگنل سرخ ہونے پر ایک بڑی سڑک پر چند گاڑیاں رکتی نظر آتی ہیں اور تبھی بانو بھاگتی ہوئی اُن میں سے ایک گاڑی کی طرف جا کر شیشہ کو ہاتھ سے بجاتے ہوئے منت بھرے انداز میں کچھ کہتے ہوئے ہاتھ جوڑے بھیک مانگتی نظر آتی ہے۔ گاڑی کے اندر بیٹھا ہوا مرد شیشہ نیچے کرتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں ایک نوٹ پکڑا دیتا ہے۔ وہ نوٹ پکڑ کر دوسری گاڑی کی طرف جاتی ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ گاڑی تک پہنچ سکے سگنل سبز ہو جاتا ہے اور وہاں کھڑی گاڑیاں ایک زنائے سے چلی جاتی ہیں بانو کے چہرے پر مایوسی آتی ہے مگر وہ تقریباً بھاگتی ہوئی گاڑیوں اور دوسری ٹریفک سے بچتے ہوئے فٹ پاتھ پر چڑھ جاتی ہے۔ وہاں کھڑے ہو کر وہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے مڑے تڑے نوٹ کو دوسرے نوٹوں کے ساتھ لیٹ کر مٹھی میں بھینچ لیتی ہے اور دوبارہ سگنل کو دیکھنے لگتی ہے جو ایک بار پھر سرخ ہو رہا ہے۔

// Cut //

منظر: 5

وقت : رات
جگہ : جھونپڑی (بکوں کے گھر کا صحن اور برآمدہ)
کردار : بکوں، نیامت

ایک ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی کے باہر چھوٹے سے صحن میں دیوار کے ساتھ مٹی کے ایک چولہے پر بکوں ایک اُپلا جلانے میں مصروف ہے وہ لگی پہنے ہوئے زمین پر چولہے کے پاس پاؤں کے بل بیٹھا ہوا ہے۔ چھنے کے ساتھ وہ اُپلے کو الٹ پلٹ رہا ہے تاکہ وہ اچھی طرح جل جائے۔ حقے کی ٹوپی اُس کے پاس زمین پر دھری ہے کچھ دیر میں وہ اُپلے کے ٹکڑے کر کے اُسے ٹوپی میں رکھ کر ٹوپی اٹھا کر جھونپڑی کے آگے چھپر میں پڑی ایک چارپائی پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ حقے میں ٹوپی رکھ کر وہ حقے کی لے کو ہاتھ میں لے کر ہونٹوں میں رکھتا ہے اور کش لگانے لگتا ہے۔ چھپر میں بجلی کا ایک بلب جل رہا ہے۔ تبھی جھونپڑی کے اندر سے نیامت باہر نکلتی ہے۔

نیامت : دغ کیا دقت ہو گیا ہے پر
تیری ہوتی سوتی نہ آئی۔

بکوں آرام سے حقہ پیتے ہوئے
کہتا ہے۔

بکوں : آ جاوے گی..... آ جاوے گی
..... تیرے کو کیا بھکر ہے؟

نیامت : آج آوے گی..... کل آوے
اُس کے پاس چارپائی پر

منظر: 4

وقت : دن
جگہ : پارکنگ ایریا
کردار : نیامت، ایک عورت

نیامت پارکنگ ایریا میں ایک گاڑی کی طرف بڑھتی عورت جس کے ہاتھ میں شاہر ہیں کے سامنے ہاتھ جوڑے منت سماجت کرتے ہوئے چل رہی ہے۔ مگر وہ عورت اُسے جھڑک رہی ہے۔ نیامت پھر بھی ساتھ چل رہی ہے۔ وہ عورت اپنی گاڑی کے پاس پہنچ کر نیامت کو پھر جھڑکتی ہے۔ اُس کا ڈرائیور دروازہ کھولتا ہے وہ اندر بیٹھتی ہے۔ ڈرائیور بھی نیامت کو جھڑکتے ہوئے اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت اب بھی کھڑکی کے ساتھ چپکی ہوئی ہاتھ جوڑ کر بھیک مانگ رہی ہے۔ ڈرائیور زن سے گاڑی پارکنگ ایریا سے لے جاتا ہے۔ نیامت ایک لمحے کے لئے کھڑی رہتی ہے پھر ایک دوسری گاڑی کی طرف بھاگتی ہے جس کی ڈرائیورنگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر مرد بیٹھ رہا ہے۔ گاڑی چل رہی ہوتی ہے جب وہ شیشہ بجاتے ہوئے ساتھ بھاگنے لگتی ہے مرد ایک نوٹ تھوڑے سے کھلے ہوئے شیشے سے باہر نکالتے ہوئے چلتی گاڑی سے اُسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ نیامت اُسے پکڑنے میں ناکام رہتی ہے۔ نوٹ ہوا میں اُڑتا ہوا باہر گرتا اور گاڑی تیز رفتاری سے گزر جاتی ہے۔ زمین پر گر کرنے کے بعد بھی نوٹ کچھ دیر ہوا سے زمین پر لڑھکتا رہتا ہے۔ نیامت بھاگتے ہوئے نوٹ کے پیچھے جاتی اور بالآخر جھپٹ کر دو تین کوششوں کے بعد اُسے پکڑنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ اُس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آتی ہے وہ نوٹ کو ملگجی چادر کے پلو سے باندھ لیتی ہے۔

سر پکڑ کر روئے گا تو.....
یہ جو بانو ہے نا بانو..... یہ اب
نہیں رہنے والی تیرے ساتھ

بکلو: وہ بھی بھاگے..... اور تو بھی
جا..... میری جان چھوڑ.....
گلتی ہوئی جو آ گیا یہاں.....

نیامت: کیسے ترنے (ترپے) ہے اُس کے
لئے..... اُس کے بارے میں کوئی
کچھ نہ کئے..... 60 سال کی عمر
کی عمر میں بھی مجنوں بن کے
پھرتا ہے اُس کے پیچھے.....
اُس چڑیل..... اُس بد جات
کے پیچھے

بکلو غصے میں آ کر حقہ اٹھا
کر دور پھینکتا ہے اور اٹھ
کر کھڑا ہو کر اُس پر چلاتا
ہے۔
وہ تیز قدموں سے اپنے
احاطے کے دروازے سے
باہر نکل جاتا ہے۔ نیامت
غصے میں پاؤں پختی اُس
کے پیچھے دروازے میں
آ کر چلاتی ہے۔

نیامت کا سانس پھول
رہا ہے وہ کھانسنے لگتی
ہے۔

// Cut //

بیٹھتی ہے۔

گی..... پرسوں نہیں آوے
گی..... بتا رکی ہوں میں
تیرے کو..... پھر نہ کہنا نیامت
نے جہان بند رکھی..... عقل
نہ دی۔

بکلو: جہان بند ہی رکھ تو بہتر ہے
حقے کی بے منہ سے نکالتے
ہوئے جھڑکتا ہے۔

بکلو..... ایک بچہ تک تو
پیدا کر نہ سکی تو..... اور چلی
ہے بکلو کو عقل سکھانے۔

نیامت: نیامت ایک بچہ پیدا نہ کر
سکی ہے تو اُس نے کیا
دس پیدا کر دیئے.....

بکلو: چل بڑ بڑ نہ کر..... عورت
جات ہی رنیل (رنیل)

ہے..... نہ تیرے سے کوئی پھاندہ
ہوا..... نہ اُس سے..... دونوں

بانجھ..... دونوں بنجر..... میری
تو قسمت ہی کھراب تھی جو تم
دونوں کو کھریدا۔

نیامت: جب دونوں بانجھ ہووے
ہیں تو اُس کو کیوں سر

پر اٹھائے پھرتا ہے.....

بکلو: تو تجھ کو سر پہ اٹھا کر پھیروں؟
نیامت: دغ لینا بکلو ایک روج

غصے سے جھڑکتا ہے۔

پھر وہ مجھے نہ مارتا؟..... مار سے
بانو نہیں ڈرتی تو تو کیوں ڈرتا
ہے؟

رجیمو: وہ مجھے بھی مارے گا۔

بانو: تو تو بھی مارتا اُسے تو تو

جوان آدمی ہے..... وہ تو بوڑھا ہے

رجیمو: میں اتنا بہادر ہوتا تو اُس کے

کو (زندہ) جندہ (زمین) جمین

میں نہ گاڑ دیتا جو پیو کو بھگا

کر لے گیا۔

میرے لئے تو وہ پھرشتہ (فرشتہ)

ہی بن کے آیا..... اچھا ہوا تیری

اور میری دونوں کی جان

چھوٹی..... رے تو نے کیا کرنا تھا

اتنی لمبی جبان (زبان) والی

عورت کو؟

رجیمو: تیری جبان (زبان) چھوٹی ہے؟

بانو: رے میں نے تجھے کیا کہا ہے؟

رجیمو: کُتہ (غصہ) کیوں کر رہی ہے

مجاک (مذاق) کر رہا تھا۔

بانو: میرے ساتھ ایسے مجاک کرنے

کی کوئی (ضرورت) (ضرورت) نہیں

گالیاں دینے کے لئے وہ بکڑ

بند رہے اور اُس کی بندریا

.....

غصے سے

بے اختیار تہقہہ لگاتی ہے

بے ساختہ کہتا ہے

منظر: 6

وقت : رات
جگہ : پارک
کردار : بانو، رجیمو

بانو اور رجیمو لکڑی کے بچ پر بیٹھے ہوئے ہیں پارک میں لائٹس روشن ہیں۔ وہ
دونوں لکڑی کے بچ پر پاؤں اونچے کئے بیٹھے ہیں۔ دونوں آکس کریم کے کپ کھا رہے
ہیں۔ رجیمو آکس کریم کا کپ خالی کرتے ہوئے اُسے دور پھینکتا ہے۔

رجیمو: چل اب چلتے ہیں..... بہت

رات ہو گئی ہے..... یہ نہ ہو

بکڑو تجھے ڈھونڈنے نکل پڑے۔

بانو اطمینان سے آکس

کریم کھاتی ہے۔

بانو: نکل پڑے..... نکلتا ہے تو۔

رجیمو: تیرے کو ڈر نہیں لگتا؟

بانو آکس کریم کھاتے ہوئے

رکتی اور کچھ تلخی سے کہتی

بانو: تاکس چچ کا ڈر؟

رجیمو: وہ مارے گا تجھے..... اُس نے

میرے ساتھ دیکھ لیا تو۔

بانو: تو تیرے ساتھ میں نہ ہوتی تو

منظر: 7

وقت : رات
جگہ : بستی
کردار : بکو، چھمکی

جھونپڑ پٹی سے باہر نکلنے والے رستے پر بکو جا رہا ہے جب سامنے سے چھمکی اپنے مخصوص اٹھلانے لہرانے والے انداز میں جا رہی ہے۔ اُس کو دیکھ کر بکو کی رفتار میں کمی آ جاتی ہے اور آنکھوں میں چمک بھی چھمکی اُسے دیکھ کر نظر انداز کرتے ہوئے گزر جاتا چاہتی ہے۔

جب وہ اُسے روکتا

بکو : چھمکی بانو کو دیکھا ہے کہیں۔

چھمکی : نہ..... ابھی آئی نہیں؟

بکو : نہیں..... اور تو اتنی رات کو

کہاں سے آ رہی ہے؟

چھمکی : مجھے کیوں بتاؤں..... تو باپ ہے

میرا؟

بکو : تیرا باپ یار ہے میرا

چھمکی : تو چاچا کہوں تجھے؟

بکو : نہ میں کسی کا چاچا نہیں..... تیرے

رحیمو : جسے وہ نچاتا ہے؟

بانو : نہ جو اُسے نچاتی ہے..... میں

اپنی سوتن کی بات کر رہی

ہوں۔

رحیمو : چل اٹھ جا..... جو بھی بولنا ہے

رستے میں بولتی جا..... بڑی

رات ہو گئی ہے..... کھالہ

(خالہ) بھی منے کو سنبھالتے

سنبھالتے گالیاں دے رکی

ہو گی مجھے۔

بانو : اٹھ رکی ہوں..... اٹھ رکی

ہوں..... تو بھی بس

کھڑا ہوتے ہوئے اُس کا بازو کھینچتا ہے۔

بانو کپ پھینکتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

وہ بڑبڑاتی ہے۔

// Cut //

مذاق اڑا کر

پھاندے کے لئے کہہ رہا تھا.....

جمانہ (زمانہ) بڑا (خراب) کھراب

ہو گیا ہے.....

تھمکی: جمانہ صرف میرے لئے کھراب

ہوا ہے یا بانو کے لئے بھی؟.....

تو جا کر پہلے اُس کو ڈھونڈ.....

میں تو کھود (خود) آ رہی ہوں

اس کو تو جا کر لانا پڑتا ہے

تیرے کو۔

وہ چپختے ہوئے انداز میں کہتے

ہوئے گزر جاتی ہے۔ بلو کچھ شرمندہ ہو کر آگے جاتا ہے پھر چند قدم پر مڑ کر تھمکی کو دیکھتا

ہے۔ جو بڑے آرام سے جا رہی ہے۔ وہ وہیں کھڑا اُس وقت تک اُس کو دیکھتا رہتا ہے

جب تک وہ موڑ مڑ کر اُس کی آنکھوں سے ادھل نہیں ہو جاتی۔

پھر وہ ایک گہری سانس لے کر مڑ کر چل پڑتا ہے۔

// Cut //

منظر: 8

وقت : رات
جگہ : بلو کے گھر کا صحن
کردار : بلو، بانو، نیامت

نیامت تو بے پروائیاں پکانے میں مصروف ہے جب بانو دروازہ کھول کر صحن میں قدم رکھ دیتی ہے۔ نیامت گردن موڑ کر دروازے کی آواز پر دیکھتی ہے اور بانو کو دیکھ کر جیسے اُس کی آنکھوں میں آگ آ جاتی ہے وہ ردئی تو بے پروا ل کر اٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ بانو بڑی بے نیازی سے چلتے ہوئے اُسے نظر انداز کرتے ہوئے برآمدے کی طرف جانا چاہتی ہے مگر نیامت اُسے ٹوکتی ہے۔

نیامت: آگئی تو؟.....

بانو: نہیں ابھی نہیں آئی۔

نیامت: آج تو بڑی جلدی آ

گئی نواب (زادی) جادی

..... ریمو کے ساتھ ”کام“

جلدی (ختم) کھتم ہو گیا؟

ظفریہ انداز میں

ہاں جلدی (ختم) کھتم ہو

پلٹ کر دیکھتی ہے اور کہتی

گیا..... تیرے کو ریمو

ہے

کا بڑا (خیال) کھیال رہتا

ہے..... جینا لگتا ہے تیرا

یا کچھ اور؟

نیامت: وقت تو گزرتی ہے اُس

کے ساتھ اور رشتہ میرا پوچھتی

ہے..... بد جات

بانو: میں ہی گجارج (گزار) سکتی ہوں

اب تو تو گجارج کرنے کے قابل نہیں

رہی..... بڑھیا۔

نیامت: اپنی (زبان) جبان پر کا بو (قابو)

رکھ ورنہ

بانو: ورنہ کیا کرے گی تو؟

نیامت: آنے دے بکو کو..... نہ پٹوایا

تجھے تو مجھے نیامت نہ کہنا۔

بانو: کتیا کہوں؟

نیامت: کتیا تو..... تیری ماں..... بد

جات..... چڑیل..... ڈائن

..... بانو..... دس سال میں

ایک بچہ نہیں دے سکی۔

بانو: تو نے تو 30 سال گزارے ہیں

بکو کے ساتھ..... تو نے کتنے بچے

پیدا کر دیئے؟

اس سے پہلے کہ نیامت

کچھ کہتی بکو صحن کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے وہ بانو کو دیکھ کر سیدھا غصے میں اُس کی طرف

آتا ہے۔

بکو: کہاں تھی تو اتنی دیر؟

بانو: جہاں ہر روج (روز) ہوتی

ہوں

بکو: جو پوچھ رہا ہوں سیدھی طرح

بتا ورنہ تیرا سر پھاڑ دوں

گا۔

بانو: بھیک مانگنے لگی تھی۔

نیامت: بھیک مانگنے لگی تھی..... یا اپنے

یار کے پاس لگی تھی؟

بانو: اپنے نہیں تیرے یار کے پاس

لگی تھی۔

بکو: تیرے کورات نظر نہیں آتی

پتہ نہیں چلتا کہ کس وقت گھر

آتا ہے؟

بانو: کھالی (خالی) ہاتھ آتی گھر؟

..... صبح سے کچھ نہیں ملا..... اب

جا کے چار پیسے اکٹھے ہوئے

ہیں۔

بکو: کہاں بھیک مانگ رہی تھی تو؟

..... بستی کے کسی آدمی نے سڑک

پر تجھے نہیں دیکھا۔

بانو: بستی کے سارے آدمی اندھے

ہیں۔

نیامت: ہاں بس رجمو آنکھوں والا

ہے۔

بانو: دیکھ اس کو چپ کرا لے..... بہت

سُن لی ہے میں نے اس کی

بچ میں بولتی ہے

ترکی بہ ترکی جواب

دیتی ہے۔

غصے سے

غصے سے

ہنس کر

غصے سے بکو سے کہتی ہے

منظر: 9

وقت : رات
جگہ : رجمو کی جھونپڑی
کردار : رجمو، بھمکی

بھمکی رجمو کے سامنے اُس کی جھونپڑی میں کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی ہے وہ غصے میں نظر آ رہی ہے جبکہ رجمو معذرت خواہانہ انداز میں بات کر رہا ہے

رجمو: جس کی چاہے کم لے
لے..... میں بانو کے ساتھ
نہیں تھا..... میں اپنے کام
سے باजार (بازار) گیا ہوا
تھا۔

بھمکی: منے کی کم کھا
رجمو: منے کی کم میں اُس
سے نہیں ملا۔

بھمکی: کتنا کمینہ آدی ہے تو
اولاد کی کم کھا رہا ہے
جھوٹی کم۔

رجمو: تجھے یکین (یقین) کیوں

ناراضگی سے

غصے سے
لڑتے ہوئے
مداخلت کرتے
ہوئے

بکو: رجمو کے ساتھ تھی تو؟
بانو: تو نے دیکھا ہے؟
نیامت: میں نے دیکھا ہے کئی بار دیکھا
ہے۔

بانو: تو تو پاگل ہے..... مگ (مغر)
پھر گیا ہے تیرا

نیامت: اور تیرا تو ہے ہی نہیں۔

بکو: کان کھول کر سن لے تو.....

آج کے بعد تو گھر سے باہر نہیں
نکلے گی..... گھر بیٹھ..... تو اس کا بل
نہیں کہ تو گھر سے باہر جائے۔

بانو: مجھے کوئی شوک نہیں سڑکوں

پر کھواری (خواری) کا.....

جان بھی ماروں اور بے جتی

(بے عزتی) بھی کرواؤں.....

اب تو کہے گا تو بھی ادھر سے

باہر نئی نکلوں گی..... جاؤ

مرو..... تم اس بڑھیا کے ساتھ..... کھوار

(خوار) ہو..... تمہیں پتہ چلے روپیہ

کیسے آتا ہے۔

وہ تیز قدموں سے جھونپڑی

کے اندر گھس جاتی ہے۔ نیامت کے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔

توے پر پڑی روٹی جل کر سیاہ ہو چکی ہے اس میں سے دھواں نکل رہا ہے۔

نہیں آتا کہ میں اُس سے
نہیں ملا۔

تو پھر وہ تھی کہاں نہ
تو مجھے نگر (نظر)

آیا نہ وہ

مجھے کیا پتہ کہ وہ کہاں
تھی مگر اپنا تو بتایا

ہے کہ میں با جا گیا تھا۔

با جا کر کیا لینے گئے تھے؟

سو کام ہوتے ہیں اب تجھے سب
کچھ بتاؤں کیا؟

دیکھ لے ریمو میں نے اگر تجھے
اُس چڑیل کے ساتھ دیکھ لیا

تو میں اُس کا تو گلا گھونٹوں

گی ہی ساتھ تجھے بھی مار دوں
گی

تو ابھی مار دے لے

آگے بڑھ کر بازو

پھیلاتا ہے۔

مچھکی جیسے کچھ لا جواب

ہوتی ہے۔ پھر ہلکی سی

تیکی مسکراہٹ کے ساتھ

کہتی ہے۔

نہ ماروں گی تو اُس

کے ساتھ ہی یوں اکیلے

مارنے کا کیا بجا (مزہ)

اچھا اُس کے ساتھ ہی

مارتا مگر پھر تو ساری

عمر ہی وقت ڈھونڈتی

رہے گی۔

اور میرے سے پہلے اگر بکلو

نے دیکھ لیا تو وہ تو کچھ پوچھے

گا بھی نہیں تجھ۔

رے چھوڑ اُس بڑھے سے

کون ڈرتا ہے؟ ہاں تیری

بات اور ہے تیرے سے

تو پیار ہے مجھ کو

بڑھا؟ وہ بڑھا تیرے

سے زیادہ روپے کماتا ہے۔

دو دو بیویاں ہیں اُس کی

..... وہ عیش کرتا ہے اُن کی

کمائی پر ورنہ بندر نچا کر

کیا ملتا ہے اُسے؟

جو بھی ہے اُس کی جیب

میں پیسہ تو ہے۔

میری جیب میں بھی آ جائے

گا تو پھکر (فکر) نہ کر۔

ہورے کب آئے گا

سنتے سنتے جمانے (زمانے)

ہو گئے جب باپ میرا

مجھے کسی کو بیچ دے گا تب

تیرے پاس روپیہ آئے گا

لا پرواہی سے

طنزیہ انداز میں

مسکراتے ہوئے

مچھکی:

ریمو:

مچھکی:

ریمو:

منظر: 10

وقت : صبح
جگہ : بلو کی جھونپڑی
کردار : بانو، نیامت

بانو چارپائی پر جھونپڑی کے اندر سو رہی ہے۔ نیامت بیک مانگنے کے لئے باہر جانے کی تیاری میں مصروف ہے۔ وہ اپنی چادر لے کر اڈھ رہی ہے اور ساتھ ساتھ سوئی ہوئی بانو کو بھی وقتاً فوقتاً گھور رہی ہے جو آنکھیں بند کئے سونے کی ایکٹنگ کر رہی ہے۔ نیامت کمر پر ہاتھ رکھ کر بلو کہہ کر گیا ہے کہ گھر کر بلند آواز میں بانو کو مخاطب کرتی ہے۔ بانو توڑ دے گا۔

نیامت: نہ تو گھر سے باہر جائے گی
نہ گھر میں کسی کو بلائے گی
سنا تو نے؟

بانو اس بار اس کی بات
پر جسم پر پڑی ہوئی چادر
کو کھینچ کر سر اور منہ بھی
اس سے پینٹ لیتی ہے

تو کیا پھانڈہ (فائدہ)
رہے سن تو کیا جارہی
اے۔
بھمکی: بس جارہی ہوں۔
بڑا ٹیم (time) ہو
گیا اے۔

ہاتھ جھکتی دروازے سے
نکل جاتی ہے۔ رہو اس
کے پیچھے دروازے تک جاتا
ہے اور پھر گہری سانس لے
کر واپس پلٹ آتا ہے۔

// Cut //

نیامت: اور اٹھ کر گھر کی

جھاڑ پونچھ کر لینا اسی

طرح سوئی نہ پڑی رہنا

بانو اب بھی کوئی جواب نہیں

دیتی نیامت کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ اُس کے بڑبڑانے کی آوازیں باہر تک آتی ہیں۔ بانو اُس کے جانے کے بعد چہرے سے چادر ہٹا دیتی ہے اور کروٹ بدل کر جھونپڑی کے کھلے دروازے کی طرف دیکھتی ہے جس سے نیامت نکل کر گئی ہے پھر وہ نفرت کے عالم میں زیر لب کچھ کہتے ہوئے لیٹے لیٹے زمین پر تھوکتی ہے اور دوبارہ چادر سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 11

دن : وقت
چھمکی کی جھونپڑی : جگہ
چھمکی، بکسو : کردار

بکسو کی بندریا اُس کے کندھے پر بیٹھی ہوئی ہے اور وہ چھمکی کے دروازے کو کھٹکھٹا رہا ہے۔ چند لمحوں کے بعد چھمکی دروازہ کھولتی ہے۔ وہ نہا کر نکلی ہے اور اُس کے لمبے گیلے بال کھلے ہوئے ہیں۔ بکسو اُسے دیکھ کر جیسے مبہوت ہو جاتا ہے۔ چھمکی کے ماتھے پر اُسے دیکھ کر کچھ بل آتے ہیں اور وہ اس

کو گھورتی ہے بکسو جلدی سے کہتا

ہے۔ چھمکی تکیے انداز میں

دروازے کے پٹ پر ہاتھ رکھے

کہتی ہے۔

چھمکی: ابا پہلے کبھی اس ٹیم (time)

گھر پر ہوا ہے؟

بکسو: ہاں ہاں وہ میں

ہاں لے مجھے یاد ای نئی

را.....

چھمکی: اس عمر میں دماغ اکثر

ساتھ نہیں دیتا۔

بکسو کچھ نادم ہوتا ہے

پھر خجالت آمیز انداز میں ہلتا ہے

طنز یہ انداز میں

منظر: 12

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : نیامت، بھکاری عورت، بچہ

نیامت چند ماہ کے ایک ننگ دھڑنگ بچے کو گود میں لئے فٹ پاتھ پر بیٹھی چاول کھلانے میں مصروف

ہے۔ وہ بڑے پیار سے اُسے : نیامت : لے میرا چاند..... میرا
چکار رہی ہے۔ اور جب : لال..... کھالے..... میرا
وہ بچہ اُس کے ہاتھ سے لقمہ : راجا..... رے کھالے.....
لیتا ہے تو وہ بے اختیار : ایسے..... اور کھارے.....
خوش ہوتی ہے۔ اور اس : کھالے..... شابا (شاباش)
کا سر سہلاتی ہے۔ : میرا چاند.....

ایک دوسری بھکاری عورت آ کر اُس کے پاس فٹ پاتھ پر بیٹھتی ہے اور بچے کو اُس کی گود سے چکارتے ہوئے لیتی ہے۔ بچہ اپنی ماں کے پاس کھکھلاتا ہوا جاتا ہے۔ نیامت کا چہرہ

بجھ جاتا ہے۔ : بھکاری عورت : کچھ کھایا اس نے؟
نیامت : ہاں کھایا.....
بھکاری عورت : میرے کو پو (نکر) بھکر

بکھو : تو ہمیشہ میرے ساتھ اتنی
کوڑی (کڑوی) کیوں
بولتی ہے بھمکی؟
بھمکی : تو یہ بتا کہ اب اسے کام کیا
ہے؟

بکھو : یہ تو میں تیرے ابا کو
سی بتاؤں گا۔

بھمکی تراک سے دروازہ بند
رہتی ہے۔

بھمکی : تو پھر جب آتا ہوگا تو ہی
آتا۔

بچہ و کچھ شرمندہ ہو کر واپس پلٹتا ہے۔ بندریا اُس کے سر پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔

// Cut //

بھکارن: چل نہیں..... تو نہ سہی.....
بچے کے منہ میں اور چاول
ڈالتی ہے۔

کوئی اور کھرید (خرید)

لے گا..... میں اور خٹک

ایک دو بچہ بچ کے گھر

کے لئے (زمین) جمین کھرید نے

کا سوچ رہے ہیں.....

خٹک کی ماں نے چہ گ

اجیرن کر دی ہے۔

نیامت: تو..... تو دیے ہی دے

دے مجھے۔

بھکارن: لے دیے کیسے دے دوں

..... مفت تو کوئی جناور

(جانور) بھی نہ بیچے..... اور

یہ تو لڑکا ہے۔

نیامت: بوہت بار کہا ہے میں نے

بکڑے کہ بچہ کسی سے کھرید

(خرید) لیتے ہیں مگر وہ مانے

تب نا..... کہتا ہے ہوگی تو اپنی ہی

اولاد ہوگی..... ورنہ بے اولاد ہی ٹھیک

ہے.....

بھکارن: تیری سو کن بھی تو ایک بچہ نہ پیدا

کر سکی..... کیا پھاندہ (فائدہ) ایسے

رنگ روپ کا.....

نیامت: میرے کو تو لگتا ہے وہ بچہ پیدا ہی

نہیں کرنا چاہتی..... دس سال

منت بھرے انداز میں
چمک کر

مایوسی سے

بچے کو تھکتی ہوئی

قدرے غصے اور مایوسی
سے

ہو رہی تھی..... پتہ
نہیں میرے بغیر (بغیر)
کچھ کھاتا بھی ہے کہ نہیں

نیامت: ہاں..... تو ماں ہے.....

(فکر) پھکرتو ہونی تھی

تیرے کو..... لے پانی

بھی دے اسے۔

بھکارن: ہاں ماں تو ہوں مگر

ساتویں بچے کے کوئی

کتے نکھرے (نخرے)

اٹھائے.....

نیامت: کتنی ناشکری کرتی ہے

تو جنتے..... مجھے دیکھ ایک

بچے کے لئے ترستی ہوں۔

بھکارن: ہاں..... تو تو لے لے اسے

نیامت: کیا بولے ہے رے؟

بھکارن: ہاں..... ہاں..... کھرید

(خرید) لے۔

نیامت: میں کیسے کھرید (خرید)

سکوں ہوں..... بکڑ گلا

گھونٹ دے گا میرا

عورت ایک اور لقمہ بچے کے
منہ میں ڈالتی ہے۔ نیامت
حسرت بھرے انداز میں اُسے
دیکھتی ہے۔

وہ پانی کا ایک گلاس اُس

کی طرف بڑھاتی ہے۔

عورت گلاس پکڑتے ہوئے

لاپرواہی سے کہتی ہے۔

ٹوکتے ہوئے

تعجب سے

مایوسی سے

ہو گئے اسے جب سے آئی ہے.....

جہاں ہی چلا رکی ہے..... آوارہ ہو

مگنی ہے۔

بھکارن: تو بکو سے پھر بات کر..... تجھے ستا

دے دوں گی۔

نیامت ابھی نظروں
سے اُسے دیکھنے لگتی
ہے پھر بچے کو دیکھتی
ہے۔

منظر: 13

وقت : شام
جگہ : بکو کی جھونپڑی اور محن
کردار : نیامت، بانو، بکو

// Cut //

بانو جھونپڑی کے آگے چھیر کے نیچے چار پائی پر لیٹی ہوئی ہے جب نیامت محن کا دروازہ کھول کر اندر آتی ہے۔ وہ چند لمحے کے لئے ایک اکھڑی ہوئی نظر بانو پر ڈالتی ہے اور پھر محن کے کونے میں پانی کی بالٹی کے پاس جا کر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے منہ اور ہاتھ دھونے لگتی ہے پھر وہ چادر سے منہ پونچھتے ہوئے محن میں چولہے کے پاس آ کر وہاں برتنوں میں کچھ کھانے کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے جب اُسے کچھ نہیں ملتا تو وہیں سے

پکار کر بانو سے کہتی ہے۔ نیامت: کچھ پکایا ہے کہ نہیں پکایا؟

بانو: پکایا تھا۔

نیامت: پکایا تھا تو کہاں ہے؟

بانو: کھالیا..... اپنے لئے پکایا

تھا۔

نیامت: کیوں باکی (باقی) سب مر

گئے کیا؟

بانو: تیری نکرانی (نوکرانی)

نہیں ہوں کہ تیرے لئے

عورت..... کوئی مول نئی ہووے

ہے اُس کا

بانو: اور تو..... تیرا کیا مول ہے.....

تو بانجھ نئی ہے کیا؟

نیامت: میں تو ایک مرد کے ساتھ ہی

رہی ساری زندگی..... سرف ایک

سے بچہ پیدا نہیں ہوا..... تو تو

کتنے مردوں کے ساتھ پھر آئی ہے۔

کسی ایک سے بھی بچہ پیدا نہ کر سکی

تیرے جیسا کوئی بانجھ ہے؟

بانو طیش میں آ کر اُس پر لپکتی

ہے اور دونوں صحن میں گھسٹ

گھٹا ہو جاتی ہیں۔

صحن کے کھلے دروازے اور

صحن کی دیواروں پر آس

پاس کے لوگ اکٹھے ہو جاتے

ہیں۔ سب دلچسپی سے صحن کے

درمیان ان دونوں کو

لڑتے اور ایک دوسرے کے

کپڑے پھاڑتے اور بال نوچتے

گالیاں دیتے دیکھتے ہیں

تبھی بکواس اپنے بندر کے ساتھ

آ جاتا ہے۔ وہ صحن کے

اندر کا منظر دیکھ کر غصے میں

آ جاتا ہے۔ اور نیامت اور

بانو جنہوں نے ابھی اُسے نہیں

چنڈال..... کتیا..... بڑھیا

..... کیوں ایسا کرتی ہے۔

نیامت: حرام زادی..... تو کیا سمجھے

ہے کہ تیرے سے ڈر جاؤں

گی۔

تیرا تو گلا گھونٹوں گی میں

بونیاں نوچوں گی تیری

ڈائن..... چڑیل..... پچھل

پیری.....

کیمینی..... تجھے تو مار ڈالوں

گی آج میں.....

نیامت: دیکھتی ہوں کتنا جور (زور)

ہے تیرے میں..... بکواس

آنے دے..... پھر بتاتی ہوں

تیرے کو

کھانے پکانی پھروں کہ

تو مہارانی کی طرح آئے اور میں

سب کچھ تیرے آگے سجا کے رکھوں

کھود (خود) پکا کے کیوں نہیں کھا

سکتی؟

نیامت: تو (حرام خور) حرام کھور تو گھر میں

کیا کرنے بیٹھی تھی..... تو ہاتھ پیر

نہیں ہلا سکتی؟

بانو: نہیں ہلا سکتی..... اب بر کوئی اپنا

کام (خود) کھود کرے گا..... کھانا

بھی اپنے اپنے لئے پکائے گا.....

بڑی کھد متیں (خد متیں) کر لیں

میں نے

نیامت: یہ تو نہیں..... تیری جہان (زبان)

سے تیرا یار بول رہا ہے۔

بانو: اچھا تیرا یار بول رہا ہے پھر.....

تیرے کو کیا تکلیف (تکلیف)

ہے..... تو بھی ڈھونڈ لے۔

نیامت: میں تیرے جیسی بدجات (بد ذات)

نہیں۔

بانو: یہ کہہ کہ تو میرے جیسی کھوب

صورت (خوبصورت) نہیں.....

اس عمر میں تجھ کو کون دیکھے ہے۔

نیامت: کھوب صورت ہے پر بانجھ اے

..... ایک دم بانجھ..... بنجر.....

بنجر جمین (زمین) ہو یا

چلا کر

ترکی بہ ترکی

غصے سے

طنزیہ انداز میں

غصے میں

طنزیہ

غصے میں

منظر: 14

وقت : سہ پہر
جگہ : رجمو کی جھونپڑی
کردار : رجمو، جھمکی

رجمو اور جھمکی زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے آگے برتنوں میں کھانا ہے۔
 جھمکی اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہے جبکہ رجمو کچھ غصے سے
 بول رہا ہے۔ رجمو: تیرے باپ کو بھی کھدا (خدا)
 کا کوئی کھوف (خوف) نہیں.....
 40 ہزار (ہزار) مانگ را
 ہے یوں جیسے میں نے کوئی.....
 جھمکی: تو کیا غلط (غلط) کرے ہے
 بات کاٹ کر
 رے..... میں تو کہتی ہوں
 40 ہزار (ہزار) میں سستا
 ہی بیچ رہا ہے مجھے..... بارہ
 ہزار (ہزار) میں تو تو نے
 پتو جیسی عورت کو کھریدا تھا
 میں تو پھر کھبورت اور
 جوان ہوں۔

دیکھا وہ ابھی بھی اُسی طرح لڑ بانو: بکوں کی ایسی کی تھی..... تو
 اور بول رہی ہے۔
 بکوں بانو کے منہ سے اُس بکوں:
 کی بات سن کر آگ بگولہ
 ہو جاتا ہے اور سامنے آ
 کر اُس کی پٹائی شروع
 کر دیتا ہے۔ نیامت پھولے
 ہوئے سانس کے ساتھ ایک
 طرف کھڑی مسکراتی ہوئی
 بانو کو پتے دیکھتی ہے۔
 بکوں اُسے مارتے ہوئے بول
 رہا ہے۔ اُس کا سانس اب
 پھول رہا ہے۔ بانو خود کو
 چھڑانے کی کوشش کر رہی
 ہے۔ وہ اسے بالوں سے کھینچ
 رہا ہے۔ اور تھپڑ مار رہا ہے
 پھر ساتھ ارد گرد کھڑے لوگوں
 سے کہتا ہے۔
 دروازے اور دیواروں سے
 جھانکنے والی عورتیں اور مرد
 کچھ کھکھلاتے ہوئے جانے
 لگتے ہیں۔

بچوں کسے؟
 جھمکی: بکو بندر والے کو بچ دے۔
 رجمو: مجاہق (مذاق) نہ کر۔
 جھمکی: لے..... مجاہق والی کیا بات ہے
 نیامت بستی کے ہر بچے کو لے لے کر
 بیٹھی ہوتی ہے آج کل..... بات کر
 اُس سے۔
 رجمو ہونٹ کاٹتے
 ہوئے اُسے دیکھ رہا ہے۔ جھمکی آرام سے اب کھانا کھا رہی ہے۔

// Cut //

غصے میں آتے ہوئے
 رجمو: نام نہ لے چو کا۔..... وہ
 مل جائے مجھے تو ٹکڑے کر
 دوں اُس کے۔
 جھمکی: بس کر..... تیرا لے کیا گئی
 جواتا کہہ کرے ہے.....
 بلکہ اُلٹا تجھے اپنا بچہ تک
 تو دے گئی۔
 رجمو: میرے کو برباد کر گئی.....
 بارہ ہزار (ہزار) ڈبو دیئے
 میرے..... اور تو کہتی ہے کہ لے لے کے
 کیا گئی..... بچے کا کیا کروں میں
 اچار ڈالوں؟
 جھمکی: اچار نہ ڈال..... بچ دے اسے۔
 رجمو: کیا؟
 جھمکی: چار پیسے آجائیں گے..... لڑکے
 کا مول اسی عمر میں لگتا ہے
 ہوش آجائے تو کوئی پوچھتا
 نہیں اُسے..... اور لڑکی کو کوئی
 اس عمر میں نہیں پوچھتا.....
 ہوش میں آنے کے بعد ہی
 مول لگتا ہے..... بچ دے اسے
 تو اسے کس لئے سنبھالے پھر
 رہا ہے..... اپنی دوسری بیوی
 کے لئے..... وہ پالے گی اسے؟
 رجمو: کہہ تو تو ٹھیک رہی ہے..... مگر
 سوچتے ہوئے

منت والے انداز : بکو : پھر بھی 40 ہزار بہت
میں : جیادہ ہے.....
اکھرے انداز میں : سچل : تو میں تجھے مجبور تھوڑا
کر رہا ہوں..... تو نہ کھرید

نرم آواز میں : بکو : یہ یاروں والی بات تو
نہ کی تو نے سچل : یاری اپنی جگہ.....
سجیدگی سے : سودا اپنی جگہ..... میرے
پاس کون سی دس بارہ
لڑکیاں ہیں کہ ایک کے
سودے میں یاری کے
لئے گھانا کھالوں تو دوسری جگہ
سے نکسان (نقصان) پورا ہو جائے
گا۔

منت کرتے ہوئے : بکو : پھر بھی کچھ تو لاج (لحاظ) کر سچل
ترکی بہ ترکی : سچل : تو کر رہا ہے؟..... تجھے بتایا ہے
کہ ریمو پندرہ ہزار دے رہا ہے۔
سجیدگی سے : بکو : ریمو کھٹو بھی تو ہے..... تیری
بٹی سے کام کروا کر دے
گا اے

غصے سے : سچل : تو تو کون سا لینڈ لارڈ ہے.....
تو نے بھی تو بھیک ہی منگوائی
ہے۔
بکو : پر میں کھود (خود) بھی تو کماتا

منظر: 15

وقت : رات
جگہ : چھمکی کا صحن
کردار : سچل، بکو

سچل اور بکو چار پائی پر صحن میں بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ بکو سوچ میں
ڈوبا لگ رہا ہے۔ سچل : لے 15 ہزار تو مجھے ریمو کہہ

کے گیا اے..... اور تو
پانچ ہزار کہہ رہا ہے.....
کس جمانے (زمانے) میں
رہ رہا ہے تو؟

سجیدگی سے : بکو : دس سال پہلے میں نے بانو
کو چار ہزار میں کھریدا (خریدا)
تھا تب بانو کی عمر بھی
چھمکی جتنی تھی۔

حقہ پیتے ہوئے : سچل : وہ دس سال پہلے کا جمانہ
تھا اور بانو کی ایک شادی
ہو چکی تھی..... چھمکی تو
ابھی کنواری ہے۔

منظر: 16

دن : وقت
 بکلو کی جھونپڑی : جگہ
 بکلو، نیامت، بانو : کردار

نیامت صحن میں بندریا کو پتے کھلا رہی ہے۔ بکلو باہر سے دروازہ کھول کر اندر آتا ہے۔ صحن میں پڑے گھرے سے پانی پیتا ہے پھر بندریا کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتا ہے اور نیامت سے کہتا ہے۔
 بکلو: اٹھا اُس کو بھی..... کام پر

جائے، کتنے دن گھر بیٹھے گی۔

اعتراض کرتی ہے۔ نیامت: پھر اُس کو باہر کا راستہ

دکھا رہا ہے۔

اندر بانو جھونپڑی میں بکلو: تو گھر میں اُسے رکھنے کا کیا

لیٹی اُس کی گفتگو پھاندہ (فائدہ) ہے..... باہر

سن رہی ہے۔ اُس جاتی ہے تو چار پیسے ہی

کے چہرے پر زخموں کے نشان لے کر آتی ہے..... جا اٹھا اُسے

ہیں۔ نیامت: بھاگ جائے گی بکلو.....

بکلو: جب بھاگے گی تو دیکھ لوں

گا۔

کہتا ہوا باہر نکل جاتا ہے

نیامت پاؤں پختی ہے اندر بانو چار پائی پر لپٹی مسکرا رہی ہے۔ وہ اٹھ کر چار پائی پر بیٹھ جاتی ہے۔

// Cut //

ہوں۔

نچل: کھاتے ہو تو 40 ہزار (ہزار)
 کیوں جیادہ (زیادہ) لگ رہے
 ہیں تجھے؟

بکلو اٹھ کر کھڑا ہو جاتا

بکلو: پھر کچھ موہلت دے مجھے.....

نچل: ایک مہینہ لے لے..... ایک

مہینہ ریمو کو دے رہا ہوں.....

ایک ہی تجھے دیتا ہوں.....

30 دن کے بعد جو 40 ہزار لے کر

آ گیا وہ پھمکی کو لے جائے

بکلو قدرے ناراضگی کے عالم میں دروازے کی طرف جاتا ہے۔

// Cut //

والے کی
بات کاٹ کر : جھمکی اور تیری جیب سے تکتا پیسہ ہے
اُس کے پاس۔
دو بدو : رجمو: دو بیویاں پہلے ہیں..... تیرے
ساتھ کیا سلوک کرے گا۔
اسی انداز میں : جھمکی: اچھی طرح نہ رکھے گا تو بھاگ
جاؤں گی جیسے تیری بیوی بھاگ
گئی۔
غصے سے : رجمو: پھر پیو کا نام لیا؟
چھمکی: نام تو تولے رہا ہے..... میں نے
تو صر پھ تیری بیوی کہا.....
اچھا میں چلتی ہوں اب..... تو
سوچ لے..... 40 ہزار کوئی
بڑی رقم نہیں.....
کہتی ہوئی لا پرواہی سے
کمرے سے نکل جاتی ہے۔
رجمو کھڑا ہو کر بے چینی سے کمرے کے چکر لگانے لگتا ہے۔

// Cut //

منظر: 17

وقت : دن
جگہ : رجمو کی جھونپڑی
کردار : جھمکی، رجمو

جھمکی اور رجمو دونوں چار پائی پر بیٹھے ہیں رجمو پریشان نظر آ رہا
ہے۔
رجمو: پھر تمہارے باپ نے کیا کہا؟
جھمکی: میرے باپ نے 30 دن کی مہلت
دی ہے اُسے..... 30 دن میں جو روپیہ
لے آیا..... تو مجھے لے جائے گا۔
رجمو: اور تو چلی جائے گی اُس کے ساتھ؟
جھمکی: جانا ہی پڑے گا۔
رجمو: اور جو میرے ساتھ کسمیں کھائی
ہیں پیار محبت کی وہ..... رے
جھمکی تو کتنی بے دھما ہے۔
جھمکی: وعدے تو تو نے بڑے کئے ہیں
میرے ساتھ..... تو کیوں نہیں پورا
کرتا۔
رجمو: تیری عمر سے بگنی عمر ہے اُس بندر
غصے میں

گہرا سانس لے کر
ناراضگی سے

طنز یہ انداز
میں

منظر: 19

وقت : دن
جگہ : پارک
کردار : بانو، رجمو

رجمو اور بانو دونوں
میچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔
رجمو: کل کیوں نہیں آئی..... میں
نے بڑا اتجار کیا
بانو: بگو نے روک دیا تھا۔
رجمو: آج کیسے آنے دیا؟
بانو: جیب کی بھوک سے مجبور
ہو کے..... تو بتانا
کیسا ہے؟
رجمو: ٹھیک ہے۔
بانو: میں نے جو کپڑے دیئے وہ
اُسے پہنائے؟
رجمو: ہاں۔
بانو: پیارا لگ رہا تھا؟
رجمو: تو کھود (خود) آ کے دیکھنا

منظر: 18

وقت : دن
جگہ : ساحل سمندر
کردار : بگو

بگو ساحل سمندر پر بندر کا تماشہ دکھا رہا ہے۔ اس پاس بہت سے لوگ کھڑے
ہیں اور وہ بندریا سے بھیک منگوا رہا ہے۔ اُس نے زمین پر ایک چادر بچھائی ہوئی ہے۔
بندریا روپے لاکر اس چادر پر پھینک رہی ہے تماشہ ختم ہونے کے بعد بگو چادر پر سے
سارے روپے اکٹھے کر لیتا ہے اور چادر اٹھا کر خود بھی زمین سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ بندریا کو
رسی سے باندھے ساتھ چلاتے ہوئے اُسے اچانک چھمکی کا خیال آتا ہے۔ کچھ دیر کے لئے
اُسے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اُس کے ساتھ بندریا نہیں چھمکی چل رہی ہے۔ وہ بندریا کو
دیکھتے ہوئے بے اختیار مسکرانے لگتا ہے۔

// Cut //

اشتیاق سے

اچانک اُس کا ہاتھ پکڑ
کر پُر جوش انداز میں کہتی
ہے رجمو ہاتھ چھڑاتا ہے
مسکراتے ہوئے
بانو: چل رجمو..... ہم بھاگ جاتے
ہیں..... میں..... تو..... منا.....
رجمو: پاگل مت بن بانو..... کہاں
بھاگ جائیں گے؟
بانو: کہیں بھی..... کسی جگہ بھی.....
نہ بکو بندر والا ہو..... نہ نیامت
ہو..... بس تم میں اور منا
ہوں۔

سنجیدگی سے
اُداس ہوتے ہوئے
رجمو: یہ اتنا آسان نہیں ہے۔
بانو: میں اب اُس کے ساتھ
نہیں رہ سکتی..... بوہت ہو
گیا..... اب نہیں رہ سکتی..... نہ
اُس کے ساتھ..... نہ اُس
کی بیوی کے ساتھ۔
رجمو: ایک دو سال کے بعد بھاگ جائیں
گے..... ابھی تو کچھ ہے ہی نہیں
میرے پاس.....

بانو اپنی چادر اُتار
کر اُس کے ایک
سرے کو گردن میں
باندھ لیتی ہے۔ رجمو
گھبرا جاتا ہے۔ وہ
قبضہ لگاتی ہے
وہ چادر کا دوسرا سرا
رجمو کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ رجمو کچھ سمجھ میں نہ آنے کے انداز میں وہ سرا پکڑ لیتا

رجمو: کیا کر رہی ہے بانو؟
بانو: کچھ نہیں..... تجھے بتا رہی ہوں..... بندر یا
کیا کرتی ہے..... لے یہ پکڑ.....

ہے۔ بانو بندر یا کی طرح بیچ کے گرد چلنے لگتی ہے۔ بھیک والے انداز میں ہاتھ پھیلائے پھر
اچانک قبضہ لگاتے ہوئے دوبارہ بیچ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔
بانو کی آنکھوں میں ہنستے رجمو: تیرا کچ پھر گیا ہے؟
ہنستے اچانک آنسو آ جاتے بانو: عورت کی کوئی جندگی نہیں رجمو
ہیں۔..... کوئی جندگی نہیں..... جندگی ہے

تو بس یہی ہے..... گلے میں رسی
باندھ کر ساری دنیا کے آگے دھیلے
دھیلے کے لئے ناچتے پھرتا.....

رسی نے ہمیشہ مرد کے ہاتھ میں ہی
رہنا ہے..... بکو کے ساتھ رہوں گی
تو بھی..... تیرے ساتھ رہوں گی تو
بھی..... پر دل بس یہ کرتا ہے کہ
اگر گلے میں رسی ہی باندھنی ہے
تو رسی اپنی مرضی (مرضی) کے
مرد کے ہاتھ میں ہووے..... جس
کو دیکھ کر گھن تو نہ آوے۔

کھڑا ہو جاتا ہے رجمو: تیرے سے بڑی باتیں کرنی
تھی پر آج تو تو کہیں اور ہی
پہنچی ہوئی ہے..... کل بات کروں
گا۔

کہتا ہوا جاتا ہے۔ بانو
بیچ پر بیٹھی اُسے دیکھتی رہتی ہے۔ چادر کا ایک سرا اب بھی اُس کی گردن کے گرد بندھا
ہوا ہے۔

لا پرواہی سے : بکو: ابھی نہیں ہے کل کو ہو جائے گی۔

غصے سے : نیامت: بانو سے کچھ نہیں ملے گا تجھے وہ بانجھ ہے بانجھ۔

مزے سے : بکو: میں نے کب کہا کہ بانو سے اولاد ہوگی۔

چونک کر : نیامت: تو پھر کس سے ہوگی؟

بے یقینی سے : بکو: میں شادی کر رہا ہوں۔

نیامت: کیا؟

بکو: کیوں؟..... کوئی انوکھا کام کر رہا ہوں؟

نیامت: کس سے کر رہے ہو؟

بکو: مچھمکی سے۔

غصے سے کہتی ہے : نیامت: تین تین جتانوں کو کہاں رکھو گے

بکو اُس کی بات کا نثار ہے : ایک جھونپڑی اور چھپر ہے..... اور

بکو: میں بانو کو بیچ رہا ہوں۔

حیرانگی سے : نیامت: بیچ رہے ہو؟

حقہ پیتے ہوئے : بکو: ہاں..... اور نہیں رکھ سکتا..... مچھمکی

کا باپ 40 ہزار (ہزار) مانگ رہا ہے..... میں 40 ہزار کہاں سے لاؤں

..... بانو کو بیچوں گا تو رکم پوری ہو جائے گی۔

نیامت: کہاں بیچو گے؟

بکو: بتا دوں گا..... کاہے کی جلدی سے۔

آئستہ آواز میں : نیامت: کہاں بیچو گے؟

بکو: بتا دوں گا..... کاہے کی جلدی سے۔

منظر: 20

وقت : رات

جگہ : بکو کی جھونپڑی

کردار : بکو، نیامت

.....

بکو چھپر کے نیچے چار پائی پر بیٹھا حقہ پیتے ہوئے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔

نیامت بازو کھجاتی جھونپڑی کے اندر سے نکلتی اُس کے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے۔

نیامت: تیرے سے ایک بات کرنی ہے۔

بکو: کر

نیامت: وہ جنتے ہے نا

بکو: ہاں

نیامت: وہ اپنا سب سے چھوٹا بیٹا

بیچ رہی ہے۔

بکو: تو؟

نیامت: تو یہ کہ کھرید (خرید) لیتے

ہیں..... ہماری کسمت (قسمت)

میں اپنی اولاد تو ہے ہی

نہیں

اکھڑ انداز میں : منت کرتے ہوئے

مدھم آواز میں

نیامت: پہلے مت بتانا ورنہ بھاگ جائے گی۔

بکو: بکو اُس کی کبر (قبر) سے بھی لے کر آ جائے گا۔ مجھے بھکر (فکر) نہیں ہے..... میری چیچ (چیز) ہے میں بیچوں چاہے رکھوں.....

اندر بانو جھونپڑی کے بند دروازے کے ساتھ اندھیرے میں لگی کھڑی ہے۔ اُس کے ماتھے پر بل اور سوچ کے آثار ہیں۔

// Cut //

منظر: 21

وقت : رات
جگہ : بکو کا گھر
کردار : نیامت، بکو، بانو

نیامت صحن میں چولہے کے پاس بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے۔ بکو بہت غصے میں گھر میں داخل ہوتا ہے۔ نیامت اُسے دیکھتی ہے۔ بکو چھپر کے نیچے پڑی چار پائی پر غصے میں بیٹھ جاتا ہے۔ نیامت

دور سے کہتی ہے۔ نیامت: روٹی لاؤں؟
بکو: (زہر) جہر لا دے۔
نیامت اٹھ کر چھپر کے نیچے میں کیا ہوا..... اتنے گسے میں کیوں ہے؟
بکو: میری تو قسمت ہی کھراب ہے..... جو پانسہ پھینکوں اُلٹا ہی گرے ہے۔

اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتی ہے نیامت: کچھ بتا تو سہی کیا ہوا؟

بکو: بانو کو بیچنے گیا تھا۔

نیامت: پھر؟

بکو: حرام جادی (حرام زادی)

وہ 20 سال کی ہو یا سو سال
کی۔

بٹو: سنے پر ہاتھ مارتے ہوئے
تو کہاں بیچنے گیا تھا..... میں تجھے
بچ کے بتاتی ہوں..... کتنی قیمت
چاہیے تجھے..... بول کتنی قیمت چاہیے
نیامت: کیوں وہ تیرا یار رجمو آ کے
دے گا کیا؟
بٹو: بلا لے اُس کو..... اگر وہ دیتا
ہے تو وہ لے جائے تجھے..... 20
ہجارت دے اور لے جائے تجھے

بٹو بیزاری اور غصے

سے کہتا ہوا اٹھ کر جھونپڑی کے اندر گھس جاتا ہے۔ نیامت اور بانو ایک دوسرے کو دیکھتی
رہتی ہیں۔ بانو کے ہونٹ بھیپے ہوئے ہیں۔

// Cut //

کی کوئی قیمت (قیمت)
ہی نہیں ہے..... کوئی

چند ہزار (ہزار) سے زیادہ
(زیادہ) مول ہی نہیں دے را

نیامت: تو تو کیا سمجھتا تھا کیا
لاکھوں.....

بٹو: چپ ہونے کی ضرورت
نہیں جانتی ہوں کہ مجھے

بچ رہا ہے یہ

بٹو: بیچوں گا تو تب نا جب کوئی
قیمت ملے گی..... کوئی قیمت
نہیں رہ گئی بانو تیری..... کوئی
دو ہزار (ہزار) دے را ہے کوئی

چار ہزار (ہزار)

بٹو: جھوٹ بولتا ہے تو..... بکواس کرتا
ہے۔

بٹو: تو جا..... جا کے کھود (خود) دیکھ
لے..... کہیں زیادہ (زیادہ) قیمت
ملتی ہے تو لے آ۔

بٹو: میری قیمت نہیں ملے گی تو کیا
اس کی قیمت ملے گی؟

بٹو: یہ بھی بانجھ ہے تو بھی بانجھ ہے
..... اور بانجھ عورت کی کوئی
قیمت..... کوئی مول نہیں لگتا

بانو جھونپڑی سے نکل آتی
ہے اور باتیں سننے لگتی ہے
نیامت بانو کو دیکھ کر
بات ادھوری چھوڑ دیتی
ہے۔

غصے سے ہاتھ کو ڈگدگی
کی طرح ہلاتے ہوئے
کہتا ہے۔

بے اختیار غصے میں کہتی ہے

غصے سے

وہ نیامت کی طرف
اشارہ کرتی ہے

میں کمالوں کی
کیسے کمائے گی تو؟ رجمو:
میں کمالوں کی..... تو بانو:
اُس سے میرا سودا تو کر
..... دیکھ دوبارہ یہ موکا
(موقع) نہیں ملے گا۔ ایک
بار اُس کے پاس جا اور
مجھے کھرید (خرید)..... اُس
کو پتہ چلے کہ بانو بے مول
نہیں ہے..... عورت بانجھ
ہو تو کیا عورت نہیں رہتی
مٹی بن جاتی ہے؟
تو مجھے پہلے 20 ہزار لا رجمو:
کے دے..... پھر میں اُس
کے پاس جاؤں گا۔
تب تک وہ مجھے کہیں اور بانو:
بچ دے گا..... دو چار (ہزار)
ہزار کے لئے۔
پر بانو..... تو کچھ سمجھ..... اس رجمو:
طرح سودے نہیں ہوتے
ہوتے ہیں..... اسی طرح ہوتے بانو:
ہیں..... 20 ہزار میں تجھے میں
مل جاؤں گی تو کیا مہنگا سودا
ہے..... تیرے بچے کو ماں مل
جائے گی..... تو کیا مہنگا سودا

منظر: 22

وقت : دن
جگہ : رجمو کی جھونپڑی
کردار : رجمو، بانو

بانو اور رجمو جھونپڑی میں
آمنے سامنے کھڑے ہیں۔ رجمو:
پر میں 20 ہزار کہاں سے
دوں گا..... نہ بانو..... یہ
نہیں ہو سکتا..... میں بکو
کے پاس نہیں جاسکتا۔
بانو:
میں دوں گی تجھے 20 ہزار
رجمو:
تو کہاں سے دے گی؟
ہیں تیرے پاس؟
بانو:
تو اُس سے مہلت تو لے
کر آ..... میں بھیک مانگ
کر لا دوں گی۔
رجمو:
کتنی مہلت دے گا وہ 20
ہزار کے لئے تو سال چاہیے
بانو:
نہیں میں چند ہفتوں

منظر: 23

وقت : دن
جگہ : بکو کا صحن
کردار : نیامت، بانو

صحن میں مرغی اور اُس کے چوزے پھر رہے ہیں نیامت اُن کے پاس ایک چوکی پر بیٹھی اُنہیں دانہ ڈالتے ہوئے بڑی محبت سے اُن چوزوں کو ادھر سے ادھر بھاگتے ہوئے دیکھ رہی ہے۔

بانو قل کے پاس بیٹھی اپنے کپڑے دھو رہی ہے پھر وہ اٹھ کر تار پر اپنے کپڑے جھاڑ کر لٹکانے لگتی ہے۔ تب نیامت اُسے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہتی ہے۔
نیامت: رجمو کو 20 ہجار کہاں سے دے گی؟

بانو جیسے کرنٹ کھا کر مڑ کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کون سے 20 ہجار؟

نیامت: وہی 20 ہجار جس کے

لئے اُس نے 20 دن کی

مہلت لی ہے بکو سے

بانو: مہلت اُس نے لی ہے

اور پوچھ تو میرے سے رہی ہے؟

ہے..... اور تیری جیب سے جائے گا کیا..... ایک روپیہ نہیں 20 ہجار تو بانو کا جائے گا۔

رجمو: کتنی مہلت لوں اُس سے؟
بانو: 20 دن کی۔

رجمو: 20 دن میں 20 ہجار؟
بانو: بانو کو کمانے ہیں..... تجھ کو نہیں کمالے گی بانو۔

ہتھیار ڈال کر

چومک کر

رجمو حیرانگی سے اُس کے چہرے کو دیکھتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر: 24

دقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : بانو، نیامت

نیامت سڑک پر بھیک مانگ رہی ہے۔ جب وہ اچانک کچھ فاصلے پر ایک گاڑی کو رکتے اور اُس کی پچھلی سیٹ سے بانو کو اُترتے دیکھتی ہے بانو نے چہرہ چھپایا ہوا ہے۔ نیامت ٹھٹھک جاتی ہے۔ بانو کے اُترتے ہی گاڑی آگے چلی جاتی ہے۔ بانو نے ابھی نیامت کو نہیں دیکھا وہ سڑک کے کنارے چلنا شروع ہوتی ہے جب نیامت اچانک پیچھے سے آکر اُسے پکارتی

ہے۔ نیامت: بانو..... بانو
بانو پلٹ کر دیکھتی ہے اور
چہرے پر گھبراہٹ اور بیزاری
ہے۔

بانو: کیا ہے؟
نیامت: تو گاڑی میں بیٹھ کر کہاں سے آئی ہے؟
بانو: کون سی گاڑی؟ کیسی گاڑی
نیامت: میں نے کھود (خود) دیکھی
ہے گاڑی..... اور وہ مرد
بھی..... کہاں گئی تھی تو

عجیب مسکراہٹ کے ساتھ نیامت: رجمو کنگلا ہے 200 روپیہ
کسی کو نہیں دے سکتا

20 ہزار کہاں سے دے گا۔

بانو: تیرے کو کیسے پتہ کہ کنگلا ہے؟

نیامت: پوری بستی کو پتہ ہے۔ میرے
کو کیسے پتہ نہیں ہو گا۔

بانو: اُس نے کہا ہے تو دے گا۔

نیامت: جانتی ہوں بانو..... تو دے گی

اُسے..... تیرے پاس 20 ہزار ہیں
تو بکلو کو دے دے وہ چھمکی
کو کھرید لے۔

بانو: تاکہ میری کبھی تجھ سے اور

بکلو سے جان نہ چھوٹے بلکہ

چھمکی جیسی ایک اور چڑیل

آ کر مجھے چٹ جائے۔

نیامت: تو ہی دے گی تارجمو کو

20 ہزار؟

بانو: ہاں دوں گی..... سو بار دوں

گی..... جابھی بتا دے تو بکلو کو۔

نیامت: ہیں تیرے پاس؟

بانو: کماؤں گی میں۔

نیامت: بھیک مانگ کے؟

بانو جواب دینے کی بجائے
پلٹ کر کپڑے تار پر لٹکانے لگتی ہے نیامت عجیب سے انداز میں ہنسنے لگتی ہے پھر ہنسنے ہنسنے
اُسے کھانسی ہونے لگتی ہے۔

بانو: تو اپنا کام کر..... میرے پیچھے کیوں پڑ گئی ہے۔

بانو چلے لگتی ہے۔ نیامت
اُس کے کندھے پر ہاتھ
رکھ کر نرمی سے کہتی ہے۔

نیامت: مجھے اپنا دشمن مت سمجھ..... اب تو دیے بھی تیرا
اور میرا رشتہ کھتم (ختم) ہونے
والا ہے.....

بانو پلٹ کر ابھی ہوئی
نظروں سے اُسے دیکھنے
لگتی ہے۔ نیامت بھی
عجیب انداز میں مسکرا
رہی ہے۔

منظر: 25

وقت : شام
جگہ : سڑک کے کنارے درخت
کردار : بکرو

نیامت: کسی کے ساتھ جانا ہے تو

چھپ کے جا..... یوں بچ

باجار (بازار) میں

اُترے گی تو میں نہیں کوئی

اور دیکھ لے گا..... بکرو کو بتائے

گا..... پھر اور دخت پڑے گا تجھے۔

تجھے پتہ ہے۔ کہاں کس کے

ساتھ کس لئے گئی تھی؟

نیامت: نیامت کو کیا سمجھتی ہے تو

..... 20 ہزار ہاتھ پھیلا کے تو کوئی اکٹھا

نہیں کر سکتا ہر عورت وہی کرتی جو

تو کر رہی ہے..... بس جو

بھی کر..... چھپ کے کر

جانی ہے۔ بانو ابھی ہوئی نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھتی رہتی ہے۔

عجیب نظروں سے اُسے
دیکھتے ہوئے پوچھی ہے

نیامت پلٹ کر چل

جانی ہے۔ بانو ابھی ہوئی نظروں سے اُس کی پشت کو دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

// Cut //

بکرو سڑک کے کنارے پر ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہے۔ بندریا اُس سے کچھ
فاصلے پر بیٹھی ہے اور بکرو کچھ نوٹ گننے میں مصروف ہے۔ نوٹ گننے کے بعد وہ اپنی جیب
سے ایک رومال نکال کر اُسے کھولتا ہے اور اُس میں بندھے ہوئے نوٹوں کے ساتھ یہ نوٹ
بھی رکھ کر دوبارہ باندھ دیتا ہے۔ اور اسے جیب میں احتیاط سے رکھ لیتا ہے۔ وہ بندریا کو
دیکھ کر مسکراتا ہے چند لمحوں کے لئے بندریا جھمکی میں تبدیل ہو جاتی ہے اُس کے گلے میں
بندریا کی طرح رسی بھی بندھی ہوتی ہے۔ بکرو ڈگڈگی اٹھا کر بے اختیار اُسے بجانے لگتا ہے۔
بندریا اُٹھ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔

مسکراتے ہوئے

منظر: 26

وقت : رات
جگہ : بکو کی جھونپڑی
کردار : بانو، نیامت

نیامت جھونپڑی کے اندر چارپائی پر بیٹھی نوٹ گنتے ہوئے کچھ سوچنے میں مصروف ہے۔ تب بانو اندر داخل ہوتی ہے اور نیامت پر ایک نظر ڈالتی ہے۔ نیامت اپنے روپے اکٹھے کرتے ہوئے اُس سے کہتی ہے۔

نیامت: آگئی تو؟

بانو: ہاں

وہ چارپائی پر بیٹھتی ہے اور اپنا

بایاں پاؤں دائیں

گھٹنے پر رکھتے ہوئے اُسے

دبانے لگتی ہے نیامت کی

رقم پر نظر ڈالتے ہوئے وہ کہتی

ہے

بانو: تو آج کل بڑے نوٹ

گنتی رہتی ہے.....

نیامت: جھمکی کے لئے گن رہی

ہوں..... بکو کو دوں

گی..... اُس کو چاہیے

بانو:

ایک سوکن سے جان

چھوٹے گی تو دوسری کا

پھندا گلے میں ڈال لے

گی۔ پھر اُس کی زندگی

اجرن کرے گی بچے کے

لئے۔

نیامت: تیرے پاس کتنی رقم

ہوگئی؟

بانو: ابھی 20 ہزار نہیں ہوئے

نیامت: پانچ دن رہ گئے ہیں

بانو: جانتی ہوں پانچ دن رہ گئے ہیں

..... 20 دن میں 20 ہزار نہ

ہو سکے تو تو دے گی مجھے کچھ رقم

(رقم؟)

نیامت: ہاں دے دوں گی۔

بانو: تیرا دل پچھلے پندرہ دن میں

اتنا بڑا کیسے ہو گیا نیامت بی بی:

نیامت: تیرے سے جان چھوٹ جاوے

اور کیا چاہیے میرے کو

بانو: اپنے ہاتھ سے پیسہ دے کے

جان چھڑا دے گی

نیامت: تیری بھی تو چھوٹے گی

بانو: ہاں میری تو چھوٹے گی.....

میری تو زندگی سنور جائے

گی..... ریمو اور سنے کے ساتھ

عجیب سے انداز میں

مسکراتی ہے۔

اپنا گھر ہووے گا..... اولاد

ہووے گی..... اور تو تیرا

کیا ہوگا..... وہی کل کل.....

وہی بکو بندر والا..... اور

میری جگہ چھمکی

بانو طنز یہ انداز میں

مسکراتے ہوئے کمرے سے چلی جاتی ہے۔ نیامت اُس کے جانے کے بعد عجیب سے انداز میں مسکراتی ہے۔

منظر: 29

وقت : دن
جگہ : میدان
کردار : بکو

// Cut //

بکو ایک میدان میں پوری طاقت سے ڈگڈگی بچاتے ہوئے بندریا کی رسی کھینچ کھینچ کر اُسے ہدایات دے رہا ہے آس پاس کھڑے لوگ تالیاں بجاتے ہوئے زمین پر پھیلی چادر میں روپے پھینک رہے ہیں۔

// Cut //

منظر: 30

وقت : رات
جگہ : بکو کا جھونپڑا، رجمو کا جھونپڑا
کردار : بانو، رجمو، منا

منظر: 31

وقت : رات
جگہ : بکو کی جھونپڑی
کردار : بکو، چھمکی

بانو نیم اندھیرے میں جھونپڑی کے اندر چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں وہ تصور میں اپنے آپ کو رجمو کی جھونپڑی میں اُس کے اور منے کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ وہ منے کو گود میں لئے ہوئے ہے جبکہ رجمو پیار بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا ہے۔

بانو چارپائی میں لیٹی مسکرائے لگتی ہے۔

// Cut //

بکو اندھیرے میں جھونپڑی کے باہر چھپر کے نیچے پڑی چارپائی پر لیٹا ہوا ہے اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ وہ تصور میں چھمکی کو اپنے صحن میں ایک بچے کو گود میں لئے دیکھ رہا ہے۔ جبکہ وہ خود اُس کے پاس بیٹھا اُسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہے بکو مسکرائے لگتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

// Cut //

منظر: 33

وقت : رات
جگہ : بکو کی جھونپڑی
کردار : بکو، نیامت، بانو

منظر: 32

وقت : رات
جگہ : بکو کی جھونپڑی
کردار : نیامت

بانو اور نیامت چھپر کے نیچے بیٹھی چارپائی پر باتیں کر رہی ہیں۔
بانو: آج آکھری (آخری) رات ہے میری تیرے گھر میں
نیامت: لے..... اب یہ صرپھ میرا گھر ہو گیا ہے؟
بانو: ہاں یہ بس تیرا ہی گھر تھا میں تو پتہ نہیں کس (سزا) سجا کو کاٹنے آئی یہاں پر
نیامت: اب تو ایسا نہ کہہ..... اب تو جا رکی ہے یہاں سے
بانو: ہاں اب تو جارکی ہوں یاں
سے..... ریمو صبح آ کے مجھے یہاں سے لے جاوے گا۔
نیامت: 20 ہزار پورا ہے؟

نیامت جھونپڑی کے اندر بانو سے کچھ ناصطے پر ایک دوسری چارپائی پر لیٹی ہوئی ہے۔ اُس کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں اور وہ تصور میں کچھ دیکھتے ہوئے مسکرا رہی ہے۔ اُس کے کانوں میں کسی بچے کی آوازیں، کھلکھلاہٹیں گونج رہی ہیں۔

// Cut //

منظر: 34

وقت : رات
جگہ : بکو کا جھونپڑا
کردار : بکو، بانو، نیامت

// Cut //

تینوں چھپر کے نیچے دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ باتیں کر رہے ہیں۔
قیقہ لگا رہے ہیں اور بھنگ پی رہے ہیں۔ بکو اپنی بندریا کو بھی روٹی کے ٹکڑے پھینک رہا ہے۔

بانو: پورا نہ ہوتا..... تو میں اس وقت یہاں بیٹھی ہوتی؟.....
سرکوں پر در بدر نہ پھر رہی ہوتی۔
نیامت: لے بکو بھی آ گیا
بانو: رجمو کب آ رہا ہے پیسے لے کے؟
بانو: رجمو تو صبح آوے گا..... پر
میرے کو 20 ہجاردے گیا
ہے..... کہہ رہا تھا صبح آ کے میں
کھود (خود) بکو کے حوالے
کروں گا۔
بکو: رے یہ تو تو نے بڑی اچھی
کھمر (خبر) سنائی۔
نیامت: اور تو نے اپنے 20 ہجار کا کیا کیا
جو تھمکی کے لئے اکٹھا کر رہا تھا؟
بکو: 20 ہجار ہیں میرے پاس..... لے
کر آیا ہوں..... 20 ہجار بانو دے
گی اور کل تھمکی یہاں بیٹھی ہوگی۔
نیامت: لا..... میں اندر رکھ آؤں
بکو: نہ میں کھود (خود) رکھوں گا۔
تو آج مرگی (مرغی) پکا..... بھنگ
کوٹ..... میں لے کر آیا ہوں
آج رات کھوشی (خوشی) منائیں
گے۔

بکو گھر کے اندر داخل ہوتا ہے وہ
بھی بڑا پر جوش اور خوش نظر آ رہا
ہوتا ہے۔ بانو کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

وہ کہتا ہوا چھپر کی سیڑھیوں
میں بیٹھ جاتا ہے

اپنے تھیلے کو تھپتھپاتا ہے

کھڑا ہوتے ہوئے

کہتا ہوا جھونپڑی کے اندر
جاتا ہے۔ بانو اور نیامت جسنے لگتی ہیں۔

// Cut //

ہے پہلے بھی تو جیتی ہوں
مگر آج کی طرح.....

وہ جاتی ہوئی اپنے صندوق
کو کھول کر کپڑے ادھر ادھر
کر کے روپے ڈھونڈنا شروع
ہوتی ہے۔ روپے نہیں ملتے
وہ کچھ پریشان سی ہو کر ہاتھ
مارتے ہوئے کپڑے ادھر ادھر
کرتی ہے۔

بکلو: کیا ہوا؟

بانو: روپے مل نہیں رہے

بکلو: رجمو دے کر بھی گیا

تھا کہ نہیں۔

بانو: دے دے کے گیا تھا..... دے

کے کیوں نہ جاتا۔

وہ اب پریشان سی صندوق کے
سارے کپڑے نکال کر باہر اچھال
رہی ہے۔ صندوق خالی
ہو جاتا ہے۔ بکلو آگے
بڑھ کر صندوق میں جھانکتا
ہے اور طیش میں آ جاتا ہے

بکلو:

دیکھ بانو میرے ساتھ کوئی
چلا کی مت کرنا..... آج
مجھے 20 ہجارت ملے تو تھمکی
کا سودا کھتم (ختم) ہو جائے
گا اور اس کے ساتھ تیرے
یار کا بھی۔

بانو:

میں سچ کہتی ہوں وہ 20
ہجارت دے کے گیا تھا.....
میں نے کھود (خود) ادھر

روہا سی ہو جاتی ہے۔

منظر: 35

وقت : دن
جگہ : بکلو کی جھونپڑی
کردار : بکلو، بانو، نیامت، بچہ

بانو چار پائی پر سو رہی ہے جب اچانک بکلو اس کے
بازو کو جھنجھوڑ کر اُسے اٹھاتا ہے
بانو کسلندہ انداز میں آنکھوں
کو ملتے ہوئے آنکھیں کھولتی
ہے۔

بانو: اے بانو.....
اٹھ..... بانو.....

بانو: صبح..... ہو گئی.....

بکلو: دس بج رہے ہیں۔

لا مجھے دے 20 ہجارت
مجھے تھمکی کے ہاں جاتا

ہے۔

بانو: پتہ نہیں سر کو کیا ہوا

ہے۔

بکلو: بھنگ پی ہے اس

کا اثر ہے۔

بانو: کون سا پہلی بار پی

بانو سر پکڑے ہوئے اٹھ کر کھڑی
ہو جاتی ہے۔ لڑکھاتی ہے

رکھے..... اب پتہ نہیں کہاں

کھلے منہ کے ساتھ

ہیں

بکسو: بانجھ عورت..... تو اور

تیرے کمر..... دیکھ لوں

گا میں تجھے بھی۔

بکسو اپنے صندوق کی طرف جاتا

ہے اور اُسے کھول کر اپنی رقم

نکلانے لگتا ہے۔ بانو اب صندوق

سے باہر کھلے ہوئے کپڑوں میں اپنی رقم ڈھونڈ رہی ہے۔ بکسو کو بھی اچانک پریشانی ہونے

لگتی ہے۔ اُس کی رقم بھی غائب ہے۔ وہ بھی اپنے صندوق سے کپڑے اضطراب کے عالم

میں باہر پھینکنے لگتا ہے۔ بانو چونک

کر اُسے دیکھتی ہے۔

بانو: کیا ہوا؟

بکسو: میری رقم (رقم) بھی

نہیں ہے

بانو: بکسو..... دھیان سے

دیکھ..... رقم کہاں جائے

گی۔

بانو بے اختیار اُس کے صندوق

کے پاس چلی آتی ہے اور خود

بھی کپڑے باہر پھینکتے ہوئے

رقم کو ڈھونڈنے لگتی ہے۔ صندوق خالی ہو جاتا ہے وہ دونوں سفید چہرے کے ساتھ ایک

دوسرے کا منہ دیکھنے لگتے ہیں اور جی نہیں کرے کے باہر ایک بچے کے کھکھلانے کی

آوازیں سنائی دیتے ہیں۔

وہ دونوں سر پٹ بھاگتے ہوئے جھوپڑی کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہیں۔ صحن

میں نیامت ریمو کا منہ اٹھائے کھڑی ہے۔ بکسو بلند آواز میں

اُس سے کہتا ہے۔

بکسو: اندر میرا اور بانو کا پیرا

نہیں ہے..... کسی نے چوری

کر لیا۔

نیامت: کسی نے چوری نہیں کیا

میں نے لیا ہے۔

بانو: تو نے؟

نیامت: میں نے سودا کیا ہے۔

انجمنان سے

چونک کر

بکسو: سودا؟

نیامت: ریمو کو 40 ہزار دے

کر یہ بچہ لے لیا ہے۔

بکسو: کیا؟

نیامت: ریمو 40 ہزار میں

چھمکی کو کھرید کے اُس

کے ساتھ بستی چھوڑ کر

چلا گیا۔

بکسو: حرام ناجادی..... کتیا

..... چندال..... بد جات

بانو بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھ

کر چیخ مارتی ہے۔ بکسو گالیاں

بکتے ہوئے نیامت پر لپکتا ہے

اور اُسے پیٹنا شروع ہو جاتا

ہے۔ بانو بلند آواز میں چھپر

میں کھڑی رو رہی ہے۔

بچہ نیامت کے ہاتھ سے

چھوٹ کر زمین پر گر کر

رونے لگتا ہے۔ نیامت

بکسو سے آرام سے پٹتے ہوئے

بانو سے کہتی ہے۔

نیامت: بچے کو تو اٹھا لے

رو رہا ہے.....

40 ہزار کھرچے (خرچے)

ہیں..... سودا کیا ہے

آکھر (آخر) بچہ ہی تو

چاہیے تھا ہم تینوں

کو۔

بانو: چڑیل، ڈائن، بڑھیا

بانو چھپر سے روتے ہوئے اُسے

گالیاں دیتے ہوئے اُترتی

کتیا..... چنڈال
 بدجات.....
 چپ میرا چاند..... چپ
 نہ رو..... چپ ہو
 جا..... ماں صد کے (صدقے)
 ماں واری..... چپ

بکھو : 40 ہجار کا بچہ.....
 40 ہجار کے تو 40 آ جاتے
 اس جیسے..... بدجات

لباس

ہے اور بچے کو زمین سے
 اٹھا کر اُسے پکارتے لگتی
 ہے۔

بکھو نیامت کے بال کھینچتے ہوئے
 اُسے ایک اور گھونسا مارتا ہے۔

نیامت مسکراتے ہوئے ہنسی رہتی
 ہے۔

// Cut //

کردار

مرکزی	ثانوی
1- نتاشہ (35 - 40 سالہ لڑکی)	1- نیسی (45 - 50 سالہ عورت)
2- ڈیوڈ (35 - 40 سالہ مرد)	2- ٹریا (45 - 50 سالہ عورت)
3- سارہ (4 - 5 سالہ بچی)	3- ماں (50 - 60 سالہ عورت)
	4- باپ (50 - 60 سالہ مرد)

لوکیشنز

- 1- سکول
- 2- کانونٹ
- 3- نتاشہ کے ماں باپ کا گھر
- 4- چرچ
- 5- نتاشہ کا گھر

چھوٹی ٹیبل پر رکھتی
ہے جہاں ناشتہ کا
دوسرا سامان بھی
پڑا ہوا ہے۔ وہ ان
چیزوں کو اربخ کرتے
ہوئے پھر آواز لگاتی
ہے

نناشتہ: اور پلیز تلی کو بھی ساتھ ہی
لے آنا..... تم ہوتے ہو تو
بریک فاسٹ میں کچھ لے
لیتی ہے ورنہ اسی طرح
سکول چلی جائے گی.....
میں اتنی دیر میں ٹونی
کو دیکھ لوں.....

بولتے ہوئے یک
دم کچن سے باہر جاتی ہے

// Cut //

منظر: 1 (خواب کا منظر)

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : سسٹر نناشتہ

نناشتہ کچن میں انڈہ فرائی کرنے میں مصروف ہے۔ وہ دوپٹہ کندھے پر ڈال کر
اُسے کر کے گرد باندھے ہوئے ہے اور بے حد گھریلو حیلے میں نظر آ رہی ہے وہ انڈہ بناتے
ہوئے آواز دیتی ہے۔

نناشتہ: جلدی کرو ڈیوڈ..... دیر
ہو رہی ہے..... ابھی بریک
فاسٹ کرنا ہے تمہیں.....
جلدی آ جاؤ میں بس ٹیبل
تیار کر رہی ہوں۔

وہ انڈہ پلیٹ میں
ڈالتے ہوئے پلیٹ
لے جا کر کچن میں موجود

Honey don't make
me throw you out
of your bed-----
See lily is already
up. Don't know what
has happened to you.

کی جگہوں پر رکھتی جا رہی
ہے۔ اور ساتھ ساتھ کہہ
رہی ہے۔ اب وہ بولتے
ہوئے تیزی سے کھڑکیوں
کی طرف جا رہی ہے
اور پھر کھڑکیوں کے سامنے
جا کر دونوں ہاتھوں
سے کھڑکیوں کے پردے
تیزی سے ہٹاتی ہے
نیم تاریک کمرے میں
یک دم تیز روشنی
داخل ہوتی ہے۔

// Cut //

منظر: 2 (خواب کا منظر)

وقت : دن
جگہ : بچوں کا کمرہ
کردار : نتاشہ

نتاشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے، وہ اندر داخل ہوتے ہی ساتھ ساتھ باتیں بھی

کر رہی ہے
وہ باتیں کرنے کے ساتھ
ساتھ کارپٹ پر بکھرے
بکھلنے بھی بڑی برق
رفتاری سے اکٹھے کرتی
جا رہی ہے اور اس
کی توجہ بھی بیڈ کی
بجائے ان کھلونوں پر
ہی ہے۔ وہ ان کھلونوں
کو اٹھاتے ہوئے اُن

نتاشہ: Come on. Get up
Tony. You are
getting late. Your
bus is going to
be here any
minute. I don't
want it to be
honking around.

منظر: 4

وقت : دن
جگہ : باتھ روم
کردار : نتاشہ

نتاشہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی ہے، وہ اسی ٹائٹ سوٹ میں لمبوس ہے۔ اور بے حد تھکی ہوئی اور سستے ہوئے چہرے کے ساتھ ہے واش بیسن کے سامنے لگے آئینے میں وہ اپنا عکس دیکھتی ہے اور tap کھولتے کھولتے رک جاتی ہے۔ اُس کے بالوں میں جا بجا سفید بال نظر آ رہے ہیں اور ان سفید بالوں نے اس کی عمر میں یک دم بہت اضافہ کر دیا ہے اور چند لمحوں تک اپنے عکس پر نظریں جمائے کچھ سوچتے ہوئے غیر محسوس انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہتی ہے۔ یوں جیسے سفید بالوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر پھر جیسے کچھ مایوس ہوتی ہے کچھ سفید بال چھپانے کی ہر کوشش کچھ اور نئے بال سامنے لے آتی ہے۔ وہ یک دم بالوں کو چھوڑتے ہوئے tap کھولتی ہے اور اپنے چہرے پر پانی کے چھپاکے مارنے لگتی ہے۔ بیسن پر جھک کر۔

// Cut //

منظر: 3

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈ روم
کردار : نتاشہ

نتاشہ یک دم نیم تاریک کمرے میں اپنے چہرے سے ایک جھٹکے سے چادر اتارتی ہے۔ اور قدرے حیرت اور بے یقینی کے عالم میں اپنے آس پاس کے ماحول کو دیکھتی ہے وہ جیسے کسی خواب سے بیدار ہوئی ہے۔ دن ہو چکا ہے مگر کھڑکیوں کے آگے پردے ہونے کی وجہ سے کمرہ ابھی تاریک ہے۔ وہ چند لمحے اُسی طرح مایوسی کے عالم میں بستر پر چٹ لیٹے جیسے جیسے خواب کے بارے میں سوچتی رہتی ہے جیسے خواب کو یاد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ پھر ایک گہرا سانس لے کر اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اپنے سینے پر ایک کر اس بناتے ہوئے وہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہے اپنے بال سمیٹتے ہوئے وہ بستر سے نیچے اترتی ہے اور کھڑکی کی طرف جا کر پردہ کھینچ دیتی ہے۔ روشنی یک دم کمرے کو چکا چوند کر دیتی ہے۔ وہ اپنی آنکھوں کو بند کر لیتی ہے یوں جیسے روشنی اس سے برداشت نہ ہو پارہی ہو۔ باہر سبزہ اور لان نظر آ رہا ہے وہ یک دم کھڑکی کی طرف پشت کر کے اپنے کمرے کو دیکھتی ہے۔ کمرے میں برائے نام فرنیچر نظر آ رہا ہے اور یہ بالکل سادگی سے ڈیکور بیڈ ہے۔ دیوار پر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی تصویریں نظر آ رہی ہیں نتاشہ ٹائٹ سوٹ میں ہے اور وہ اسی طرح خالی نظروں سے کمرے کو دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 6

وقت : دن
جگہ : ڈائمنگ روم
کردار : نتاشہ، ٹریسا، نینسی

تینوں ناشتے کے لیے ڈائمنگ ٹیبل کے گرد ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ تینوں ہاتھ اٹھائے ہوئے یوں لگتا ہے جیسے کسی دعا کے اختتام پر بیک وقت کہتی ہیں:

تینوں : Amen

پھر تینوں ناشتہ کرنے

لگتی ہیں۔ سسٹر ٹریسا

چائے اپنے کپ میں

ڈالتے ہوئے کہتی ہے

نتاشہ نظر اٹھا کر دیکھتی ہے

پھر چپ رہتے ہوئے سلاکس

لیتی ہے۔ نینسی بے حد سرسری

انداز میں پوچھتی

ہے۔

نینسی : کیوں؟

منظر: 5

وقت : دن
جگہ : نتاشہ کا بیڈ روم
کردار : نتاشہ

نتاشہ زن کا سفید لباس habit پہنے اپنے کمرے کے ڈیرینگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سر پر پہنے جانے والے سکارف کو pin up کر رہی ہے۔ وہ ایسا کرنے کے بعد ڈیرینگ ٹیبل پر پڑی ایک چھوٹی سیج اپنے ہاتھ کے گرد لپیٹتی ہوئی کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ جاتی ہے۔

// Cut //

نینسی: تم اس طرح Investigate کیوں کر رہی ہو؟

ایک دم چڑ کر

ٹریا: میں بس ویسے ہی پوچھ رہی ہوں

قدرے ناراضگی سے

نینسی: پہلے تو کبھی تم نے اس طرح نہیں پوچھا۔

ناراضگی سے

ٹریا: پہلے تم نے کبھی کسی پروگرام کا ذکر کیا؟

ترکی بہ ترکی

نینسی: کیوں نہیں کیا؟..... روز

کرتی ہوں..... ڈانٹنگ

ٹیمبل پر ہر دفعہ کیا بات کرتے

ہیں ہم؟.....

ٹریا: جھگڑے کے علاوہ ڈانٹنگ ٹیمبل

ہلکی سی بڑبڑاہٹ

پر میں نے تمہیں کچھ بھی کرتے نہیں دیکھا۔

نینسی: اس دفعہ سسٹر اینیلا آئیں گی تو

ناراضگی سے

میں ان سے یہ ایٹو ڈسکس

کروں گی..... تم دن بہ دن روڈ

ہوتی جا رہی ہو۔

نتاشہ اس تمام گفتگو کے درمیان بالکل چپ چاپ ناشتہ کر رہی ہے یوں جیسے وہاں کچھ بھی نہ ہو رہا ہو۔

// Cut //

ٹریا: پتہ نہیں.....

I wasn't feeling Well.

نینسی: کیا ہوا؟..... ملڈ

پریشر ہائی ہو گیا؟

ٹریا: پتہ نہیں..... میں نے چیک

نہیں کیا..... شائید.....

..... تم رات کو بہت

دیر تک TV دیکھتی رہی؟

دوبارہ سرسری انداز میں

اسی طرح بولتی

جاتی ہے۔

نینسی سے پوچھتی ہے۔

نینسی: ہاں..... ایک اچھا پروگرام آ رہا

تھا۔

ٹریا: کون سا پروگرام؟

دلچسپی لیتے ہوئے

نینسی کچھ دیر چپ

رہ کر جیسے نام

یاد کرنے کی کوشش

کرتی رہتی ہے

پھر کہتی ہے۔

نینسی: نام بھول گیا..... مگر بہت

Interesting پروگرام تھا۔

ٹریا: کس چینل پر؟

ایک دفعہ پھر یاد کرنے

کی کوشش کرتی

ہے پھر کہتی ہے

نینسی: چینل مجھے یاد نہیں

ٹریا: کس چیز کے بارے میں تھا

پروگرام؟

منظر: 8

وقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

نتاشہ پریپ کے ایک کلاس روم میں کھڑی ایک rhyme گانے میں مصروف ہے۔ وہ اس پر act بھی کر رہی ہے

If you are happy : نتاشہ :
And you know it
clap your hands
//
//
//
ہیں۔

If you're happy
And you know it
And you really
want to show it
If you're happy

منظر: 7

وقت : دن
جگہ : سکول
کردار : نتاشہ، چند دوسرے کولیگ

نتاشہ چند کتابیں ہاتھ میں پکڑے سکول کے ایک کمرے کی طرف جاتے ہوئے
رستے میں بہت سے لوگوں کو مسکراتے ہوئے ہیلو ہائے کر رہی ہے۔

نتاشہ : Good Morning!

How are you?

وہ یہ جملہ کلاس تک
جاتے ہوئے اپنے بہت
سے کولیگز سے کہتی اور
سنتی ہے۔ اس وقت
وہ بے حد خوش اور
مطمئن نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

ایک ہفتہ پہلے ہی میری

پوسٹنگ یہاں ہوئی ہے

Welcome to your: نتاشہ:

new school Sarah!

نتاشہ: بہتر ہوتا اگر آپ اپنے ساتھ

سارہ کی مٹی کو بھی

لے آتے۔

ڈیوڈ: نہیں لاسکتا تھا۔

نتاشہ: کیوں؟

ڈیوڈ: She is dead.

نتاشہ: Oh___ I'm sorry.

ڈیوڈ: It's alright.

دو ماہ پہلے ایک ایکسپڈنٹ

میں ربیکا کی ڈیوڈ سے ہو گئی

نتاشہ: I___ I___

I'm really sorry.

ڈیوڈ: سارہ پہلے ربیکا کے ساتھ

بہت اچھی تھی..... اب میرے

ساتھ ہو گئی ہے..... وہ

ابھی بھی سارہ کی

طرف متوجہ ہے

نظر اٹھا کر ڈیوڈ

سے کہتے ہوئے

دوبارہ سارہ کو

دیکھتی ہے۔

ڈیوڈ یک دم

قدرے افسردگی

سے کہتا ہے۔

نتاشہ یک دم چونک

کر سیدھی ہو جاتی

ہے۔

ہکلاتے ہوئے

سارہ کو دیکھتے

ہوئے اس کے

بالوں پر ہاتھ پھیرتے

And you know it

Clap your hands

تبھی دروازے پر ڈیوڈ

سارہ کو گود میں اٹھائے نمودار ہوتا ہے۔ سارہ بلند آواز سے رورہی ہے۔ اور ڈیوڈ پریشان نظر

آ رہا ہے۔ وہ اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہا ہے اس کے کلاس کے دروازے میں

نمودار ہوتے ہی سارہ کلاس کے اندر جھانکتی ہے اور چند لمحوں کے لیے بچوں کو گاتا دیکھ کر

خاموش ہو جاتی ہے۔ نتاشہ اسے دیکھ لیتی ہے۔ اور اسی طرح بچوں کو گاتا چھوڑ کر کلاس سے

باہر آتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ

ڈیوڈ: گڈ مارننگ

نتاشہ: Can I help you?

مسکراتے ہوئے سارہ اور

ڈیوڈ کو دیکھتے ہوئے

ڈیوڈ سارہ کو نیچے

ڈیوڈ: I hope so.....

اُتارتا ہے اور وہ اس

کی ٹانگوں سے چپک

جاتی ہے۔

I' m David Sister

and this is my

daughter, Sarah.

نتاشہ: Is she

a new comer?

ڈیوڈ: Yes.

نتاشہ: I see..... گڈ مارننگ سارہ

قدرے جھک کر سارہ

کی طرف متوجہ ہوتے

ہوئے جو کچھ اور ڈیوڈ

کے ساتھ چپکتی ہے۔

ڈیوڈ: میں اسلام آباد سے آیا ہوں

مجھ سے الگ نہیں رہ سکتی

..... میری تو سمجھ میں نہیں

آ رہا کہ میں اسے سکول

میں اکیلا کیسے چھوڑوں.....

Don't worry David. : نتاشہ:

I can take care of

her.

I'll be more than : ڈیوڈ:

glad if you could do that.

نتاشہ: آؤ سارہ اندر کلاس میں

چلیں.....

ڈیوڈ: جاؤ بیٹا پاپا یہیں کھڑے ہیں

سارہ کا بازو زری

سے پکڑتے ہوئے

ہلکی سی مسکراہٹ

کے ساتھ

سارہ نتاشہ کو دیکھتی ہے

سارہ کو نتاشہ کی

طرف کرتے ہوئے

سارہ کچھ دیر ابھی نظروں سے نتاشہ کو دیکھتی ہے پھر اس کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے جو نتاشہ نے بڑھا رکھا ہے۔

نتاشہ مسکراتی ہے۔

نتاشہ: Good girl.

اسے لے کر اندر کلاس میں جاتے ہوئے ڈیوڈ کو دیکھ کر مسکراتی ہے ڈیوڈ آہستہ آہستہ دروازے سے ہٹ جاتا ہے۔ اور کھڑکیوں کے سامنے جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ نتاشہ سارہ کو کلاس سے انٹروڈیوس کر دیتی ہے۔

// Cut //

269

منظر: 9

دقت : دن

جگہ : کوریڈور

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ

نتاشہ کوریڈور میں جا رہی ہے جب اسے اپنے عقب میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

ڈیوڈ: سسر

وہ یک دم پلٹتی ہے اور

پھر ڈیوڈ کو دیکھ کر کچھ

حیرانی سے کہتی ہے۔

نتاشہ: آپ ابھی تک

یہیں ہیں؟

ڈیوڈ: ہاں..... میں بس

پریشان تھا کہ اگر

کہیں میں چلا گیا تو

سارہ بعد میں رونے

لگے گی۔

نتاشہ: آپ پریشان نہ ہوں

اگر وہ رونے بھی لگی

مسکرا کر

نتاشہ: سسٹر نتاشہ
ڈیوڈ: تھینک یو نتاشہ
..... سوری سسٹر نتاشہ

روانی میں کہتا ہے
پھر یک دم گھبرا کر تھج کرتا ہے
نتاشہ چند لمحوں کے لیے
بالکل سناکت ہو
جاتی ہے۔
ڈیوڈ مڑ کر
دور کوریڈور میں
اس کمرے کے
دردازے کی
طرف دیکھتا ہے
جہاں سارہ ہے۔
پھر قدم آگے
بڑھاتے ہوئے
نتاشہ سے کہتا ہے
مہتمم آواز میں اسے
دیکھتے ہوئے کہتی ہے اور دور اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہتی ہے

// Cut //

کنفیوزڈ

تو ہم لوگ اسے سنبھال
لیں گے..... بچے سکولز
میں اکثر روتے ہیں۔
ڈیوڈ: آپ کو یقین ہے میری
ضرورت نہیں پڑے
گی؟
نتاشہ: بالکل یقین ہے۔
ڈیوڈ: یہ میرا کارڈ ہے اس
پر میرا سیل فون
نمبر بھی ہے اگر وہ
کبھی بھی روئے تو آپ
مجھے کال کریں میں
فورا آ جاؤں گا۔
نتاشہ: وہ نہیں روئے گی..... آپ
جاسکتے ہیں.....

پورے یقین سے کہتے
ہوئے مسکراتے ہوئے
کارڈ لے لیتی ہے

ڈیوڈ: لیکن کوئی اور پراہم بھی
تو ہو سکتی ہے اسے۔
نتاشہ: میں اسے بھی دیکھ لوں
گی..... آپ پریشان
نہ ہوں۔
ڈیوڈ: Thank you.....
میں آپ کا نام جان سکتا
ہوں؟

منظر: 11

وقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، سارہ

نتاشہ کے ارد گرد سارے بچے بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کچھ کھلونے بھی پکڑے ہوتے ہیں نتاشہ کے بالکل پاس سارہ بیٹھی ہوئی ہے اور نتاشہ ہاتھ میں ایک سنووری بک پکڑے کہانی سنانے میں مصروف ہے

نتاشہ: Once upon a time

there was a girl. Small پر زور دیتے ہوئے

..... a "small" girl. ہاتھ کے اشارے سے

The girl lived in Small ہر بار بچوں کو

a house..... a کا معنی سمجھانے کی

"small" house. The کوشش کر رہی ہے۔

house was in a اور ہر بار Small کا

village..... لفظ آنے پر بچے کھلکھلاتے

a "small" village. ہوئے انگلی اور

منظر: 10

وقت : دن
جگہ : لائبریری
کردار : نتاشہ

نتاشہ لائبریری میں ایک کتاب اپنے سامنے کھولے بیٹھی ہے مگر اس کے ذہن میں بار بار ڈیوڈ اور سارہ کے ساتھ اس کی ملاقات آ رہی ہے اور پھر ڈیوڈ کا خالی نتاشہ کہنا اس کے کانوں میں بار بار گونج رہا ہے اسے کتاب کے صفحے میں اس ملاقات کا سین نظر آ رہا ہے۔

// Cut //

The village was
near a river.....
a "small" river.

انگوٹھے کے اشارے
سے Small با آواز بلند
کہتے ہیں، سارہ بھی
یہی کرنے میں مصروف
ہے اور بے حد مسرور
نظر آ رہی ہے۔

منظر: 12

دن : وقت
پلے گراؤنڈ : جگہ
نماشہ، سارہ : کردار

// Cut //

نماشہ سارہ اور باقی بچوں
کے ساتھ پلے گراؤنڈ میں
ہے۔ بچے اور سارہ مختلف
جھولوں پر نظر آ رہے ہیں
نماشہ سارہ کے پاس
کھڑی اسے ہدایات دیتی
ہوئی نظر آ رہی ہے

// Cut //

کچھ سنجیدہ ہو جاتی ہے
نتاشہ: لنچ کس نے دیا؟.....
پاپانے؟

سارہ سر ہلاتی ہے۔
نتاشہ مسکرانے کی کوشش کرتے

ہوئے اس کے سامنے
لنچ باکس رکھ کر اس سے

کہتی ہے۔
نتاشہ: لنچ کرنا شروع کریں۔

وہ لنچ باکس پر ایک نظر
سارہ: I don't like it.
دوڑا کر نتاشہ سے کہتی ہے

نتاشہ چپ چاپ اس کا چہرہ دیکھتی ہے۔ اس کے چہرے پر تاسف ہے۔

// Cut //

منظر: 13

وقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، سارہ

تمام بچے اپنے لنچ باکس کھولے لنچ کرنے میں مصروف ہیں۔ نتاشہ باری باری تمام بچوں کے پاس جا کر انہیں ان کے لنچ کے بارے میں ہدایات دے رہی ہے۔ پھر وہ سارہ کے پاس جاتی ہے اور اس کے پاس ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہتی ہے۔

نتاشہ: آپ کا لنچ باکس کہاں

ہے سارہ؟

سارہ کچھ کہنے کی بجائے اپنے بیگ سے ایک لنچ باکس نکال لیتی ہے۔ نتاشہ لنچ باکس اس کے ہاتھ سے لے کر اسے کھولتی ہے۔

اس کے اندر بسکٹ

کا ایک پیکٹ، ایک

چاکلیٹ اور بازار

کے چپس نظر آ رہے

ہیں نتاشہ لنچ

کی چیزوں کو دیکھتے ہوئے

ہوگی۔

نتاشہ: نہیں سارہ

نے تنگ نہیں کیا۔

ڈیوڈ: سارہ روئی بھی نہیں؟

نتاشہ: نہیں

She is a good

girl.

Yes. She is ڈیوڈ

..... کیوں سارہ آپ کو

سکول اچھا لگا؟

سارہ: ہاں

ڈیوڈ: اور ٹیچر؟

سارہ: وہ بھی۔

نتاشہ: تو سارہ کل سکول آرہی ہے

نا؟

سارہ مسکراتے

سر ہلاتی ہے۔

ڈیوڈ:thank you

نتاشہ: You are welcome.

پھر یک دم موضوع

بدل کر

آپ سارہ کو کل سے پراپر

لنچ بنا کر دیا کریں.....

اسے بسکٹس اور ذہ چیزیں

پسند نہیں ہیں جو آپ نے

آج اسے دی ہیں۔

منظر: 14

وقت : دن

جگہ : کوریڈر

کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

نتاشہ بچوں کو لائن میں کلاس سے باہر نکال رہی ہے۔

تبھی ڈیوڈ آگے آتا ہے اور سارہ بھاگ کر اس کی طرف جاتی ہے۔

سارہ: پاپا

ڈیوڈ مسکراتے ہوئے

سارہ کو اٹھالیتا ہے۔

نتاشہ آخری بچے کو

باہر نکالتے ہوئے

ڈیوڈ سے کہتی ہے۔

نتاشہ: گڈ آفٹرنون

ڈیوڈ: گڈ آفٹرنون..... میں

سارا دن آپ کی کال

کا انتظار کرتا رہا۔

نتاشہ: کیوں؟

ڈیوڈ: میں نے سوچا سارہ

آپ کو تنگ کر رہی

بے اختیار

سارہ کا منہ چومتے

ہوئے

منظر: 15

وقت : دن
جگہ : چرچ
کردار : نتاشہ

نتاشہ چرچ میں آلٹر کے سامنے بیٹھی اپنے سینے پر کراس بناتی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ پر نظریں جمائے ہوئے ہے۔ کیمرا کراس پر مصلوب شبیہ کو سر سے لے کر پاؤں تک دکھاتا ہے۔ پھر کیمرا اسی طرح نتاشہ کو سر سے پاؤں تک دکھاتا ہے۔

// Cut //

کچھ حیرانگی سے ڈیوڈ: میں سارہ کو کیا بنا کر دوں؟

نتاشہ: سینڈوچ..... فریج فرائیز.....

ڈیوڈ: I will try ____ ok

کوئی خیال آنے پر افسردگی سے..... مجھے کوئی کنگ نہیں آتی

ریکا کے ہوتے ہوئے میں

کبھی کچن میں نہیں گیا.....

مگر میں کوشش کروں گا۔

نتاشہ: اگر آپ کو کنگ نہیں کر سکتے

تو کسی اور سے کہیں کہ وہ سارہ

کانچ تیار کر دے

ڈیوڈ: کوئی اور نہیں ہے..... میں

یہاں اکیلا رہتا ہوں.....

میں اور سارہ.....

Thank you for your help.

ڈیوڈ: گڈ بائے

کہتے ہوئے جاتا

ہے۔ نتاشہ اسے

جاتا دیکھتی رہتی

ہے۔

// Cut //

منظر: 17

وقت : دن
جگہ : وزیر زردم
کردار : نتاشہ، باپ، ماں

نتاشہ کمرے میں داخل ہوتی ہے تو وہاں بیٹھے اس کے ماں باپ دونوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔

نتاشہ: گڈ آفزنون
کہتے ہوئے ماں کی طرف جاتی ہے وہ بڑی عقیدت سے پہلے اس کا ہاتھ چومتی ہے پھر اس کے گلے میں لٹکا ہوا کراس چومتی ہے

ماں: کیسی ہے میری بیٹی؟
نتاشہ: میں ٹھیک ہوں آپ دونوں کیسے ہیں؟
ماں سے مل کر باپ سے ملتی ہے۔ باپ بھی اسی طرح اس کا ہاتھ اور کراس چوم کر اسے گلے سے لگاتا ہے

نتاشہ: بیٹھیں اب..... آج تو

منظر: 16

وقت : دن
جگہ : کانوٹ کا صحن
کردار : سسز نتاشہ، سسز نینسی

نتاشہ کانوٹ کے بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتی ہے جب سسز نینسی اسے دیکھتے ہی کہتی ہے

نینسی: سسز نتاشہ تمہارے پیرٹس آئے ہیں۔

نتاشہ قدرے چونک کر اسے دیکھتی ہے۔ پھر دور ایک کمرے کے دروازے کی طرف دیکھتی ہے۔

// Cut //

دو نوں بیٹھے ہیں نتاشہ
بھی مسکراتے ہوئے ان
سے کہتی ہے

مجبے بتائے بغیر آ گئے آپ
لوگ..... مجھے اطلاع
بھی نہیں دی۔

ماں: بس ہم نے سوچا اسی طرح
جا کر تمہیں حیران کریں۔

نتاشہ کی نظر مٹھائی کے ایک پیکٹ پر پڑتی
ہے

نتاشہ: یہ مٹھائی کس لیے ہے؟
ماں: تمہارا منہ میٹھا کرنے کے
لیے لائے ہیں فری کی شادی طے
کر دی ہے۔

ایک لمحہ کے لیے
نتاشہ کا چہرہ کچھ پھیکا پڑتا ہے
پھر وہ مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے
کہتی ہے۔

نتاشہ: اوہ..... اچھا..... کب؟
باپ: ایک ہفتہ پہلے..... اچھا
لڑکا ہے..... کویت میں انجینئر
ہے۔

پھیلکی مسکراہٹ کے ساتھ
نتاشہ: اچھا..... بہت خوشی ہوئی
مجھے.....

ماں: بس یہ سب Jesus کی مہربانی
ہے..... آخری ذمہ داری بھی
سر سے اتر رہی ہے۔

باپ: تم بتاؤ یہاں سب ٹھیک جا
رہا ہے؟

285

مشینی انداز میں
بات کاٹ کر

نتاشہ: ہاں سب ٹھیک جا رہا ہے
ماں: یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات
ہے..... کانوٹ میں تو
سب ٹھیک ہی جا رہا ہو
گا۔

ہلکا سا ہنس کر

باپ: ہاں..... میں بھی خواہ مخواہ ہی
اس طرح کا سوال کرتا ہوں
اس بار تو صحت بھی بہت
اچھی لگ رہی ہے بیٹا۔

نتاشہ: آپ کو اچھی لگ رہی ہے
تو اچھی ہی ہوگی۔

ماں: کانوٹ میں صحت اچھی نہیں
ہوگی تو اور کہاں ہوگی.....

شوہر کو کچھ ڈانٹ
کر

ہر طرح کا آرام ہے
اسے یہاں مجید..... پہلی دفعہ تو
وہ بیمار ہو گئی تھی اس
لیے کمزور لگی۔

باپ: اب تو سر میں وہ دہر نہیں
ہوتا بیٹا؟

نتاشہ: نہیں..... اب سب کچھ
ٹھیک ہے..... جبک کا
فون آتا ہے؟

باپ: ہاں ہر ہفتے آتا ہے.....

نتاشہ: بہت عرصہ ہو گیا مجھے خط
خوش ہوتے ہوئے

منظر: 18

وقت : دن
جگہ : سنگ روم
کردار : نتاشہ، ٹریا، نینسی

ٹریا اور نینسی TV کے سامنے بیٹھی ہوئی ہیں۔ نتاشہ ان کے سامنے مٹھائی کا ڈبہ کھولے ہوئے کھڑی ہے۔

ٹریا: یہ کس چیز کی مٹھائی ہے؟

نتاشہ: میری بہن کی بات طے

ہوئی ہے۔

نینسی: Congrats..... یہ آخری

بہن تھی نا؟

نتاشہ: ہاں

ٹریا: پھر تو تمہاری طرف سے

بھی مٹھائی due ہے نتاشہ

..... یہ تو تمہارے پیرنٹس

لائے ہیں۔

نتاشہ: Any time

مسکراتے ہوئے ڈبہ

نہیں لکھا اس نے

باپ: تمہارا بھائی بہت مصروف

ہو گیا ہے امریکہ میں.....

خط لکھنے کا وقت کہاں

ملتا ہے اسے!

نتاشہ: پھر فون کر لیتا مجھے۔

باپ: اس بار فون آئے گا تو

میں کہوں گا اس سے

نتاشہ: اور جوزف اس نے بھی

بہت عرصہ ہوا مجھے فون نہیں

کیا۔

ماں: ہاں..... وہ بھی بہت مصروف

ہے روزی کے ساتھ گھر

شفٹ کر لیا ہے اس نے

..... ہمارے یہاں بھی آنا جانا

کچھ کم ہو گیا ہے..... ایسا ہی

ہوتا ہے بیٹا جب سب اپنے

اپنے کاموں میں مصروف

ہو جاتے ہیں تو ایک دوسرے

کے لیے وقت کہاں رہتا ہے

نتاشہ چپ چاپ ماں کا چہرہ دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

بند کرتی ہے۔

ٹریا: سب بہن بھائیوں کی شادی

ہو جائے گی اب؟

نتاشہ: نہیں بس ایک بھائی

unmarried ہے..... لیکن

وہ سٹیٹس میں ہے۔ وہیں

شادی کر لے گا.....

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ

He has a girl friend

there.

نینسی: کافی طے گی نتاشہ؟

نتاشہ: Sure..... why not!

مسکرا کر

// Cut //

منظر: 19

دن : وقت
کچن : جگہ
نتاشہ : کردار

نتاشہ کچن میں ایک
کپ میں کافی beat
کرنے میں مصروف
ہے۔ اس کے سامنے
کچن ٹیبل پر مٹھائی
کا ڈبہ پڑا ہوا ہے
کافی beat کرتے کرتے
اس کی نظر اس پر
پڑتی ہے
پھر اسے ماضی
کا ایک سین یاد آنے
لگتا ہے۔

// Intercut //

بننا چاہتی ہوں

باپ: ڈاکٹر بننے کے لیے روپے
کی ضرورت ہوتی ہے
..... روپیہ کہاں سے
آئے گا؟

نماشہ: سسٹر ہیلن نے وعدہ کیا
ہے کہ اگر میرے اچھے
مارکس آئیں گے تو

وہ قادر سے بات کر
کے میرے لیے سکالرشپ
کا بندوبست کر دیں گی۔

باپ: تمہیں سکالرشپ ملے گا
تو صرف تمہارا فائدہ ہو
گا..... کبھی باقی بہن بھائیوں
کا سوچا ہے تم نے؟

نماشہ: ابا.....

ماں: بڑی اولاد تو ماں باپ کا بوجھ
بانتی ہے..... اور تم.....

نماشہ: میں بھی بوجھ بانٹوں گی مگر
nun بن کر نہیں۔

ماں: آخر nun بننے میں کیا اعتراض ہے تمہیں؟
نماشہ: مجھے نہیں پتہ۔

سنجیدگی سے

مسکرا کر

ناراضگی سے

نہ سمجھنے والے انداز میں

بات کاٹ کر

ناراضگی سے
ایک دم بے حد
پریشان اٹھ کر جاتی ہے۔

منظر: 20

(سترہ سال پہلے)

وقت : رات
جگہ : ایک ٹوٹے پھوٹے گھر کا صحن
کردار : نماشہ، ماں، باپ

نماشہ صحن کے ایک تخت پر بیٹھی بے حد شاکڈ اپنے ماں باپ کا چہرہ دیکھتے
ہوئے کہہ رہی ہے۔

نماشہ: پر ابا میں تو nun بننا
نہیں چاہتی۔

باپ: مگر ہم تو بنانا چاہتے ہیں

نماشہ: پر میں نہیں بننا چاہتی۔

ماں: سسٹر ہیلن نے کہا ہے

کہ نماشہ میں بڑی

روحانیت ہے یہ بہت

آگے جاسکتی ہے۔

نماشہ: پر اماں میں nun بننا نہیں
چاہتی..... میں ڈاکٹر

خوشی سے

بے حد مضطرب

منظر: 21

وقت : رات
جگہ : نشاۃ کا بیڈروم
کردار : نشاۃ

منظر: 19

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : نشاۃ

نشاۃ اپنے بیڈروم میں بیڈ پر بیٹھی بائبل پڑھ رہی ہے۔ بائبل پڑھتے پڑھتے وہ کوئی خیال آنے پر جیسے چوکتی ہے پھر وہ بائبل کو بند کر کے سائینڈ ٹیبل پر پڑا اپنا ایک چھوٹا سا لیڈیز پرس اٹھاتی ہے اور اسے کھول کر اس میں سے ایک کارڈ نکال لیتی ہے۔ وہ ڈیوڈ کا وزینگ کارڈ ہے۔ وہ چند لمے پلکیں جھپکائے بغیر اس کارڈ کو دیکھتی رہتی ہے۔ پھر غیر محسوس انداز میں ڈیوڈ کے نام پر اپنی انگلی پھیرتی ہے۔ اسے ماضی کا ایک سین یاد آنے لگتا ہے۔

نشاۃ کا beat کرتے کرتے یک دم جیسے چونک جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ وہ اُلٹے ہاتھ سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کافی کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

// Intercut //

منظر: 22

(سترہ سال پہلے)

وقت : دن
جگہ : صحن (ٹوٹا پھوٹا)
کردار : نتاشہ، ماں

دونوں صحن کے ایک کونے میں پڑے تیل کے ایک چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی ہیں۔ ماں روٹیاں پکا رہی ہے۔ اور بے حد غصے میں نتاشہ سے کہہ رہی ہے۔

جو بے حد خائف نظر آ رہی ہے ماں: ڈیوڑ سے شادی.....؟

تمہارا دماغ ٹھیک ہے؟

نتاشہ: اس میں دماغ خراب ہونے

والی کیا بات ہے اماں.....

ڈیوڑ اچھا لگتا ہے مجھے.....

اور وہ بھی مجھے پسند

کرتا ہے۔

ماں: ایک معمولی ڈپسینر ہے وہ

..... دو ہزار لیتا ہے وہ

بات کاٹ کر

نتاشہ:

ناراضگی سے

ماں:

ناراضگی سے

ماں:

بات کاٹ کر

نتاشہ:

بات کرتے ہوئے

ماں:

..... اور اس عمر کے لڑکے

ہر لڑکی کو یہی کہتے ہیں کہ

وہ اسے اچھی لگتی ہے۔

معمولی ڈپسینر ہی سہی مگر

ہم سے بہتر گھر ہے اس کا

..... ہمارے جیسے برے حالات

نہیں ہیں اس کے۔

تم کس قدر خود غرض ہو گئی

ہو نتاشہ..... صرف اپنا

سوچ رہی ہو..... صرف

اپنا.....

اماں اپنا کہاں سوچ رہی

نتاشہ:

ہوں..... میری شادی ہو

گی تو آپ کا بوجھ بھی تو کم

ہوگا۔

کیا بوجھ کم ہوگا..... چار چھ بچے

پیدا کر کے مار پیٹ کے بعد ہمارے

گھر آیا کرو گی

ایسا نہیں ہوگا اماں

نتاشہ:

آنرک کی بیٹی

ماں:

نہنی کو دیکھو..... اس کے ماں

باپ نے اسے ایک بارزن بننے

کے لیے کہا..... وہ بن گئی.....

اس نے ایک لفظ نہیں بولا

بات کاٹ کر

نتاشہ: اماں پلیز..... میں نن نہیں
بن سکتی

اسی طرح بات
جاری رکھتے ہوئے

ماں: اور جب سے نن بنی ہے وہ
پوری کیونٹی عزت کرنے لگی
ہے اس کے ماں باپ کی
.....اپنے بھائی کو ملازمت
دلوائی ہے اس نے فادر کو
کہہ کر..... اب گھر کی مرمت
کے لیے امداد لے کر دی ہے
..... اور ایک ہماری بیٹی ہے
نتاشہ: اماں میں دنیا نہیں چھوڑ
سکتی.....

بے حد بے بسی سے

ماں: ماں باپ اور بہن بھائیوں
کے لیے بھی نہیں

ترکی بہ ترکی

دونوں آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک دوسرے کو دیکھتی رہتی ہیں۔

// Cut //

منظر: 23

(ماضی)

وقت : دن
جگہ : چھوٹا سا کمرہ
کردار : نتاشہ

نتاشہ چھوٹے سے بوسیدہ کمرے کے ایک کونے میں چار پائی پر ایک کتاب ہاتھ
میں لیے بیٹھی ہے۔ وہ کتاب کھول کر اس کے اندر سے ایک تصویر نکالتی ہے۔ اس کے
گالوں پر آنسو بہہ رہے ہیں تصویر ایک معمولی صورت نوجوان کی ہے۔ نتاشہ کچھ دیر اسے
دیکھتی رہتی ہے۔ پھر تصویر کے ٹکڑے کرنے لگتی ہے۔ وہ تصویر کے پہلے بڑے پھر چھوٹے
چھوٹے ٹکڑے کرتی ہے۔

// Cut //

منظر: 24

وقت : دن
جگہ : لوگ روم
کردار : نتاشہ، نینسی، ٹریا

.....

نتاشہ اور ٹریا ایک ہی صوفے پر بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جب نینسی اندر داخل ہوتی ہے۔

وہ آتے ہی ایک صوفہ کی طرف جاتی ہے اور بیٹھنے سے پہلے صوفہ کو اچھی طرح جھاڑتی ہے۔ پھر اپنے کپڑوں کو بہت سنبھال کر وہاں بیٹھتی ہے۔

ٹریا اور نتاشہ TV دیکھ رہی ہیں TV پر کوئی میوزک کا پروگرام چل رہا ہے۔ نینسی کی نظر بیٹھنے کے بعد TV پر جاتی ہے۔ پھر وہ یک دم اٹھ

کر ایک ٹشو نکالتی نینسی: پیہ نہیں برکت کس طرح

ہوئی TV کی طرف صفائی کرتی ہے.....

جاتی ہے اور TV ہر چیز اُسی طرح گندی

کی سکرین صاف ہے۔

کرنے لگتی ہے۔

ٹریا اور نتاشہ کچھ ناگواری سے اُس کی اس حرکت کو دیکھتی ہیں مگر خاموش رہتی

ہیں۔

منظر: 21

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا کمرہ
کردار : نتاشہ

.....

کیمرا نتاشہ کے ہاتھ میں پکڑے کارڈ کو فوکس کیے ہوئے ہے۔ کارڈ کو چند لمحے بعد نتاشہ یوں پکڑتی ہے جیسے اسے پھاڑنا چاہتی ہو مگر پھر وہ رک جاتی ہے یوں جیسے ایسا نہ کر پا رہی ہو۔ اس کی آنکھوں میں نمی تیرتی نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

TV کی سکرین صاف کرنے کے بعد ٹیسی TV کے ارد گرد کا حصہ بھی صاف کرتی ہے۔ پھر وہ اُسے صاف کرنے کے بعد ٹشو کوڑے کی ٹوکری میں پھینکنے کے بعد دوبارہ صوفے کی طرف آتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے مگر تبھی اُس کی نظر دیوار پر لگی ایک تصویر کی طرف جاتی ہے۔ وہ پھر اٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے تصویر کی طرف جاتی ہے اور اسے سیدھا کرتے ہوئے پھر جیسے کچھ گرد محسوس کرتی ہے اور دوبارہ ٹشو نکال کر تصویر کا فریم صاف کرنے لگتی ہے۔

منظر: 25

// Cut //

وقت : دن
جگہ : سکول کا گیٹ
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

نتاشہ گیٹ سے اندر داخل ہوتی ہے اور اپنے سے کچھ فاصلے پر آگے چلتے ہوئے ڈیوڈ کو دیکھتی ہے وہ سارہ کو کلاس کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ سارہ سے بات کرتے کرتے وہ مڑ کر دیکھتا ہے اور نتاشہ کو عقب میں آتے دیکھ کر رُک جاتا ہے۔ اور مسکراتا ہے۔ نتاشہ بھی مسکراتے ہوئے قریب چلی جاتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ
ڈیوڈ: گڈ مارننگ
نتاشہ: گڈ مارننگ
سارہ: گڈ مارننگ.....
نتاشہ: لائیں مجھے ویس سارہ
کابیک..... میں لے جاتی
ڈیوڈ سے سارہ کابیک لیتے ہوئے
بیک دیتے ہوئے نتاشہ ڈیوڈ: thanks
کو غور سے دیکھتا ہے

منظر: 26

وقت : رات
جگہ : چرچ
کردار : نتاشہ

نتاشہ آلٹر کے سامنے گھٹنے ٹیکے بچوں کی طرح رو رہی ہے۔ وہ ساتھ ساتھ دونوں ہاتھ جوڑے دعا کرتے ہوئے بول بھی رہی ہے۔

نتاشہ: Jesus Christ please

save me from this

sin. Please save my

soul.

میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی

جس پر میں بعد میں پچھتاؤں

..... مجھے اتنا کمزور مت

ہونے دیں کہ میری زندگی میں غلطی کا کوئی

لمحہ آجائے..... پلیز..... پلیز

وہ اب اپنا ہاتھ بھی آلٹر پر ٹیک دیتی ہے اور کچھ اور زیادہ رونے لگتی ہے۔

// Cut //

وہ اس کی نظریں محسوس

کرتی ہے مگر نظر انداز کرتی ہے۔ ڈیوڈ: سارہ نے بتایا کل آپ نے

اپنا لُچ اس کے ساتھ share کیا تھا۔

نتاشہ: یہ ایسی اہم بات نہیں

ڈیوڈ: میرے لیے اہم ہے.....

Thank you

نتاشہ: اس کی ضرورت نہیں.....

ڈیوڈ: میں نے آج سارہ کے لئے لُچ بنایا ہے۔

نتاشہ: اور میں بھی بنا کر لائی ہوں

مسکراتے ہوئے سارہ
کو دیکھ کر

ڈیوڈ: آپ کو تکلیف ہوئی ہوگی

نتاشہ: نہیں..... کیوں ہوگی

ڈیوڈ: سارہ کو آپ بہت اچھی لگی ہیں۔

نتاشہ: Really?

سارہ کو دیکھتے ہوئے
مسکراتی ہے۔

ڈیوڈ: اس کو آپ ربیکا کی طرح

لگی ہیں

آپ کی smile اور آواز

ربیکا جیسی ہے۔

یک دم پزل ہوتی ہے

نتاشہ: I think we are getting

late.

یک دم گھبرا کر نظر
چرا کر سارہ

کا ہاتھ پکڑتے ہوئے دور کلاس کے دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی قدم بڑھاتی ہے۔ ڈیوڈ
خاموش رہتا ہے اور اسے جاتا دیکھتا رہتا ہے۔

// Cut //

منظر: 28

(ماضی)

وقت : دن
جگہ : مناشہ کے ماں باپ کا گھر
کردار : ماں، باپ، مناشہ

مناشہ صحن میں کپڑے دھو رہی ہے جب بیرونی دروازہ کھول کر اس کا باپ اندر آتا ہے۔ اس کے سارے کپڑے پھٹے ہوتے ہیں اور اس کے سر سے خون نکل رہا ہے۔ مناشہ اس کو دیکھتے ہی کپڑے چھوڑ کر بے اختیار اٹھ کر اس کی طرف جاتی ہے اور گھبرا کر رونے لگتی ہے

مناشہ: ابا..... ابا..... کیا ہوا؟

اس کا باپ صحن کی چارپائی پر تھکے ہوئے انداز میں بیٹھ جاتا ہے۔ مناشہ پاس آ جاتی ہے تبھی اندر کمرے سے اس کی ماں باہر نکلتی ہے اور اپنے شوہر کی حالت دیکھ کر گھبرا جاتی ہے۔

ماں: کیا ہوا؟..... کیا ہوا؟
باپ: جوشوانے پیٹا ہے مجھے
ماں: پانی لاؤ مناشہ.....
پانی لا کر دو باپ کو

منظر: 27

وقت : رات
جگہ : سٹنگ روم
کردار : مناشہ، نینسی، ٹریسا

تینوں بیٹھی TV دیکھ رہی ہیں جس پر ہیرو اور ہیروئن کوئی رومانٹک سین کر رہے ہیں: مناشہ بے حد بھی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ ہیرو کی کسی بات پر ہیروئن مسکراتی ہے مناشہ کے کانوں میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

ڈیوڈ: آپ کی آواز اور مسکراہٹ
ریکا جیسی ہے۔

وہ یک دم گھبرا کر نینسی اور ٹریسا کی طرف دیکھتی ہے یوں جیسے اسے خوف ہو کہ انہوں نے ڈیوڈ کی آواز نہ سن لی ہو۔ وہ دونوں سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔ مناشہ اور اپ سیٹ نظر آنے لگتی ہے۔ اس کا ذہن ماضی میں جانے لگتا ہے۔

// Intercut //

اٹھاتے مجھے لگتا ہے میں خود
گندگی بن گیا ہوں یا کم از کم
اپنے سارے لوگ یہی سمجھنے
لگے ہیں۔

ننّا شہ کو دیکھتے ماں: آج ننّا شہ نن ہوتی تو
کسی کی ہمت نہ ہوتی کہ
مجھ پر کوئی ہاتھ اٹھاتا.....
ہاتھ اٹھاتا بھی تو قادر
ہمارے ساتھ کھڑے ہوتے۔

ننّا شہ نظریں چرا لیتی ہے۔ ننّا شہ کا باپ بے حد شکوہ بھری نظروں سے ننّا شہ کو دیکھتا ہے اور
اٹھ کر اندر کمرے میں چلا جاتا ہے۔ اس کے پیچھے ماں بھی چلی جاتی ہے۔ ننّا شہ پانی کا
گلاس ہاتھ میں لیے وہیں کھڑی رہی ہے۔

// Cut //

ننّا شہ بھاگتے ہوئے پانی
لائی ہے۔

باپ: میں اس زندگی سے

تنگ آ گیا ہوں.....

ماں: میں قادر کے پاس جا کر جوشوا

کی شکایت کروں گی

باپ: پھر کیا ہوگا؟..... آج جوشوا

نے پیٹا ہے..... پچھلی دفعہ

یسوئیل نے مارا تھا.....

اس سے پچھلی بار عمار نوئیل

نے..... قادر نے کیا کیا

..... وہ میری حمایت کرتے

ایک بھنگی کی؟..... یا ان

سب کی جن کی جیب میں

پیسے ہیں۔

ماں: میں پھر بھی قادر کے پاس

جاؤں گی۔

باپ: وہ اس بار بھی کچھ نہیں کریں

گے..... مجھے ہی صبر کی تلقین

کریں گے..... منہ غریب

کو ہی بند کرنا پڑتا ہے۔

ماں: ساری زندگی اسی طرح ذلیل

ہوتے دھکے کھاتے گزری ہے

.....

باپ: لوگوں کی گندمیاں اٹھاتے

بے بسی سے

ننّا شہ بھنگی

آنکھوں سے

یہ سب سنتی

رہی ہے۔

روتے ہوئے

روتے ہوئے دوپٹے

سے آنکھیں صاف کرتی ہے

بے بسی سے

منظر: 30

وقت : رات
جگہ : صحن میں چولہے کی جگہ
کردار : نتاشہ

نتاشہ اپنا بوسیدہ بیک لیے چولہے کے پاس بیٹھی ہے اور اس جلتی ہوئی آگ میں باری باری اپنی کتابیں جلا رہی ہے۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا ہے۔ مگر وہ باری باری اپنی کتابوں کو جلاتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 29

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا گھر
کردار : نتاشہ، باپ، ماں، چند بچے

رات ہو چکی ہے۔ نیم تاریک ٹوٹے پھوٹے کمرے میں چند چار پائیاں اور فرش پر بہت سے بچے سو رہے ہیں۔ نتاشہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی جاگ رہی ہے۔ وہ بے حد پریشان باری باری ادھر سے ادھر دیکھتے ہوئے کمرے کی حالت دیکھ رہی ہے پھر اپنے بہن بھائیوں کو اور اپنے ماں باپ کو اور پھر وہ بھیگی آنکھوں کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آتی ہے۔

// Cut //

منظر: 27

(حال)

وقت : رات
 جگہ : سٹنگ روم
 کردار : نینسی، ٹریسا، مناشہ

.....

تینوں TV دیکھ رہی ہیں۔ مناشہ یک دم TV کی سکرین پر کسی کردار کے قہقہے سے چونک کر حال میں واپس آتی ہے۔ نینسی اور ٹریسا ابھی بھی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف ہیں۔ وہ ایک نظر ان کو دیکھنے کے بعد دبے پاؤں اٹھ کر کمرے سے نکل جاتی ہے۔

// Cut //

منظر: 31

وقت : دن
 جگہ : چرچ
 کردار : مناشہ

.....

مناشہ چرچ میں ایک سیٹ پر بیٹھی ہوئی ہے۔ چرچ بالکل خالی ہے وہ بے حد خاموشی سے Jesus کی شبیہ کو دیکھ رہی ہے۔
 وہ اب نن کے لباس میں ہے اس کی آنکھوں میں بہت زیادہ دیرانی ہے۔

// Cut //

منظر: 33

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈروم
کردار : نتاشہ

نتاشہ اپنے بیڈ پر بیٹھی بے حد محتاط انداز میں وہ پیکٹ کھول رہی ہے۔
پیکٹ کے اندر چاکلیٹس کی ایک ٹرے ہے۔ نتاشہ اسے ہاتھ میں لیے اس پر نظر
جمائے بیٹھی رہتی ہے پھر کچھ دیر بعد مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 32

وقت : دن
جگہ : کلاس
کردار : نتاشہ، سارہ

نتاشہ اپنی میز کے پیچھے کھڑی نوٹ بکس اوپر نیچے رکھ رہی ہے جب سارہ اس
کے پاس آتی ہے اور ایک پیکٹ اس کی طرف بڑھاتی ہے
نتاشہ حیرانگی سے پیکٹ کو دیکھ کر کہتی ہے
حیرانگی سے : نتاشہ: یہ کیا ہے؟

مسکراتے سارہ: Happy Birthday

Sister Natasha.

نتاشہ: Thank you

.....مگر یہ کس لیے؟

سارہ: یہ پاپائے آپ کے لئے دیا ہے۔

نتاشہ کا بڑھا ہوا ہاتھ یک دم کپکپانے لگتا

ہے۔ : نتاشہ: اُن کو میری برتھ ڈے کا کیسے پتہ چلا؟

سادگی سے سارہ: آپ نے کل مجھے بتایا اور میں نے ان کو بتایا

نتاشہ دم سادھے اُس پیکٹ کو دیکھتی رہتی ہے

// Cut //

ہمیشہ لاکڈ ہوتی ہے۔
ننسی: میری وارڈ روب کھلی ہوئی تھی۔

ٹریا: تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟
ننسی: میں سسٹر اینیلا کو بتاؤں

گی کہ یہاں میری کوئی
چیز بھی محفوظ نہیں ہے

..... ہر وقت کوئی نہ

کوئی میری چیزوں کی

حفاظت لیتا رہتا ہے۔

ٹریا: ہر وقت اسے یہی شبہ رہتا

ہے کہ ہم میں سے کوئی نہ کوئی

اس کی چیزوں کی حفاظت

لیتے رہتے ہیں..... سسٹر

ننسی Cynical ہوتی جا رہی

ہے..... پہلے اُسے یہ لگتا تھا

کہ ہر چیز گندی ہے اور اب

اُسے یہ وہم بھی ہونا شروع

ہو گیا ہے کہ کوئی اُس کی

عدم موجودگی میں اُس کے

کمرے میں جاتا ہے.....

بحث کرتے ہوئے

کندھے اچکا کر

غصے میں کہتے ہوئے

چلی جاتی ہے۔

تارنگی میں

بڑبڑاتی رہی

ہے۔

غصے میں کہتے ہوئے

کمرے سے چلی جاتی ہے۔

..... Crack pot

نماشہ بے حد عجیب تاثرات کے ساتھ کافی beat کرتے ہوئے کھڑی ہے۔

// Cut //

منظر: 34

وقت : دن

جگہ : کچن

کردار : ننسی، ٹریا، مناشہ

ٹریا ٹیبل پر بیٹھی ہے جب کہ مناشہ کافی بنا رہی ہے۔ تبھی ننسی غصے میں کچن میں
آتی ہے اور آتے ہی کہتی ہے۔

ننسی: میرے کمرے میں کون گیا تھا؟

..... کس نے میری وارڈ روب

کھولی ہے؟

ٹریا: تمہارے کمرے میں کون جا

سکتا ہے..... تمہارا کمرہ

لاکڈ ہوتا ہے۔

ننسی: میرا کمرہ کھلا ہوا تھا

ٹریا: مگر وارڈ روب تو لاکڈ تھی۔

ننسی: تمہیں کیسے پتہ کہ میری

وارڈ روب لاکڈ تھی؟

ٹریا: کیونکہ تمہاری وارڈ روب

لڑنے والے انداز میں

مکھوک ہوتے ہوئے

لفظوں پر زور دیتے ہوئے

منظر: 35

وقت : دن
جگہ : سکول
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

منظر: 36

وقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

نتاشہ سارہ اور ڈیوڈ کے ساتھ چل رہی ہے۔ وہ سارہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ مگر وہ ڈیوڈ کی طرف نہیں دیکھ رہی اور اس سے نظریں چرا رہی ہے۔ ڈیوڈ ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: سارہ آپ سے بہت مانوس ہو گئی ہے
گھر میں بھی آپ کی باتیں کرتی رہتی ہے۔
..... مجھے اب اسے صبح سکول لانے کے لیے

زبردستی نہیں کرنی پڑتی

نتاشہ:

سوری سسٹر نتاشہ

پتہ نہیں کیوں میں ہمیشہ

یہ غلطی کرتا ہوں۔

نتاشہ یک دم ٹھوکر
کھاتی ہے

ڈیوڈ یک دم مسکرا کر

معذرت خواہانہ انداز میں تھوچ کرتا ہے نتاشہ کچھ کہنے کی بجائے بے حد گھبرائے ہوئے انداز میں سارہ کے بال سہلاتی ہوئی ساتھ چلتی ہے۔

// Cut //

نتاشہ اور ڈیوڈ سارہ کے ساتھ کلاس روم کے باہر کھڑے ہیں
سارہ نتاشہ کو ایک بجے دے رہی ہے۔ نتاشہ بے حد خوشی کے عالم میں اس سے
پھول لے رہی ہے

ڈیوڈ: کل آپ سکول نہیں
آئیں تو میں نے سسٹر
مریم سے آپ کے بارے
میں پوچھا..... انہوں
نے کہا کہ آپ کو کچھ
بخار ہے۔

نتاشہ: ہاں بس کچھ فلو ہو گیا
تھا..... مگر ان پھولوں
کی ضرورت نہیں تھی۔
ڈیوڈ: کیوں نہیں تھی.....

منظر: 37

(خواب کا منظر)

دقت : دن
جگہ : کچن
کردار : نناشہ، سارہ، ڈیوڈ

انہیں دیکھ کر آپ بہت
فریش ہوں گی اور دوبارہ
چھٹی بھی نہیں کریں گی
..... میں نے اور سارہ
نے کل آپ کو بہت
مس کیا..... کیوں سارہ
..... نناشہ کو بتائیں
..... سوری.....

کہتے کہتے سارہ کی طرف
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔
پھر مسکرا کر نناشہ سے
کہتا ہے۔ وہ بھی اس
بار مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

نناشہ گھریلو حلیے میں سین نمبر ایک والے حلیے میں کچن میں نناشہ کی ٹیبل تیار کر
رہی ہے۔ اور ساتھ

کہہ رہی ہے : نناشہ : ڈیوڈ پلیز جلدی آ

جاؤ..... تمہیں دیر

ہو رہی ہے اور

سارہ کو بھی

تبھی ڈیوڈ سارہ
کو لے کر کچن میں
داخل ہوتے ہوئے
کہتا ہے۔

ڈیوڈ : آ رہا ہوں یا.....

تم بھی ہر دس منٹ

کے بعد وقت بتائی

رہتی ہو..... ہمارے

گھر میں الارم نہیں ہوتا

چاہیے..... تمہاری

موجودگی کافی ہے۔

میتاشہ: میں نہ ہوتی تو تم

دونوں روز لیٹ

ہوتے

ڈیوڈ: تو کیا ہوتا؟

سارہ کو کرسی پر بٹھاتے

ہوئے

مذاق اڑانے والے

انداز میں

میتاشہ مصنوعی ناراضگی سے اسے گھورتی ہے

منظر: 36

وقت : رات
جگہ : میتاشہ کا بیڈ روم
کردار : میتاشہ

.....

میتاشہ یک دم آنکھیں کھول دیتی ہے وہ خواب دیکھ رہی تھی وہ کچھ دیر اسی طرح
نیم تاریک کمرے میں چھت کو دیکھتی رہی ہے۔
پھر کروٹ موڑ کر سائینڈ ٹیبل پر پڑے ہوئے پھولوں کو دیکھتی ہے اور پھر مسکرانے
لگتی ہے

// Cut //

// Cut //

منظر: 38

وقت : دن
جگہ : ڈائنگ روم
کردار : نتاشہ، نینسی، ٹریسا

تینوں لُچ کر رہی ہیں تبھی نینسی اچانک کھانا کھاتے کھاتے کہتی ہے۔

نینسی: سسر نتاشہ آجکل تم بہت خوش نظر آ رہی ہو۔
نتاشہ: میں؟..... نہیں.....
ٹریسا: ہاں یہ تو میں نے بھی نوٹس کیا ہے.....
بہت glow ہے آجکل سسر نتاشہ کے چہرے پر..... واقعی کیا بات ہے بھی؟
نتاشہ: نہیں..... نہیں..... میں

دلچسپی لیتے ہوئے کچھ عجیب انداز میں

تو صرف.....
نینسی: میں تو صرف کیا؟
نتاشہ: کچھ نہیں..... آپ کو دہم ہو رہا ہے
نینسی: دہم کس بات کا؟
ٹریسا: ہاں دہم کس بات کا؟
نینسی: سسرز کو کس بات سسٹرز کا دہم ہو سکتا ہے؟
نتاشہ: میں..... میرا یہ مطلب نہیں تھا
نینسی: کیا مطلب؟
نتاشہ: میرا مطلب تھا جو آپ سمجھ رہی ہیں
نینسی: ہم کیا سمجھ رہی ہیں؟
نتاشہ: کچھ دیر کنفیوزڈ اور بے بسی کے انداز میں اُن دونوں کے چہروں کو دیکھتی رہتی ہے۔
پھر یک دم ٹریسا اور نینسی قہقہہ مار کر ہنستی ہیں۔ نتاشہ

مسکرائنے کی کوشش کرتے ہوئے

چھپڑنے والے انداز میں

ہلکاتے ہوئے

بے حد سنجیدہ

نتاشہ کچھ دیر کنفیوزڈ اور بے بسی کے انداز میں اُن دونوں کے چہروں کو دیکھتی رہتی ہے۔

پھر یک دم ٹریسا اور نینسی قہقہہ مار کر ہنستی ہیں۔ نتاشہ

جیرانگی سے انہیں
دیکھتی ہے۔

ثریا: مذاق کر رہے تھے۔ ہم دونوں
..... ہمیں پتہ ہے تم آجکل
اپنے اس کورس کی وجہ
سے خوش ہو جو تمہیں
امریکہ میں جا کر کرنا ہے۔

نتاشہ مسکرانے کی
کوشش کرتی ہے۔

منظر: 39

دقت : دن
جگہ : کلاس روم
کردار : نتاشہ، سارہ

// Cut //

نتاشہ کلاس میں سارہ کے پاس بیٹھی اُسے ڈرائنگ کروانے میں مصروف ہے تبھی
سارہ اس سے کہتی ہے۔

سارہ: میری می چوڑیاں پہنتی
تھی آپ چوڑیاں کیوں
نہیں پہنتی؟

نتاشہ چند لمحوں کے لیے کچھ ساکت ہو کر اسے دیکھتی ہے۔ پھر کچھ کہنے کے لیے جیسے لفظ
تلاش کرتی ہے۔

نتاشہ: میں.....
جواب سے پہلے ہی
نتاشہ: اور میری می لپ
اسٹیک بھی لگاتی تھیں
آپ کیوں نہیں لگاتیں؟

نتاشہ بے اختیار اپنے ہونٹوں کو چھینتی ہے
نروس ہو کر
سارہ: میری می گرین کلر کے

منظر: 40

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈروم
کردار : نتاشہ

کپڑے پہنتی تھی کیونکہ
پاپا کو گرین کمر پسند تھا۔

نتاشہ: apple..... apple

ٹھیک نہیں بنا.....

دوبارہ سے بناتے ہیں

ایک دم قدرے
ہکا کر موضوع
بدلنے کی کوشش

کرتے ہوئے سارہ کے ہاتھ سے پینسل لیتی ہے۔ اور ٹیبل پر جھک کر کاغذ پر کچھ draw کرنے لگتی ہے۔ وہ apple بنا رہی ہے۔ تبھی اس کے کانوں میں کوئی بائبل کی ایک کہانی سنانے لگتا ہے سب کے بارے میں..... نتاشہ سب بناتے بناتے رک جاتی ہے وہ بے حد اپ سیٹ نظر آرہی ہے۔

// Cut //

نتاشہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ٹائٹ سوٹ میں ملبوس اپنے بالوں میں برش چلا رہی ہے۔ اس کے کانوں میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے۔

ڈیوڈ: آپ کی آواز اور مسکراہٹ

ربیکا جیسی ہے۔

نتاشہ چند لمحے آئینے کو دیکھتے ہوئے کھڑی رہتی ہے۔ پھر ہلکا سا مسکراتی ہے۔ یوں جیسے اپنی مسکراہٹ دیکھنا چاہتی ہو۔ پھر ایک دم کچھ خیال آنے پر وہ برش ڈریسنگ پر رکھ کر پلٹ کر کمرے کی وارڈروپ کی طرف جاتی ہے اور اسے کھول کر اندر کچھ تلاش کرتی رہی ہے۔

پھر کچھ دیر بعد وہ ایک چھوٹا سا بیگ نکالتی ہے اور اسے ڈریسنگ ٹیبل پر لا کر رکھ دیتی ہے۔ اسے کھول کر وہ اندر سے ایئر رنگز نکالتی ہے اور انہیں کانوں میں ڈال لیتی ہے۔ پھر ایک لمبے اسٹیک نکال کر اپنے ہونٹوں پر لگاتی ہے۔ کچھ دیر تک وہ خود کو آئینے میں دیکھتی رہتی ہے پھر دوبارہ وارڈروپ کی طرف جاتی ہے اور اندر سے کچھ دیر کی تلاش کے بعد ایک سبز سوٹ نکال لیتی ہے۔ اس سوٹ کو ہاتھ میں پکڑ کر وہ مسکراتی ہے۔

// Cut //

منظر: 42

وقت : دن
جگہ : سبزی مارکیٹ
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

نتاشہ سبزی مارکیٹ میں ایک ریڑھی والے کے پاس کھڑی سبزی اٹھا کر دیکھ رہی ہے اس کے ہاتھ میں ایک تھیلا ہے۔
تبھی وہ ڈیوڈ کے ساتھ سارہ کی آواز پر چونکتی ہے۔

سارہ: گڈ مارننگ سسٹر نتاشہ

نتاشہ بے اختیار چونک
کر دیکھتی ہے اور کچھ
فاصلے پر ڈیوڈ اور
سارہ کو کھڑا دیکھ
کر حیران ہوتی ہے۔

نتاشہ: گڈ مارننگ.....

What a pleasant

surprise!

آپ یہاں.....

ڈیوڈ: ہم لوگ یہاں سبزی

مسکراتے ہوئے

منظر: 41

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈروم
کردار : نتاشہ

نتاشہ گرین لباس میں لمبوس ہلکا میک اپ کیے اور چند زیورات پہنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آئینے میں اپنے عکس کو دیکھ رہی ہے وہ بے حد مسرور نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

منظر: 43

وقت : دن
جگہ : سبزی مارکیٹ
کردار : مناشہ، ڈیوڈ، سارہ

تینوں مختلف جگہوں پر سبزیاں اور پھل دیکھتے نظر آ رہے ہیں۔ ڈیوڈ بھاؤ کر داتا
نظر آ رہا ہے۔
مناشہ بے حد مسرور نظر آ رہی ہے۔

// Cut //

خریدنے آئے ہیں۔

مناشہ: میں بھی..... ہمیشہ یہیں
پر سبزی اور پھل خریدنے
آتی ہوں۔

ڈیوڈ: لگتا ہے ابھی آپ نے
خریداری شروع نہیں
کی۔

اس کے خالی تھیلے
کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے

مناشہ مسکراتی

ہے۔

مناشہ: ہاں ابھی تو صرف دیکھ
رہی ہوں۔

ڈیوڈ: یعنی میری طرح ہی ہیں۔

میں نے بھی ابھی سبزی خریدنی
شروع نہیں کی..... چلیں
اکٹے خریداری کرتے ہیں۔

مسکراتے ہوئے مناشہ
سے کہتا ہے۔

مناشہ مسکراتے ہوئے سارہ کا ہاتھ تھام لیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 44

وقت : دن
جگہ : سڑک
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

منظر: 45

وقت : دن
جگہ : ڈیوڈ کا اپارٹمنٹ
کردار : ڈیوڈ، نتاشہ، سارہ

ڈیوڈ گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے۔ نتاشہ برابر میں بیٹھی ہے۔ سارہ پیچھے بیٹھی ہے۔
ڈیوڈ نتاشہ سے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: میرا اپارٹمنٹ یہاں پاس
میں ہی ہے..... مجھے خوشی
ہوگی اگر آپ چائے کے
لیے ہمارے گھر آئیں۔
نتاشہ: سارہ: پلیز سسر چلیں نا۔
نتاشہ: اوکے..... مگر زیادہ دیر نہیں۔
ڈیوڈ: don't worry..... میں
آپ کو جلدی ڈراپ
کردوں گا۔

دروازہ کھلتا ہے اور ڈیوڈ نتاشہ اور سارہ کے ساتھ اندر داخل ہوتا ہے۔ وہ سبزی کا
تھیلا اٹھائے ہوئے ہے۔
آگے بڑھتے ہوئے ڈیوڈ: پلیز آئیں
نتاشہ بڑی سرور ہے اس گھر کو پسندیدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی آگے بڑھتی ہے سارہ اس کا
ہاتھ پکڑے ہوئے ہے۔ نتاشہ: آپ کا گھر بہت اچھا ہے۔
سنگ روم کے ڈیوڈ: Thanks.....
صوفے کی طرف بیٹھیں پلیز۔
اشارہ کرتے ہوئے

نتاشہ ایک صوفے پر بیٹھ جاتی ہے۔ سارہ بھی اس کے پاس بیٹھ جاتی ہے۔ ڈیوڈ
بچن کارز کی طرف جاتے ہوئے
نتاشہ سے کہتا ہے۔ ڈیوڈ: آپ کیا لیں گی چائے
یا کافی؟
نتاشہ: کافی۔

منظر: 46

وقت : دن
جگہ : سارہ کا بیڈ روم
کردار : سارہ ڈیوڈ، نتاشہ

کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور سارہ نتاشہ کا ہاتھ پکڑے اس کمرے کے اندر آتی ہے جو کھلونوں سے بھرا ہوا ہے۔ نتاشہ بے حد خوشی سے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہتی ہے۔

نتاشہ: You've a lovely

room Sarah.

ہلکا سا شرم کر سارہ: Thank you.

نتاشہ ابھی کھڑی ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی ہے تبھی اس کے عقب میں ڈیوڈ کی آواز آتی ہے وہ کھلے دروازے سے اندر آیا ہے۔ ڈیوڈ: سارہ کبھی کسی کو اپنا بیڈ روم نہیں دکھاتی..... مگر

آپ کو تو سیدھا یہیں لائی ہے۔

نتاشہ مسکراتے ہوئے سارہ کو دیکھتی ہے جواب ایک فونو فریم اٹھا کر نتاشہ کے پاس لاتی ہے۔ اس میں کلاس کے بچوں کے ساتھ سارہ بھی ہے۔ نتاشہ اس تصویر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے سارہ اور ڈیوڈ کو دیکھتی ہے۔

// Cut //

مسکراتے ہوئے بچن میں کام کرتے ہوئے
ڈیوڈ: میں چائے سے کافی زیادہ اچھی بناتا ہوں۔

نتاشہ: اچھا؟

ڈیوڈ: Sarah is mad about

سکول سے آنے کے بعد You

سارا وقت آپ کی باتیں کرتی رہتی ہے۔

مسکرائے ہوئے سارہ کو تھپتھپاتی ہے۔
نتاشہ: She is very cute and sweet.

ڈیوڈ: مجھے توقع نہیں تھی کہ وہ

آپ کے ساتھ اس طرح اٹیچ ہو جائے گی

آپ سسٹرنہ ہوتیں تو

بات ادھوری

تھوڑا کرگ اٹھانے

لگتا ہے۔

پوچھتی ہے نتاشہ: تو.....؟

گردن جھٹک ڈیوڈ: کچھ نہیں.....

کمر مسکراتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو جاتا ہے نتاشہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔ تبھی سارہ کہتی ہے۔

سارہ: پاپا سسٹرنہ کو اپنا

بیڈ روم دکھاؤں؟

ڈیوڈ: Oh sure!

سارہ نتاشہ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑی ہوتی ہے۔

// Cut //

چرچ امریکہ بھجوا رہا

ہے۔

What? کیوں؟

نتاشہ: اس کیوں کا کیا مطلب

ہے؟

But what are we

going to do without
you?

Sarah has become so
attached to you and
even I.....

آپ کو نہیں جانا چاہیے۔

نتاشہ: یہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

ڈیوڈ: پلیز مجھے تو دیے

بھی چند دنوں تک آپ

سے ایک بہت اہم بات

کرنی ہے۔

بے حد پریشان ہو کر

نتاشہ کی آنکھوں میں چمک

آ جاتی ہے۔ ڈیوڈ کچھ

بھی نوٹس کیے بغیر

کہتا رہتا ہے۔

بات کرتے کرتے ادھوری

چھوڑ دیتا ہے۔ پھر

کچھ دیر کے بعد کہتا

ہے۔

ہلکی آواز میں

لجابت سے

نتاشہ چپ چاپ اسے

دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 47

وقت : دن

جگہ : سڑک

کردار : ڈیوڈ، سارہ، نتاشہ

تینوں گاڑی میں بیٹھے ہیں ڈیوڈ گاڑی ڈرائیو کر رہا ہے جبکہ نتاشہ برابر بیٹھی ہے سارہ پیچلی
سیٹ پر ہے۔

ڈیوڈ: I' m so grateful.

کہ آپ نے ہمارے گھر

آ کر ہمارے ساتھ کچھ وقت گزارا۔

نتاشہ: مجھے بہت اچھا لگا وہاں

آ کر یوں لگا جیسے اپنا گھر ہے۔

بے اختیار اس کے

ہونٹوں سے لگتا ہے پھر وہ ایک دم جیسے کچھ شرمندہ ہو کر ڈیوڈ کو دیکھتی ہے۔ ڈیوڈ

مسکرا کر کہتا ہے۔ ڈیوڈ: اگر واقعی وہ آپ کو

اپنا گھر لگا ہے تو.....

I' m honoured.

نتاشہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتی ہے۔ کچھ دیر خاموشی رہتی ہے

پھر وہ کہتی ہے۔ نتاشہ: مجھے ایک سال کے لیے

تمہیں واپس آنا ہے۔

نناشہ: I'm sorry

اس وقت مجھے یاد نہیں

رہا کہ مجھے واپس آنا

ہے۔

ننسی: یاد رکھنا چاہیے تھا
تمہیں.....

You're a

nun. You can't

be irresponsible.

نناشہ: I know that

ننسی: You better be careful

next time.

عجب سے انداز میں

سخت لہجے میں

مدھم آواز میں

کہتے ہوئے جاتی ہے

نناشہ چپ چاپ اسے

جاننا دیکھتا رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 48

وقت : دن
جگہ : کچن
کردار : نناشہ، ننسی

نناشہ کچن میں سبزیاں رکھنے میں مصروف ہے جب سسٹر ننسی اندر داخل ہوتی ہے اور تشویش کے عالم میں نناشہ سے کہتی ہے۔

ننسی: اتنی دیر سسٹر نناشہ.....

ہم لوگ پریشان ہو

رہے تھے۔

نناشہ: بس سبزی خریدتے

ہوئے دیر ہو گئی.....

پھر ایک دوست مل

گئی۔

ننسی: کون دوست؟

نناشہ: ایک سکول فرینڈ

ننسی: لیکن تمہیں احساس

ہونا چاہیے تھا کہ

نظریں چراتے ہوئے

اپنے کام میں مصروف

منظر: 50

وقت : دن
جگہ : ڈیوڈ کا گھر
کردار : سارہ، ڈیوڈ، نتاشہ

.....

تینوں ڈانگ ٹیبل پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ڈیوڈ اور نتاشہ چائے پی رہے ہیں۔ ڈیوڈ
کہہ رہا ہے۔ ڈیوڈ: سارہ اکثر مجھ سے
پوچھتی ہے کہ آپ
ہمیشہ وائٹ ڈریس
کیوں پہنتی ہیں.....
نتاشہ مسکرا کر سارہ کو دیکھتی ہے۔
..... میں نے اسے
بتایا کہ آپ نن ہیں
اس لیے
ہاں وہ مجھ سے بھی اکثر یہ سوال
کرتی رہتی ہے۔
ڈیوڈ: اگر آپ برانہ مانیں تو
آپ سے ایک بات پوچھوں
نتاشہ: Sure

منظر: 49

وقت : رات
جگہ : نتاشہ کا بیڈروم
کردار : نتاشہ

.....

نتاشہ اپنے بیڈروم پر ایک کتاب کھولے بیٹھی ہے۔ مگر اس کا ذہن کہیں اور ہے۔
اس کے ذہن میں ڈیوڈ کے ساتھ ملاقات آرہی ہے۔

// Intercut //

منظر: 49

وقت : رات
جگہ : نشاہ کا بیڈروم
کردار : نشاہ

نشاہ اپنے بیڈ پر کتاب کھولے بیٹھی ہے۔ پھر وہ کتاب بند کر کے اپنے بیڈ سے اتر کر کھڑکی میں آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کے کانوں میں اب ڈیوڈ کا جملہ گونج رہا ہے۔

ڈیوڈ کی آواز: مجھے چند دنوں تک
ویسے بھی آپ سے
بہت اہم بات کرنی
ہے۔

نشاہ یک دم مسکرا دیتی ہے۔

// Cut //

سوتے ہوئے : آپ nun کیوں نہیں؟
نشاہ: مجھ پر بہت ساری ذمہ داریاں
تھیں..... کسی دوسرے طریقے
سے میں انہیں پورا نہیں کر سکتی
تھی۔

ڈیوڈ: تو یہ calling نہیں تھی؟
نشاہ: نہیں۔

چائے پیتے ہوئے : آپ کو nun نہیں بننا چاہیے
ڈیوڈ: تھا..... پتہ نہیں مجھے آپ
کو دیکھ کر کیوں لگتا ہے
کہ آپ کو ڈاکٹر ہونا چاہیے
تھا۔

بے اختیار : میں ڈاکٹر بننا چاہتی تھی
ڈیوڈ: Really?

نشاہ: ہاں..... مگر.....
بات کرتے کرتے خاموش
ہو جاتی ہے۔ اس
کی آنکھیں بجھ جاتی
ہیں۔

// Cut //

باہر آگئی..... آپ

اس وقت.....

ٹریا: میں بس اندر جانے والی تھی

..... مجھے بھی نیند نہیں آ رہی

تھی۔

بات ادھوری چھوڑتی ہے

نناشہ چلتے ہوئے پاس

آ کر دوسری کرسی

پر بیٹھ جاتی ہے۔

چند لمحے دونوں

صحن میں رکھے پودوں

کو دیکھتی رہتی ہیں

پھر ٹریا اسی طرح

پودوں کو دیکھتے ہوئے

کہتی ہے۔

ٹریا: تم نے کبھی کسی سے محبت کی

ہے نناشہ؟

گھبرا کر چونکتی ہے

اور ٹریا کو دیکھتی

ہے مگر ٹریا اُس

کی طرف متوجہ ہیں

پہلے کہتی ہے

پھر رٹے رٹائے

انداز میں ہنسنے لگتی

ہے۔

نناشہ: میں..... وہ..... ہاں

Jesus سے..... گاڈ

سے..... مدد میری سے

..... humanity سے اور.....

ٹریا: میں ”محبت“ کی بات

بات کاٹ کر

منظر: 51

وقت : رات

جگہ : برآمدہ / لان

کردار : نناشہ

رات کو برآمدے کی کرسی پر ٹریا بیٹھی ہوتی ہے۔ وہ نائٹ سوٹ میں ملبوس ہے اور صحن میں پڑے ہوئے گملوں میں لگے پودوں کو دیکھ رہی ہے۔ برآمدے میں نیم تاریکی ہے اور صحن میں ایک بلب جل رہا ہے۔

تبھی نائٹ سوٹ میں ملبوس نناشہ برآمدے میں نکلتی ہے۔ وہ نیم تاریکی میں ٹریا کو نہیں دیکھ پاتی اور کرسیوں کی طرف آتی ہے مگر پھر یک دم چونک جاتی ہے اور واپس اندر جانے کے لئے پلٹتی ہے مگر تبھی ٹریا اُسے آواز دیتی ہے۔

ٹریا: سسر نناشہ

نناشہ: اوہ سسر ٹریا

ٹریا: اتنی رات کو..... تم سوئی

نہیں۔

نناشہ: بس ایسے ہی..... نیند

نہیں آ رہی تھی..... گرمی

لگ رہی تھی..... میں

پلٹ کر کچھ گھبرا کر

”محبت“ پر زور دیتے ہوئے

نتاشہ پھر چونک کر

اُسے دیکھتی ہے ٹریا

بھی اُسے دیکھتی ہے۔

دونوں کے درمیان

خاموشی کا ایک

لمبا وقفہ آتا ہے

پھر ٹریا دوبارہ

کہتی ہے۔ مگر مدھم

آواز میں

کر رہی ہوں

ٹریا: میں ”محبت“ کی بات کر رہی

ہوں

نتاشہ: نہیں

ٹریا: حیرت ہے۔

نظریں پڑا کر محن کو

دیکھتی ہے۔

ہلکا سا مسکرا کر

خود بھی محن دیکھتی

ہے۔

جیسے جتانے والے انداز

میں

ہلکا سا مسکرا کر بے

اختیار

دونوں کے درمیان

پھر خاموشی کا لمبا

وقفہ آتا ہے پھر

ٹریا کہنا شروع

ہوتی ہے محن کے

پودوں کو دیکھتے ہوئے

ٹریا کو دیکھتے ہوئے

ابھی بھی محن کو دیکھتے

ہوئے جیسے کسی

ٹرانس میں بول

رہی ہے۔

ہلکی سی بھرائی آواز

کے ساتھ

دونوں ایک دوسرے کو

بہت دیر تک دیکھتی

ہیں۔ دونوں کی آنکھوں

ٹریا: آج میں نے چرچ میں ونٹن

کو دیکھا۔

نتاشہ: ونٹن؟

ٹریا: میرا فیانی تھا.....

nun بننے سے پہلے.....

اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ

آیا ہوا تھا..... اُس

نے مجھے اپنے بیوی بچوں

سے ملوایا..... 25 سال

کے بعد میں اُس سے

ملی..... اور چند لمحوں کے

لئے مجھے ایسا لگا جیسے.....

نتاشہ: جیسے؟

ٹریا: جیسے I'm a loser.....

He has every thing.....

.....Kids..... wife.....

good Job.....home

And I have just one.....

thing.....loneliness

absolute loneliness

منظر: 52

وقت : دن
جگہ : سکول
کردار : نتاشہ، ڈیوڈ، سارہ

سارہ کلاس کے اندر جا رہی ہے۔ نتاشہ اور ڈیوڈ دروازے کے پاس کھڑے اسے کلاس کے اندر جاتا دیکھ رہے ہیں پھر ڈیوڈ نتاشہ سے کہتا ہے۔

ڈیوڈ: آپ آج میرے گھر آ سکتی ہیں؟..... آج سارہ کی برتھ ڈے ہے صرف میں اور سارہ ہی مل کر اسے سلیم یٹ کر رہے ہیں..... آپ کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں۔

نتاشہ: Sure..... میں کہتی ہے۔

ضرور آؤں گی۔

ڈیوڈ: اور..... میں آپ

میں نمی ہے..... چند لمحے خاموشی..... پھر ٹریسا بھرائی ہوئی آواز میں کہتی ہے

ٹریسا: انسان "ہوتے ہوئے"

انسان "نہ بننے" کی

کوشش بہت مشکل

ہے..... بہت زیادہ

..... ونسٹن کو دیکھنے کے

بعد یہاں کا نوٹ واپس

آنا بہت مشکل تھا.....

بہت زیادہ مشکل.....

نتاشہ: But you love Jesus,

don't you?

ٹریسا: Yes I do. But.....

.....I love Winston

too.

نتاشہ اُسے دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 53

دن : وقت
جگہ : مناشہ کا بیڈروم
کردار : مناشہ

مناشہ بے حد نروس سی ہو کر اپنے کمرے میں آتی ہے اور ہاتھ میں پکڑا بیگ اور کتابیں رکھتی ہے۔ وہ کچھ دیر یوں کھڑی رہتی ہے جیسے اسے سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ اسے کیا کرنا ہے۔ پھر یک دم وہ اپنی وارڈ روب کی طرف جاتی ہے اور اس کے اندر موجود وہ رنگین لباس نکال کر دیکھتی ہے جو وہاں موجود واحد رنگین لباس ہے۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہتی ہے پھر اسے دوبارہ وہیں لٹکا دیتی ہے۔ پھر وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے جاتی ہے اور سر پر لیا اسکارف اتار دیتی ہے کچھ دیر بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ اپنا عکس دیکھتی رہتی ہے۔

// Intercut //

سے ایک اور بہت
اہم بات بھی کرنا
چاہتا ہوں..... آپ
آئیں گی تو پھر بات
ہوگی.....
گڈ بائے

مناشہ : گڈ بائے

یک دم دور سے کچھ
ٹہچر زکو آتا دیکھ
کربات بدل دیتا
ہے۔ اور کہتا ہوا
جاتا ہے۔
بے حد گھبرا کر کہتی
ہے اور اسے جاتا
دیکھتی رہتی ہے۔

// Cut //

منظر: 53

وقت : دن
جگہ : نتاشہ کا بیڈ روم
کردار : نتاشہ

نتاشہ ڈیرینک ٹیبل کے سامنے کھڑی بے اختیار کہتی ہے۔

نتاشہ: ہاں

پھر چونک کر جیسے ارد گرد کے ماحول کو دیکھتی ہے۔ اور کچھ پریشان نظر آتی ہے۔ پھر وہ یہیں کھڑے کھڑے سوچنے لگتی ہے۔

نتاشہ کی آواز: یہ میرے لیے لائف

ٹائم چانس ہے..... میرے لیے ایک

موقع ہے کہ میں اس تنہائی کے کرب سے

نجات حاصل کر لوں

..... ایک گھر بنا لوں

..... ایسا گھر جہاں پر

میرے ساتھ میرا شوہر

میرے بچے ہوں.....

صرف nuns اور Priests

منظر: 54

(خیال)

وقت : رات
جگہ : ڈیوڈ کا گھر
کردار : ڈیوڈ، نتاشہ

ڈیوڈ کا لاؤنج ڈیکورےڈ ہے بیلونز اور buntings کے ساتھ۔ نتاشہ ایک خوبصورت گرین لباس میں ڈیوڈ کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل کی کرسیوں پر بیٹھی ہے۔ ڈیوڈ اس سے بہت سنجیدگی سے کہہ رہا ہے۔

ڈیوڈ: میں جانتا ہوں یہ بات آپ کو بہت

بری لگے گی مگر میں دل کے ہاتھوں مجبور

ہوں نتاشہ..... میں تم سے شادی کرنا

چاہتا ہوں.....

میں چاہتا ہوں تم کا نوٹ چھوڑ کر اس گھر میں

آ جاؤ..... میں تم اور سارہ تینوں اکٹھے

بہت اچھی زندگی گزاریں گے..... کیا تمہیں

میرا پروزل قبول ہے؟

نتاشہ یک دم شاکڈ

نظر آرہی ہے۔

نتاشہ ابھی ابھی بھی شاکڈ ہے اور کچھ کہہ نہیں پا رہی۔

// Cut //

منظر: 55

وقت : دن
جگہ : بوتیک
کردار : مناشہ

مناشہ ایک بوتیک میں ایک گرین لباس دیکھ رہی ہے۔ پھر لباس کو لے کر پہننے کے لیے ایک کمرے میں چلی جاتی ہے۔ کچھ دیر کے بعد جب وہ باہر نکلتی ہے تو گرین لباس میں ملبوس ہے۔ اس کا habit اب اس کے شولڈر بیک میں ہے۔ وہ میک اپ کیے بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔

// Cut //

نہیں..... میں جانتی
ہوں میری کیونٹی مجھے
بہت ملامت کرے گی
..... پھر بھی..... پھر بھی
..... میری فیملی کو اب
میری ضرورت نہیں ہے
ان سب کی اپنی زندگیاں
اپنے گھر ہیں..... چند سال
بعد ان میں سے کسی کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ
کبھی کوئی مناشہ مجید تھی
جس نے ان کے لیے اپنی
پوری زندگی کو رہن رکھ دیا تھا..... جس
کو کرسس اور ایٹر کے ایک
کارڈ اور سال میں ایک
آدھ بار کی جانے والی
کال کے علاوہ بھی کچھ اور
چاہیے..... تھوڑی سی
محبت..... چند رشتے.....
اپنے ارد گرد کے ہجوم میں چند
شنا سا لوگ.....
میں جانتی ہوں یہ گناہ
ہے Jesus..... مگر میں مجبور ہوں
وہ کہتے ہوئے اپنی انگلی میں پہنے ہوئے ویڈیو گیمز کو اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیتی ہے۔

// Cut //

منظر: 56

وقت : دن
جگہ : ڈیوڈ کا گھر
کردار : مناشہ، ڈیوڈ، سارہ

دروازے پر تیل ہوتی ہے۔ ڈیوڈ دروازہ کھولتا ہے اور مناشہ کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ وہ حیران سے زیادہ شاکلہ ہے۔ مناشہ بے حد نروس اور کنفیوزڈ انداز میں مسکرا رہی ہے۔ ڈیوڈ کی سمجھ میں چند لمحوں تک کچھ نہیں آتا پھر وہ کہتا ہے۔

ڈیوڈ: میں نے آپ کو بالکل نہیں پہچانا.....

You look so

different.

وہ کہتے ہوئے دروازے سے ہٹتا ہے۔ مناشہ ایک گفٹ اور اپنا بیگ پکڑے اندر آ جاتی ہے۔ ڈیوڈ اس کے پیچھے چلتا ہوا عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا ہے۔ سارہ دور سے بھاگتی ہوئی آتی ہے مگر مناشہ کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتی ہے یوں جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے۔

ڈیوڈ: سارہ بھی آپ کو دیکھ

کر حیران ہو رہی ہے۔

مناشہ: Happy Birthday!

Sarah

یہ میں آپ کے لیے

لائی ہوں

گفٹ سارہ کی طرف

بڑھاتے ہوئے۔ سارہ بڑے محتاط انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اس سے گفٹ لیتی ہے۔ تبھی ایک کمرے

صوفی: سے ایک لڑکی بولتے

.....ہیلو..... میں

ہوئے باہر آتی ہے۔

مناشہ کو ہیلو کہتے ہوئے

ڈیوڈ سے کہتی ہے۔

مناشہ چونک کر اسے

دیکھ رہی ہے۔

بتا دینا جیسے ہی وہ آتی

ہیں.....

کچھ جھینپ کر کہتا ہے۔

صوفی کچھ شاک اور بے یقینی کے عالم میں مناشہ کو دیکھتی ہے پھر مسکرانے کی کوشش کرتی

ہے۔ ڈیوڈ مناشہ سے صوفی

کا تعارف کر داتا

ہے۔

مناشہ کے ہاتھ سے بے اختیار بیگ نیچے گرتا ہے۔ ڈیوڈ کچھ چونک کر بیگ اٹھاتا ہے اور

مناشہ کی طرف بڑھاتا ہے۔

ڈیوڈ: میں نے اور صوفی

نے کل ہی کورٹ

میرج کی..... میری

فیملی اس شادی پر

رضامند نہیں تھی مگر

مناشہ شاکلہ انداز

میں پلکیں جھپکائے

بغیر ڈیوڈ کو دیکھ

رہی ہے۔ اس کے
جسم میں لرزش ہے۔
تبھی صوفی آگے
آ کر نتاشہ سے گلے
ملتی ہے اور کہتی ہے

میں نے سوچا میں آپ
کے ذریعے اپنے پیرئس
کو سمجھاؤں گا.....
وہ ایک نن کی بات
رو نہیں کر سکتے.....
صوفی: میں آپ کو دیکھ کر کنفیوز
ہو گئی..... کیونکہ میں
نے یہی سنا تھا کہ
nuns ہمیشہ سفید لباس
پہنتی ہیں.....
ڈیوڈ آپ کا بہت ذکر
کرتے ہیں..... وہ کہتے
ہیں آپ ان کی بیٹ
فرینڈ ہیں۔
نتاشہ: ہاں..... میں.....
واقعی..... ڈیوڈ اور
میں بہت..... بہت
اچھے دوست ہیں.....
nuns واقعی.....
سفید لباس پہنتی
ہیں.....
میں سارہ کے لئے
یہ لباس
پہن کر آئی ہوں۔

مسکرانے کی کوشش
کرتے ہوئے
..... لڑکھڑاتی
زبان میں بات
کر رہی ہے۔

سارہ: پر آپ مجھے وائٹ لباس میں زیادہ
اچھی لگتی ہیں۔

ڈیوڈ: But you look really
pretty.

میں صوفی سے شادی نہ
کر چکا ہوتا تو ابھی آپ
کو پرپوز کر دیتا۔

صوفی اور ڈیوڈ ہلکا
سا قہقہہ لگاتے ہیں
نتاشہ شکست خوردہ انداز
میں سارہ کو دیکھتی ہے

صوفی اس بات پر
قہقہہ لگاتی ہے۔

صوفی: ڈیوڈ کا سینس آف
ہیومر بہت اچھا ہے۔
..... تم جو چاہے کرتے
سسر نتاشہ کبھی تم سے
شادی نہ کرتیں.....
nuns شادی تو نہیں
کرتیں۔

نتاشہ: You're right

nuns شادی
..... نہیں کرتیں
..... میں..... مجھے دیر ہو
رہی ہے..... بس یہ
گفت دیتا تھا.....
باہر گاڑی میں سسرز

آنکھوں میں
ہلکی نمی کر
اسی طرح کہتے
ہوئے

ڈیوڈ: میں آپ کو چھوڑنے آؤں
نتاشہ: نہیں..... اس کی ضرورت
..... نہیں
صوفی: آپ ٹھہرتی تو ہمیں اچھا
لگتا۔
نتاشہ: پھر کبھی سہی۔ ابھی مجھے
”واپس“ جانا ہے۔

کہتے ہوئے بہت
تیزی سے باہر
جاتی ہے۔

// Cut //

[Click here to download more novels of Umera Ahmed](#)